

تیری رہگزر

قسط 46

ادریس صاحب کے آفس سے نکل کر
وہ سیدھا سیڑھیوں سے اپنے آفس آیا
تھا۔ کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکتا چیئر
پر بیٹھا۔

بھٹی کی طرح سلگ رہا تھا۔ اس شخص
کے منہ سے عبیر کا ذکر اسے ایک
اندیکھی آگ میں دھکیل گیا تھا۔

عبیر کا اپنے یونی فیلوز سے کانٹیکٹ
کوئی عجیب بات نہیں تھی اس کے
لیے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا وہ اب تک
یونیورسٹی کے گروپ میں ایڈ تھی

حال اس کے تمام کاموں میں فیلوز

بہاں اے ماما فلاں میور سو بود
تھے۔ اور ہر ایک کو معلوم تھا انکا تین
دن کا لیکچرر عبیر کا شوہر ہے۔ جبکہ
فاهم ادریس۔۔!! اس نے اس انداز
میں یہ بات اس تک پہنچائی تھی جیسے
کچھ جتنا چاہ رہا ہو۔ جیسے کچھ ایسا ہو جو
اب تک اسکے علم میں نہ ہو۔ ہاتھ کی
مٹھی بھینچتا سختی سے بھنچے لبوں پر لگا
کر سامنے لگی پینٹنگ گھورنے لگا۔

نہیں بلکہ ری ہب میں تھا۔ جس سے وہ اسکے نشے کی لت کا اندازہ بخوبی لگا سکتا تھا۔ دروازے پر ہوتی دستک پر وہ چونکا تھا۔ اور باہر کھڑے شخص کو اندر آنے کی اجازت دے گیا۔

"بڑی ہو۔۔؟" گرے پینٹ اور وائٹ شرٹ پر ٹائی لگائے۔ اسی کا ہم عمر

"ارے نہیں۔۔ آؤ یار۔۔" اپنے
تاثرات پر قابو پاتا اسے بیٹھنے کی
دعوت دے گیا۔

"کیسی رہی میٹنگ۔۔؟"

"بظاہر تو سب صحیح رہا۔ دیکھو کیا
رزلٹس نکلتے ہیں۔۔" ٹیبل پر پڑی فائل
کھلتا ہی میٹنگ کے کارنامے اسٹارٹ ہو گئے۔

"لیسی رہی میٹنگ۔۔؟"

"بظاہر تو سب صحیح رہا۔ دیکھو کیا
رزلٹس نکلتے ہیں۔۔" ٹیبل پر پڑی فائل
کھولتا اسی میٹنگ کی ہائی لائٹس دیکھ
رہا تھا۔ سامنے بیٹھا شامیر سر ہلاتا
خواجہ خواہ ہی ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔
جسے محسوس کرتے ابراہیم نے نگاہ
اٹھا کر اسے دیکھا

یہ بات ہے۔۔۔
ہے۔۔۔؟" ابراہیم کے سنجیدگی سے
استفسار پر وہ گڑبڑا گیا۔

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔"

"لیکن مجھے تو لگ رہا ہے کوئی بات
کرنے آئے ہو۔۔۔ مگر کر نہیں
پارہے۔۔۔" شامیر نے بے اختیار ماتھے پر

پارہے۔۔۔ سمایرے بے اختیار مائے پر
ہاتھ پھیرا۔

"ایسا ہی کچھ ہے۔۔۔ اور یہ بات میں
تمہارے سوا کسی سے کر بھی نہیں
سکتا۔۔۔" اسکے جھجھکتے انداز پر ابراہیم
کے ماتھے پر الجھن بھری شکنیں
آئیں۔

"کھا کے..."

"اس بات کو سامیر۔۔" وہ پیر
کھسکانا ٹیبل پر دونوں کمنیاں ٹکا گیا۔

"دیکھو میں ٹو دی پوائنٹ بات کرنا
چاہتا ہوں۔۔ اور اس میٹر کو لے کر
بہت سیریس ہوں۔۔" اس نے مدے
پر آنے سے پہلے تمہید، باندھی
تھی۔ "میں زرین کے لیے پروپوزل
بھیجنا چاہتا ہوں۔۔" اور بلاآخر ہمت کر

چاہتا ہوں۔۔ اور اس میٹر کو لے کر
بہت سیریس ہوں۔۔ "اس نے مدے
پر آنے سے پہلے تمہید، باندھی
تھی۔ "میں زرین کے لیے پروپوزل
بھیجنا چاہتا ہوں۔۔ "اور بلاآخر ہمت کر
ہی لی تھی۔ ابراہیم کی بھنویں حیرت
کے سبب اوپر کی جانب شوٹ
کر گئیں۔

کے سبب اوپر کی جانب شوٹ
کر گئیں۔

"دیکھو تم سب جانتے ہو ابراہیم۔۔
میری سپریشن ہوئے دو سال ہو چکے
ہیں۔۔ اور وجہ بھی تم جانتے ہو۔۔ مجھے
اپنی سابقہ بیوی کے ساتھ باہر ملک
شفٹ نہیں ہونا تھا اسی وجہ سے

”دیہو م سب جانتے ہو ابراہیم۔۔

میری سپریشن ہوئے دو سال ہو چکے
ہیں۔۔ اور وجہ بھی تم جانتے ہو۔۔ مجھے

اپنی سابقہ بیوی کے ساتھ باہر ملک

شفٹ نہیں ہونا تھا اسی وجہ سے

علیحدگی ہوئی تھی۔۔ لیکن اس بات کو

گزرے بھی دو سال ہو چکے ہیں۔۔

میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔ اور مجھے

زیریں سے بہتر کوئی لڑکا نہیں مل

اپنی صاحبہ بیویں کے ساتھ باہر نکلتے

شفٹ نہیں ہونا تھا اسی وجہ سے
علیحدگی ہوئی تھی۔۔ لیکن اس بات کو
گزرے بھی دو سال ہو چکے ہیں۔۔
میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔ اور مجھے
زرین سے بہتر کوئی لڑکی نہیں مل
سکتی۔۔" اسکی وضاحت اور مدد دل انداز
پر ابراہیم نے پر سوچ نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا۔ شامیر کو وہ گزشتہ تین

میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔ اور مجھے
زرین سے بہتر کوئی لڑکی نہیں مل
سکتی۔۔" اسکی وضاحت اور مدلل انداز
پر ابراہیم نے پر سوچ نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا۔ شامیر کو وہ گزشتہ تین
سال سے جانتا تھا جب سے اس نے
یہ فرم جوائن کی تھی۔ اور وہ ایک
مضبوط کردار کا لڑکا تھا۔ فی میل کلیگز

پر ابراہیم نے پر سوچ نگاہوں سے
اسے دیکھا تھا۔ شامیر کو وہ گزشتہ تین
سال سے جانتا تھا جب سے اس نے
یہ فرم جوائن کی تھی۔ اور وہ ایک
مضبوط کردار کا لڑکا تھا۔ فی میل کلگنز
سے فلرٹ یا فالتو مذاق کرتا اسے کبھی
نظر نہیں آیا تھا۔

"زرین کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔ جس
سے وہ بہت محبت کرتی ہے۔۔ اگر
تمہیں پتہ ہو تو۔۔" اسکا لہجہ بڑا جانچتا
ہوا تھا۔ شامیر سر اثبات میں ہلا گیا۔

"مجھے معلوم ہے۔۔ اور وہ جس طرح
اسکی پرورش کر رہی ہے۔۔ یہ قابل
ستائش ہے۔۔ زرین سے شادی کا فیصلہ

اسی پرورش کر رہی ہے۔۔ یہ قابل
ستائش ہے۔۔ زرین سے شادی کا فیصلہ
میں نے دل سے کیا ہے۔۔ پھر اسکی
بیٹی کی بھی باپ کی طرح پرورش
کرنے کی پوری کوشش کروں
گا۔۔ "اسکے لہجے سے ظاہر ہوتی
سنسیرٹی وہ محسوس کر سکتا تھا۔ مگر
بات یہاں صرف اسکی نہیں زرین کی
رضامندی کی بھی تھی

کرنے کی پوری کوشش کروں
گا۔" اسکے لہجے سے ظاہر ہوتی
سنسیرٹی وہ محسوس کر سکتا تھا۔ مگر
بات یہاں صرف اسکی نہیں زرین کی
رضامندی کی بھی تھی۔

"زرین سے بات کی۔۔؟"

"اگر کرنا ہوتی پھر یہاں تھوڑی سی

بات یہاں صرف اسکی نہیں زرین کی
رضامندی کی بھی تھی۔

"زرین سے بات کی۔۔؟"

"اگر کر لی ہوتی پھر یہاں تھوڑی بیٹھا
ہوتا۔۔" اسکے مسکین سی شکل بنانے پر
ابراہیم کے لب ایک پل کے لیے
مسکراہٹ کر لے اٹھلے تھے

"زرین سے بات لی۔۔؟"

"اگر کر لی ہوتی پھر یہاں تھوڑی بیٹھا
ہوتا۔۔" اس کے مسکین سی شکل بنانے پر
ابراہیم کے لب ایک پل کے لیے
مسکراہٹ کے لیے پھیلے تھے۔

"ہمت کرو۔۔ بات کرو اس سے۔۔!"

"... نہ ..."

ابراہیم کے لب ایک پل کے لیے
مسکراہٹ کے لیے پھیلے تھے۔

"ہمت کرو۔۔ بات کرو اس سے۔۔!"

"وہی تو نہیں ہے۔۔ میں چاہتا ہوں تم

میرے بی ہاف پر اس سے بات
کرو۔۔ کیونکہ ایک تم ہی ہو جو اس
سے کلوز ہے۔۔ جس کی بات وہ

"وہی تو نہیں ہے۔۔ میں چاہتا ہوں تم

میرے بی ہاف پر اس سے بات
کرو۔۔ کیونکہ ایک تم ہی ہو جو اس
سے کلوز ہے۔۔ جس کی بات وہ
خاموشی سے سن لے گی۔۔"

"ایسا بھی نہیں ہے۔۔ میں بات کر سکتا

ہوں مگر خائف نہیں کر سکتا۔۔"

"ایسا بھی نہیں ہے۔۔ میں بات کر سکتا
ہوں مگر رضامند نہیں کر سکتا۔۔ اور
اسپوز اس نے انکار کر دیا
پھر۔۔؟" شامیر کے چہرے ایک رنگ
آکر گزرا تھا۔

"ایسا تو مت کہو یار۔۔"

"میں تمہیں بس پرہیز کر رہا ہوں

"ایسا بھی نہیں ہے۔۔ میں بات کر سکتا
ہوں مگر رضامند نہیں کر سکتا۔۔ اور
اسپوز اس نے انکار کر دیا
پھر۔۔؟" شامیر کے چہرے ایک رنگ
آکر گزرا تھا۔

"ایسا تو مت کہو یار۔۔"

"میں تمہیں بس پرہیز کر رہا ہوں

آکر گزرا تھا۔

"ایسا تو مت کہو یار۔۔"

"میں تمہیں بس پرہیز کر رہا ہوں
ضروری نہیں وہاں سے ہاں ہی
آئے۔۔"

"تم بات تو کرو اس سے۔۔ اور

"تم بات تو کرو اس سے۔۔ اور
میرے وکیل کی حیثیت سے کرنا تاکہ
قائل کر کے اٹھو۔۔" اسکی ریکویسٹ پر
وہ سر نفی میں ہلاتا مسکرا دیا تھا۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ جب وہ
گھر لوٹا تھا۔ لاؤنج میں داخل ہوا تو

رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ جب وہ
گھر لوٹا تھا۔ لاؤنج میں داخل ہوا تو
اسامہ بیٹھا کوئی کرکٹ میچ دیکھ رہا
تھا۔ برابر میں بیٹھیں آسیہ بیگم فون پر
یقیناً زینب سے گفتگو میں مصروف
تھیں۔ اور ارہا اور عبیر شاید کچن میں
تھیں۔ کیونکہ باتوں کی آوازیں وہیں
سے آرہیں تھیں۔ سلام کرتا تھکا تھکا

ھا۔ برابر میں میں اسیہ بیگم فون پر
یقیناً زینب سے گفتگو میں مصروف
تھیں۔ اور ارہا اور عبیر شاید کچن میں
تھیں۔ کیونکہ باتوں کی آوازیں وہیں
سے آرہیں تھیں۔ سلام کرتا تھکا تھکا
سا وہیں ماں کے برابر میں آبیٹھا۔

"ہاں آگیا ہے۔۔ ابھی آیا ہے۔۔" اسیہ
بیگم نے ایک نظر اسے دیکھتے فون پر

"ہاں آکیا ہے۔۔ ابھی آیا ہے۔۔" آسیہ
بیگم نے ایک نظر اسے دیکھتے فون پر
جواب دیا تھا۔ مگر وہ بغیر توجہ دیے
اسکرین گھورتا رہا۔ جہاں پاکستان اور
نیوزی لینڈ کا لائیو سیریز میچ آرہا تھا۔
مگر اسکی صرف نگاہیں میچ پر تھیں
کیونکہ دھیان تو اب بھی اپنے بوس
کے آفس میں تھا جہاں سے دوپہر
میں اسٹاک آتا تھا

کے آفس میں تھا جہاں سے دوپہر
میں اٹھ کر آیا تھا۔

"چائے بنواؤں۔۔؟" ماں کی آواز پر
چونکا تھا۔ وہ فون بند کر چکیں تھیں۔

"نہیں بھوک لگ رہی ہے۔۔ کھانا کھا
کر پیوں گا۔۔"

"چائے بنواؤں۔۔؟" ماں کی آواز پر
چونکا تھا۔ وہ فون بند کر چکیں تھیں۔

"نہیں بھوک لگ رہی ہے۔۔ کھانا کھا
کر پیوں گا۔۔"

"لنچ کیا تھا۔۔؟" لنچ۔۔!! ساری خرابی
شروع ہی یہاں سے ہوئی تھی۔ جس
کے بعد اسے وہ لنچ کرنا ہی نصیب نہ

"نہیں بھوک لگ رہی ہے۔۔ کھانا کھا
کر پیوں گا۔"

"لنچ کیا تھا۔۔؟" لنچ۔۔!! ساری خرابی
شروع ہی یہاں سے ہوئی تھی۔ جس
کے بعد اسے وہ لنچ کرنا ہی نصیب نہ
ہوا تھا۔

"نہیں وقت نہیں ملا۔"

"ہیں وقت نہیں ملا۔"

"یہ کیا حرکت ہے ابراہیم۔۔ کیوں
نہیں کیا آخر کام کو اتنا سر پر سوار
کیوں کرتے ہو۔۔۔ باقی سب بھی تو
کھاتے ہوں گے۔۔" برابر میں بیٹھے
اسامہ نے اسے بیزاری سے اٹھتے دیکھا
تھا۔ مگر توجہ واپس اسکرین پر کر گیا۔
وسے بھی آفس سے آنے کے بعد

یوں کرے ہو۔۔۔ باقی سب میں تو
کھاتے ہوں گے۔۔ "برابر میں بیٹھے
اسامہ نے اسے بیزاری سے اٹھتے دیکھا
تھا۔ مگر توجہ واپس اسکرین پر کر گیا۔
ویسے بھی آفس سے آنے کے بعد
اسکے بڑے بھائی کا موڈ اچھا نہیں ہوتا
تھا۔

"باقی سب میرے انڈر ہیں۔۔ جبکہ

ہاں سب میرے اندر ہیں۔۔۔ جبکہ

میں بوس کے۔۔۔ میرے کام میں تاخیر
پر صرف ڈانٹ سے کام نہیں چلے گا
بلکہ کمپنی کو جواب دہ ہوں میں۔۔۔ اور
زور تو کھاتا ہوں نا۔۔۔ 'تم نے کیا سوچا
ہے کس یونیورسٹی میں ایڈمیشن

لوگے۔۔۔؟" ماں کو جواب دیتے اسکی
توپوں کا رخ اسامہ کی سمت مڑ گیا۔
جسکا تین دن پہلے ہی رزلٹ آتا تھا۔

توپوں کا رخ اسامہ کی سمت مڑ گیا۔
جسکا تین دن پہلے ہی زلٹ آیا تھا۔
اور فرسٹ ڈویژن سے پاس ہوا تھا۔

"وہ۔۔ فرینڈز کے ساتھ کل جاؤں گا
فارم لینے۔۔" ایل سی ڈی کا ولیم کم
کرتے اسے جواب دیا۔

کے کہ جس کے لئے

اور فرسٹ ڈویژن سے پاس ہوا تھا۔

"وہ۔۔ فرینڈز کے ساتھ کل جاؤں گا
فارم لینے۔۔" ایل سی ڈی کا ولیم کم
کرتے اسے جواب دیا۔

"ان کے چکر میں کسی الٹی سیدھی
جگہ مت گھس جانا۔۔ کریئر بنانا
سمجھ آ رہی ہے؟"

"جی بھاجن۔۔" اسامہ بڑی فرمانبرداری
سے سر ہلا گیا تھا۔ کچن کی دہلیز پر
کھڑی عبیر نے ایک نظر ساس اور
دیور کو اور پھر سیڑھیوں کی سمت
بڑھتے ابراہیم کو دیکھا۔ اور خود بھی
قدم سیڑھیوں کی سمت بڑھا گئی۔
نجانے کیوں اب جب بھی ابراہیم
آفس سے لوٹتا تھا دل کو عجیب دھڑکا

آفس سے لوٹا تھا دل کو عجیب دھڑکا
سا لگا رہتا تھا۔ جب سے اس خبیث
شخص نے اسے دھمکی دی تھی۔ وہ اندر
ہی اندر ڈر گئی تھی۔ وہ شخص کہیں
سے بھی نارمل نہیں تھا ایسے میں
ابراہیم کو مالی نہ سہی جانی نقصان بھی
پہنچا سکتا تھا۔ اور یہ سوچ کر اسکا دل
ہر وقت پریشان رہتا تھا۔ اُس بات کو

تھا۔ مگر دوبارہ کسی نئے نمبر سے میسج یا
کال موصول نہیں ہوئی تھی۔

روم میں آئی تو وہ بغیر چینج کیے بیڈ
پر لیٹا آنکھیں مسل رہا تھا۔ کھٹکے کی
آواز پر آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر سامنے
کھڑی عبیر کی جانب دیکھا۔ لائٹ پریل
کالر کے ٹاپ اور اسٹریٹ پینٹ پر

کالر کے ٹاپ اور اسٹریٹ پینٹ پر
ہمرنگ شیفون کا دوپٹہ اوڑھی تھی۔
بال پونی ٹیل میں جکڑے تھے۔ اور
چہرہ ہمیشہ کی طرح سادھا تھا نہیں بلکہ
آج لبوں پر لائٹ پنک شیڈ لگا تھا۔

"دیر کردی آج آنے میں۔۔" اسکی
نظریں خود پر ٹکی محسوس کرتی بیڈ کے
بلکے زینہ کے آگے آگئے۔

چہرہ ہمیشہ کی طرح سادھا تھا نہیں بلکہ
آج لبوں پر لائٹ پنک شیڈ لگا تھا۔

"دیر کردی آج آنے میں۔۔" اسکی
نظریں خود پر ٹکی محسوس کرتی بیڈ کے
بلکل نزدیک آگئی۔ وہ یو نہی لیٹا اسے
دیکھتا رہا۔ کیا اسے فہم سے متعلق اس
سے سوال کرنا چاہیے تھا۔۔؟ کیا اسے

"دیر سردی آج آئے ہیں۔۔۔" اسی
نظریں خود پر ٹکی محسوس کرتی بیڈ کے
بلکل نزدیک آگئی۔ وہ یونہی لیٹا اسے
دیکھتا رہا۔ کیا اسے فہم سے متعلق اس
سے سوال کرنا چاہیے تھا۔۔۔؟ کیا اسے
بتانا چاہیے تھا کہ وہ کیا بکواس کر رہا
تھا آج۔۔۔؟ کیا اس سے سوال کرنا
چاہیے تھا کہ وہ کیوں اور کب سے
باطل میں تھیں اس سے اور اس سے

چاہیے تھا کہ وہ کیوں اور کب سے
رابطے میں تھی اس سے اور اسے
کیوں نہیں بتایا تھا۔۔؟ مگر یہ سارے
'کیا' نجانے کیوں لبوں پر آنے سے
پہلے ہی دم توڑ گئے تھے۔ وہ کیا سوچتی
وہ شک کر رہا تھا اس پر۔۔؟

"کیوں تمہیں انتظار تھا میرا۔۔؟" جگہ

یہ جیسے برس چلا گیا
پہلے ہی دم توڑ گئے تھے۔ وہ کیا سوچتی
وہ شک کر رہا تھا اس پر۔۔؟

"کیوں تمہیں انتظار تھا میرا۔۔؟" جگہ
سے اٹھتا اسکا ہاتھ تھام گیا۔

"ہاں نا۔۔ اور آج تو کچھ زیادہ
ہی۔۔" اسکے معنی خیز لہجے پر اسکی
بھنپ سکتا ہے

یوں نہیں انتظار تھا میرا۔۔؟ جلد
سے اٹھتا اسکا ہاتھ تھام گیا۔

"ہاں نا۔۔ اور آج تو کچھ زیادہ
ہی۔۔" اس کے معنی خیز لہجے پر اسکی
بھنویں نا سمجھی سے سکڑیں۔

"کس لیے۔۔؟ اگر میکے جانے کی
تیاری ہے تو سوری میرا کوئی موڈ نہیں

ہاں نا۔۔ اور ان کو کچھ زیادہ
ہی۔۔ "اسکے معنی خیز لہجے پر اسکی
بھنویں نا سمجھی سے سکڑیں۔

"کس لیے۔۔؟ اگر میکے جانے کی
تیاری ہے تو سوری میرا کوئی موڈ نہیں
بھیننے کا۔۔" اسکے صفا چٹ جواب پر
عبیر کی مسکراہٹ سکڑی تھی۔ اور گھور
کر دیکھتی ہاتھ چھڑانے لگی۔

بیری مراثی ستری سی۔ اور ہور
کر دیکھتی ہاتھ چھڑانے لگی۔

"آپ اتنے اچھے ہیں بھی نہیں کہ
ایک مہینے میں دو بار ماما کے گھر بھیج
دیں۔۔۔ اف اللہ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔" اسے
ہاتھ چھوڑتا نہ دیکھ وہ جھنجھلا گئی۔
ابراہیم ہلکا سا جھٹکا دیتا اپنے ساتھ ہی
بٹھا گیا۔

بٹھا گیا۔

"پھر یہ عنایتیں کس

لیے۔۔؟" دوسرے ہاتھ کا انگوٹھا اسکے

لبوں پر لگے شیڈ پر پھیرا تھا۔ عبیر

جھینپ گئی۔ اسے معلوم تھا یہ شخص

اسکی یہ ذرا سی چینچنگ بھی نوٹس

کر لے گا۔

اسکی یہ ذرا سی چینچنگ بھی نوٹس
کر لے گا۔

"یہ عنایتیں نہیں ہیں۔۔ میں نے نیا
شیڈ آرڈر کیا تھا۔ آج آیا تھا اسی لیے
اپلائے کر لیا۔۔" حالانکہ یہ سراسر
جھوٹ تھا۔ اس نے اسپیشل ابراہیم کے
آنے سے پہلے لگایا تھا۔ ابراہیم نے

یہ عنائیں ہیں ہیں۔۔ میں لے گیا
شیڈ آرڈر کیا تھا۔۔ آج آیا تھا اسی لیے
اپلائے کر لیا۔۔ "حالانکہ یہ سراسر
جھوٹ تھا۔ اس نے اسپیشل ابراہیم کے
آنے سے پہلے لگایا تھا۔ ابراہیم نے
آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

"جھوٹ بھی بول سکتی تھیں۔۔" ایک
جھٹکے سے اسکی گھنی پونی ٹیل کھول

جھوٹ تھا۔ اس کے اسیں ابراہیم کے

آنے سے پہلے لگایا تھا۔ ابراہیم نے
آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

"جھوٹ بھی بول سکتی تھیں۔۔" ایک
جھٹکے سے اسکی گھنی پونی ٹیل کھول
گیا۔ وہ سی کر کے رہ گئی تھی۔ چہرے
کے ارد گرد اسکی سیاہ زلفیں پھیل
گئیں۔

"بھوٹ جی بول سہی سیں۔۔" ایل
جھٹکے سے اسکی گھنی پونی ٹیل کھول
گیا۔ وہ سی کر کے رہ گئی تھی۔ چہرے
کے ارد گرد اسکی سیاہ زلفیں پھیل
گئیں۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔" اس
نے زچ ہوتے اپنا بینڈ لینا چاہا مگر وہ
پہنچ سے دور کرتا میٹھی سی جسارت

یہ سہہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔ اس
نے زچ ہوتے اپنا بینڈ لینا چاہا مگر وہ
پہنچ سے دور کرتا میٹھی سی جسارت
کر گیا۔ وہ بینڈ پر لعنت بھیجتی اسکی
گرفت سے نکلی تھی۔ ابراہیم اسکا
تلملانا دیکھ مزے سے ہنس پڑا۔ یہ
دوپہر کے بعد پہلی ہنسی تھی اسکی۔

"کیا ہوا نہیں چاہیے۔۔۔؟"

ملا نا دیکھ کرے سے ہاں پر۔ یہ
دوپہر کے بعد پہلی ہنسی تھی اسکی۔

"کیا ہوا نہیں چاہیے۔۔؟"

"نہیں آپ رکھ لیں۔۔ میرے پاس
بہت سارے ہیں۔۔" تپتی تپتی سی
ڈریسنگ کی سمت بڑھ گئی۔

"میں سارے رکھ لوں گا۔"

"میں سارے لے لوں گا۔"

"میں اور منگوا لوں گی۔ بہت پیسے
ہیں میرے پاس۔" اسے آئینے سے
دیکھتے منہ چڑایا۔ ابراہیم کی گہری نگاہیں
اسکے منموہنے چہرے پر ٹکی تھیں۔ جبکہ
گھنی مونچھوں تلے لبوں پر بھلی سی
مسکراہٹ تھی۔

"چچ چچ شوہر کو کنگال کر دو
گی۔۔" جگہ سے اٹھتا غیر محسوس انداز
میں بالوں میں نیا بینڈ لگاتی عبیر کی
سمت قدم بڑھانے لگا۔

"آپ کو کیا میرا شوہر میری
مرضی۔۔" وہ پلٹی تھی اور اسکے کشادہ
سینے سے ٹکرا گئی۔

"پھر تو میری بیوی میری بھی
مرضی۔۔" اس کے راستے مسدود کرتا
ڈرینگ سے لگایا۔ عبیر نے بے اختیار
تھوک نگلا تھا۔

"دیکھیں ابراہیم۔۔"

"دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔" جھکتا اسکی
شیشے جیسی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ

"دیکھیں ابراہیم۔۔"

"دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔" جھکتا اسکی
شیشے جیسی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ
رہا تھا۔

"نہیں میرا مطلب ہے۔۔" وہ فاصلے
سمیٹتا اسے خاموش کرا گیا۔ عبیر اسے
دھکیلتی دور ہو کر گھورنے لگی۔

آئیے گا۔۔ ورنہ ہم کھا لیں
گے۔۔" اسے دھمکاتی کمرے سے باہر
نکل گئی۔ ابراہیم لبوں پر مسکراہٹ لیے
گہری سانس بھرتا واشروم کی سمت
بڑھ گیا۔

وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو ارہا ٹیبیل پر
کھانا لگا رہی تھی۔ عبیر شاید کچن میں
تھی۔

نہیں۔ ابراہیم جوں پر راہت ہے
گہری سانس بھرتا واشروم کی سمت
بڑھ گیا۔

وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو ارہا ٹیبل پر
کھانا لگا رہی تھی۔ عبیر شاید کچن میں
تھی۔ آسیہ بیگم اور اسامہ بھی ٹیبل پر
آگئے تھے۔

وہ سر میں ہو کر پیے آیا تو ارہا میں پر
کھانا لگا رہی تھی۔ عبیر شاید کچن میں
تھی۔ آسیہ بیگم اور اسامہ بھی ٹیبل پر
آگئے تھے۔

"عبیر کہاں ہے۔۔؟"

"کچن میں ہیں۔۔ بھابھی
آجائیں۔۔!" ارہا نے مسکراہٹ ضبط

بیر ہاں ہے۔۔!

"کچن میں ہیں۔۔ بھا بھی
آجائیں۔۔!" ارہا نے مسکراہٹ ضبط
کرتے عبیر کو پکارا تھا۔

"آئی بس۔۔!" ابراہیم اپنی پلیٹ میں
بریانی نکالنے لگا جس سے بڑی اشتہا
انگیز خوشبو آرہی تھی۔ اسی پل کیک پر
کٹا ہوا تھوڑا سا تھوڑا سا

ایں میں۔۔۔ ابراہیم اپنی پیٹ میں
بریبانی نکالنے لگا جس سے بڑی اشتہا
انگیز خوشبو آرہی تھی۔ اسی پل کیک پر
کینڈلز سجائی عبیر کچن سے برآمد ہوئی
تھی۔ ابراہیم کی نگاہ سب کے ساتھ ہی
اسکی سمت اٹھی تھی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔!" چہرے پر
نرم سی مسکراہٹ لیے وہ اسی کی

بتیوں کی روشنی میں جگمگاتا اسکا ملیح
چہرے اسے ایک پل کے لیے ارد گرد
سے فراموش کر گیا۔

"ہیپی برتھ ڈے بھاجن۔۔!!" ارہا کی
چہکتی آواز پر وہ چونکا تھا۔ عبیر بھی
قریب آتی کیک اس کے پاس ہی رکھ
گئی۔

"پپی برتھ ڈے بھاجن۔۔!!" ارہا کی
چہکتی آواز پر وہ چونکا تھا۔ عبیر بھی
قریب آتی کیک اسکے پاس ہی رکھ
گئی۔

"اس سب کی کیا ضرورت
تھی۔۔؟" اس نے حیرت سے اسے
دیکھا تھا۔ تو اب پتہ چلا تھا اس ہلکی
پھلکی تار کی مقصد

گلابی ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔ اس بار
ابراہیم بے طرح چونکا۔

"تم نے بیک کیا ہے۔۔؟" ایک دیکھ
کر وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔
جسے بڑی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا
گیا تھا۔ اور 'ایچ بی ڈی ہسپینڈ' بھی
لکھا تھا۔

م لے بیٹ لیا ہے۔۔؟ لیک ویٹھ
کر وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔
جسے بڑی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا
گیا تھا۔ اور 'ایچ بی ڈی ہسپینڈا' بھی
لکھا تھا۔

"جی ہاں اب جلدی سے کٹ کریں
ورنہ کینڈلز خود ہی بجھ جائیں
گی۔۔" تفاخر سے گردن اکڑا کر اسے

گیا تھا۔ اور 'ایچ بی ڈی ہسپینڈا' بھی
لکھا تھا۔

"جی ہاں اب جلدی سے کٹ کریں
ورنہ کینڈلز خود ہی بجھ جائیں
گی۔۔" تفاخر سے گردن اکڑا کر اسے
آرڈر دیا۔

"کد... ہاں گفتہ..."

دیں۔۔۔ پیسے

دیں۔۔۔ "اسامہ اور ارہا جگہ سے اٹھتے

اپنے کمروں کی سمت بڑھے تھے۔

ابراہیم چھری ہاتھ میں پکڑا بڑی دلچسپی

سے مسکرا رہا تھا۔ یہ سب اس کے

لیے نیا تھا۔ اور پھر بیوی کی سمت دیکھا

جو اب اپنا ناخن کھا رہی تھی۔

"تم نہیں لاؤ گی گفٹ میرا۔۔۔؟" اس

سے مسکرا رہا تھا۔ یہ سب اس کے
لیے نیا تھا۔ اور پھر بیوی کی سمت دیکھا
جو اب اپنا ناخن کھا رہی تھی۔

"تم نہیں لاؤ گی گفٹ میرا۔۔؟" اس
کا انداز بڑا شرارتی تھا۔

"نہیں۔۔۔ پہلے میرا کیک ٹیسٹ کر کے

تجربہ کر لیں۔۔۔ آگے سے لے کر پھر

"م نہیں لاؤ لی کفٹ میرا۔۔؟" اس
کا انداز بڑا شرارتی تھا۔

"نہیں۔۔۔ پہلے میرا کیک ٹیسٹ کر کے
بتائیں گے آپ۔۔ اگر برائی کی پھر
نہیں دوں گی۔۔" آسیہ بیگم اپنی ہنسی
ضبط نہ کر سکیں جبکہ اسکی دھونس پر
ابراہیم کی بھنویں اوپر کی جانب شوٹ
کر گئیں۔

ابراہیم کی بھنویں اوپر کی جانب شوٹ
کر گئیں۔

"دیکھ رہیں ہیں امی اپنی بہو کی
شرطیں۔۔"

"نہیں میں نہیں دیکھ رہی۔۔" انہوں
نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔ اتنے
میں اسامہ اور ابراہیم بھی جھوٹے جھوٹے

شرطیں۔۔"

"نہیں میں نہیں دیکھ رہی۔۔" انہوں
نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔ اتنے
میں اسامہ اور اربا بھی چھوٹے چھوٹے
بیگ لیے ڈائننگ ٹیبل پر آگئے تھے۔
اربا نے ابراہیم کو بڑی خوبصورت سی
بلیک کلر کی ٹائی دی تھی جبکہ اسامہ

میں اسامہ اور ارہا بھی چھوٹے چھوٹے
بیگ لیے ڈائننگ ٹیبل پر آگئے تھے۔
ارہا نے ابراہیم کو بڑی خوبصورت سی
بلیک کلر کی ٹائی دی تھی جبکہ اسامہ
اپنا گفٹ دینے میں جھجھکا تھا۔

"دو یا تم بھی اپنی بھابھی کی طرح
شرط رکھو گے۔" وہ جھینپتا پاؤچ

بلیک کلر کی ٹائی دی تھی جبکہ اسامہ
اپنا گفٹ دینے میں جھجھکا تھا۔

"دو یا تم بھی اپنی بھابھی کی طرح
شرط رکھو گے۔" وہ جھینپتا پاؤچ
اسکی سمت بڑھا گیا۔ جس میں ایک
پرفیوم تھا۔ ابراہیم نے نکال کر اسی
کے سامنے خود پر اسپرے کیا تھا۔ یہ

شرط رکھو گے۔۔" وہ جھینپتا پاؤچ
اسکی سمت بڑھا گیا۔ جس میں ایک
پرفیوم تھا۔ ابراہیم نے نکال کر اسی
کے سامنے خود پر اسپرے کیا تھا۔ یہ
زندگی میں ملنے والے پہلے تحفے تھے۔
کیونکہ اس سے پہلے کبھی برتھ ڈے
منائی ہی نہ تھی۔

"ہمم۔ اچھی، فریگے نیس۔"

کیونکہ اس سے پہلے کبھی برتھ ڈے
منائی ہی نہ تھی۔

"ہمم۔۔ اچھی فریگرینس ہے۔۔"

"آپکو اچھی لگی۔۔؟" اسامہ نے خوشگوار

حیرت کے ساتھ پوچھا۔ ابراہیم کو

بے اختیار اس پر پیار آیا تھا۔ اور نرمی

سے اس کے ہاتھ بکھرا گیا۔

کیونکہ اس سے پہلے کبھی برتھ ڈے
منائی ہی نہ تھی۔

"ہمم۔۔ اچھی فریگرینس ہے۔۔"

"آپکو اچھی لگی۔۔؟" اسامہ نے خوشگوار

حیرت کے ساتھ پوچھا۔ ابراہیم کو

بے اختیار اس پر پیار آیا تھا۔ اور نرمی

سے اس کے ہاتھ بکھرا گیا۔

سے اسکے بال بکھرا گیا۔

"بہت اچھی۔۔ اور کھانے کے بعد
دونوں مجھے ان گفٹس کی قیمتیں بتاؤ
گے اور پیسے لوگے۔۔ سمجھ آرہی
ہے۔۔؟" اسکی بات پر وہ دونوں ہی
چڑ گئے۔

"پھر فائدہ گفٹس دینے کا؟"

"آپ لیک لٹ کر رہے ہیں یا
نہیں۔۔" عبیر کو الگ ٹینشن ہو رہی
تھی زندگی میں پہلی بار بیلنگ کی
تھی۔ اسامہ موبائل آن کرتا اب ویڈیو
بنا رہا تھا۔ ابراہیم نے بلاخر کینڈلز بجھا
کر کیک کٹ کیا تھا۔ اور چھوٹا سا کاٹ
کر ماں کو چکھایا۔ عبیر نے بے اختیار
آسیہ بیگم کے تاثرات دیکھے تھے۔ جیسے
اس زلزلہ کا انتظار ہو اور وہ نرمی

کر کیک کٹ کیا تھا۔ اور چھوٹا سا کاٹ
کر ماں کو چکھایا۔ عبیر نے بے اختیار
آسیہ بیگم کے تاثرات دیکھے تھے۔ جیسے
اب زلٹ کا انتظار ہو اور وہ نرمی
سے مسکراتیں تھمز اپ کر گئیں۔
انہوں نے مسکراہٹ ضبط کرتے وہی
پیس ابراہیم کو چکھایا تھا۔

"ار مجھ بھی" "ار زنا زنا لہ

سے مسکراتیں کھمز اپ کر لیں۔
انہوں نے مسکراہٹ ضبط کرتے وہی
پیس ابراہیم کو چکھایا تھا۔

"یار مجھے بھی۔۔" اسامہ نے اپنے لیے
بڑا سا پیس کٹ کیا تھا۔ عبیر کی نگاہیں
اب ابراہیم پر تھیں۔۔

"کیسا ہے۔۔؟" ابراہیم کی نگاہیں اسکے

بڑا سا پیس کٹ کیا تھا۔ عبیر کی نگاہیں
اب ابراہیم پر تھیں۔۔

"کیسا ہے۔۔؟" ابراہیم کی نگاہیں اسکے
بچوں کے سے اشتیاق لیے چہرے پر
ہی ٹھہریں تھیں۔

"ہم نائس۔۔" ایک حلق میں اتارتا
بس اتنا ہی کہہ سکا

یہ ہے۔۔۔ اب وہاں سے جا رہی ہیں۔
بچوں کے سے اشتیاق لیے چہرے پر
ہی ٹھہریں تھیں۔

"ہم نائس۔۔" ایک حلق میں اتارتا
بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"سچ۔۔!! افسوس۔۔!" اطمینان
بھری سانس بھرتی اپنی جگہ پر ٹک
گئے۔۔۔ ان کے ان کے۔۔۔

بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"سچ۔۔!! افسوس۔۔!" اطمینان
بھری سانس بھرتی اپنی جگہ پر ٹک
گئی۔ اور اسامہ کی جانب دیکھا جس نے
ایک بائٹ لے کر کیک اپنی پلیٹ
میں رکھ دیا تھا۔

"گٹھڑی"

گئی۔ اور اسامہ کی جانب دیکھا جس نے
ایک بائٹ لے کر کیک اپنی پلیٹ
میں رکھ دیا تھا۔

"ویری گڈ بھابھی۔۔!"

"ہاں بھابھی دوبارہ بنائیے گا۔" ارہا
نے بھی چمچے واپس پلیٹ میں رکھتے
خوشدلی سے کہا تھا۔ عبیر ایکسائیٹڈ ہوتی

ویری لد بھابی۔۔!

"ہاں بھابھی دوبارہ بنائیے گا۔" ارہا
نے بھی چمچہ واپس پلیٹ میں رکھتے
خوشدلی سے کہا تھا۔ عبیر ایکسائیٹڈ ہوتی
کیک اپنی جانب کھسکانے لگی آخر اسے
بھی تو چھکنا تھا۔ مگر ابھی اس نے
کیک کاٹنے کے لیے چھری اٹھائی ہی
تھی کہ ارہا اور اسامہ چیخ پڑے۔

کیک اپنی جانب لھسکانے لگی آخر اسے
بھی تو چھکنا تھا۔ مگر ابھی اس نے
کیک کاٹنے کے لیے چھری اٹھائی ہی
تھی کہ ارہا اور اسامہ چیخ پڑے۔

"نہیں بھا بھی۔۔۔!!" جبکہ ابراہیم نے
اسکا چھری والا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" اس نے حیرت سے

تھی کہ ارہا اور اسامہ چیخ پڑے۔

"نہیں بھابھی۔۔۔!!" جبکہ ابراہیم نے
اسکا چھری والا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" اس نے حیرت سے
تینوں کے چہرے دیکھے۔

"کچھ نہیں پہلے کھانا کھاؤ۔۔۔ میٹھا بعد

"کچھ نہیں پہلے کھانا کھاؤ۔۔ میٹھا بعد
میں کھاتے ہیں۔۔" ابراہیم نے چھری
لے کر سائیڈ پر رکھ دی۔ ارہا اور
اسامہ نے بے اختیار سکھ کا سانس بھرا
تھا۔

"لیکن مجھے ٹیسٹ تو کرنے دیں۔۔"

"کر لینا بھاگا تھوڑی جا رہا کہیں۔۔" عبیر

"لیکن مجھے ٹیسٹ تو کرنے دیں۔۔"

"کر لینا بھاگا تھوڑی جا رہا کہیں۔۔" عبیر
نے گھور کر اسے پھر ا رہا اور اسامہ کو
دیکھا جنہوں نے نظروں ہی نظروں
میں کچھ کہتے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔
اور اسے کچھ گڑ بڑ محسوس ہو گئی۔ اس
سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا ابراہیم کی
ساتھ میں کھا کھا کاٹا کھا کھا کھا

میں کچھ کہتے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔
اور اسے کچھ گڑبڑ محسوس ہو گئی۔ اس
سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا ابراہیم کی
پلیٹ میں رکھا کیک کا پیس اٹھا کر وہ
منہ میں رکھ گئی۔ سبھی نے ٹھٹھک کر
اسے دیکھا تھا۔ جس نے اگلے ہی پل
کیک منہ سے باہر نکال دیا۔

ایک منہ سے باہر نکال دیا۔

"یلکک۔۔۔ اس میں تو بہت نمک

ہے۔۔!! آپ سب نے

کیسے۔۔" کڑوا سا منہ بناتے ان سب

کی سمت دیکھا۔ وہ سب ہی اپنا قہقہہ

نہ ضبط کر سکے تھے۔

"...بھی... کو..."

"یہ ملک۔۔۔ اس میں تو بہت ممل

ہے۔۔!! آپ سب نے

کیسے۔۔" کڑوا سا منہ بناتے ان سب

کی سمت دیکھا۔ وہ سب ہی اپنا قہقہہ

نہ ضبط کر سکے تھے۔

"ارے یار بھابھی۔۔ کھانے کے بعد

کھاتیں تاکہ زیادہ مزا آتا۔۔" عبیر نے

ابراہیم کو گھورا جو اسے ہی دیکھتا مسکرا

نہ ضبط کر سکے تھے۔

"ارے یار بھابھی۔۔ کھانے کے بعد
کھاتیں تاکہ زیادہ مزا آتا۔" عبیر نے
ابراہیم کو گھورا جو اسے ہی دیکھتا مسکرا
رہا تھا۔

"اصل میں میں تو اس ٹینشن میں

تھا کہ انہوں نے آج کے دن مزا

تھا۔ کھانا کھا کر آپکے سامنے یہ اتنا
بڑا پیس ختم کیسے کروں گا۔ "اسامہ
نے کی دہائی پر عبیر اپنی بے ساختہ اٹھ
آنے والی مسکراہٹ روکتی نیپکن اسے
مار گئی۔ جبکہ باقی حاضرین اپنا قہقہہ نہ
ضبط کر سکے تھے۔

وہ کھانے کے بعد اوپر آئی تو کمرے
میں اس کا ہر لمحہ محسوس ہوتا تھا۔ مگر لکھنؤ کا

وہ کھائے کے بعد اوپر اسی دوسرے
میں ابراہیم موجود نہ تھا۔ مگر بالکنی کا
دروازہ کھلا تھا۔ وہ اسی جانب قدم بڑھا
گئی۔ بلیک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں
ملبوس اپنی مضبوط کلائی رینگ سے
ٹکائے دوسرے ہاتھ میں جلتی سگریٹ
دبایا ہوا تھا۔ اسکے سیاہ بال ہوا کے
سبب پیشانی پر بکھرے تھے۔ جبکہ
چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ وہ

ملبوس اپنی مضبوط کلائی رینگ سے
ٹکائے دوسرے ہاتھ میں جلتی سگریٹ
دبایا ہوا تھا۔ اسکے سیاہ بال ہوا کے
سبب پیشانی پر بکھرے تھے۔ جبکہ
چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ وہ
قریب آتی اسکے برابر میں کھڑی
ہو گئی۔ ابراہیم نے چونک کر اسکی سمت
دیکھا۔ اور ہاتھ میں جلتی سگریٹ پھینکتا

دیکھا۔ اور ہاتھ میں جلتی سگریٹ پھینکتا
سلیپر تلے مسل گیا۔

"امی کو بتاؤں گی آپ نے پھر
اسموکنگ شروع کر دی ہے۔۔۔" ناک
سکیڑتے اسے دیکھا تھا۔ وہ نظریں گھوماتا
اسے حصار میں لیے آسمان دیکھنے لگا۔

"میں نے چھوڑی کب تھی۔۔؟"

"کتنے فخر کی بات ہے۔۔"

"نہیں فخر کی تو نہیں مگر برائی ہی کیا
ہے۔۔؟" عبیر نے تعجب سے اسے
دیکھا۔

"بیڈ پیٹ ہے۔۔!" ابراہیم نے سر
ٹیرھا کرتے اسکی چمکتی آنکھوں میں

بیرونی ہے۔۔۔ اب وہ اس کے
ٹیڑھا کرتے اسکی چمکتی آنکھوں میں
دیکھا۔

"چین اسموکر نہیں ہوں بس کبھی
کبھی پیتا ہوں۔۔" اسکی ناک کھینچی تھی
اور وہ چڑتی دور ہونے لگی۔

"یہیں رہو تھوڑی دیر۔۔"

"چین اسمو کر نہیں ہوں بس ابھی
کبھی پیتا ہوں۔۔" اسکی ناک کھینچی تھی
اور وہ چڑتی دور ہونے لگی۔

"یہیں رہو تھوڑی دیر۔۔"

"نہیں پہلے آپ چل کر اپنا گفٹ
دیکھیں۔۔"

"نہیں پہلے آپ چل کر اپنا گفٹ
دیکھیں۔۔"

"گفٹ۔۔؟ تم نے واقعی میں گفٹ لیا
ہے میرے لیے۔۔؟" ابراہیم نے
حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔ چلیں اب۔۔" اسے گھسیٹتی
کمرے میں لے آئی۔ اور خود کبڈ کی

یہ ہے اس کی سزا
"خود کھول کر چیک کریں۔۔" ابراہیم
نے بوکس تھامتے کھولا تھا جس میں
سلور کلر کی بڑی خوبصورت مردانہ
رسٹ واچ تھی۔

"بیوٹیفل۔۔!!"

"ہاں اور یہ میں نے ہی لی ہے۔۔ ماما

"بیوٹیفل۔۔!!"

"ہاں اور یہ میں نے ہی لی ہے۔۔ ماما
یا امی کے نام سے نہیں دوں گی
آپکو۔۔" اسکے طنز پر ابراہیم نجل سا
ہو گیا مگر باکس بند کرتا اپنی سائیڈ والی
کبڈ کی سمت بڑھا۔

"کیا کر رہے ہیں پہن کر تو چیک

اپنو۔۔ اسلئے طنز پر ابراہیم بس سا
ہو گیا مگر باکس بند کرتا اپنی سائیڈ والی
کبڈ کی سمت بڑھا۔

"کیا کر رہے ہیں پہن کر تو چیک
کریں۔۔" مگر وہ جواب دیے بغیر
الماری کی دراز میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔
اور جب پلٹا اسکے ہاتھ میں بھی کچھ
تھا۔ عبیر اب الجھن میں مبتلا ہو گئی۔

اور جب پتا اے ہاٹھ میں س پیٹھ
تھا۔ عبیر اب الجھن میں مبتلا ہو گئی۔

"چیک دس۔۔"

"کیا ہے اس میں۔۔۔؟" ایک خاکی
رنگ کا بوکس تھا۔ اسے حیرت ہوئی
اسکی نظر کیوں نہیں پڑی تھی اس

پر۔۔

"واؤ۔۔۔!! یہ کب لائے
آپ۔۔۔؟" اس نے باکس کھولا تو اندر
گولڈ کی بالیاں اور نوز رنگ تھی۔۔

"لاہور میں لیں تھیں۔۔ بس شادی
کے چکروں میں ذہن سے نکل گیا
تھا۔ ابھی تمہارے گفٹ سے یاد
آگیا۔" گدی مسلتا لہجے کو سرسری بنا
کر بولا۔ نگاہیں اسکے جگمگاتے چہرے پر

"لاہور میں میں ہیں۔۔۔ بس شادی
کے چکروں میں ذہن سے نکل گیا
تھا۔۔۔ ابھی تمہارے گفٹ سے یاد
آگیا۔" گدی ملتا لہجے کو سرسری بنا
کر بولا۔ نگاہیں اسکے جگمگاتے چہرے پر
تھیں۔

"ابھی پہنوں۔۔۔؟" اسکے اشتیاق پر
ابراہیم کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ

کر بولا۔ نگاہیں اسکے جگمگاتے چہرے پر
تھیں۔

"ابھی پہنوں۔۔؟" اسکے اشتیاق پر
ابراہیم کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ
گئی۔

"پہن لو۔۔" اور وہ ڈریسنگ کی سمت
بڑھ گئی مگر جب اس نے اپنے کمرے کا دروازہ

ابراہیم کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ
گئی۔

"پہن لو۔۔" اور وہ ڈریسنگ کی سمت
بڑھ گئی۔ مگر جب اپنی ہیرے کی نوز
پن اتار کر ڈریسنگ پر ڈالی ابراہیم
ساکت کھڑا اس لڑکی کو دیکھتا رہا۔ اس
وقت دل میں شدت سے خواہش

بڑھ گئی۔ مگر جب اپنی ہیرے کی نوز
پن اتار کر ڈرینگ پر ڈالی ابراہیم
ساکت کھڑا اس لڑکی کو دیکھتا رہا۔ اس
وقت دل میں شدت سے خواہش
ابھری تھی کہ دنیا کا ہر نایاب ہیرا
اس لڑکی کے قدموں میں لا کر رکھ
دے۔ اسکے قدم خود بخود اسکی سمت
بڑھ گئے۔

وقت دل میں شدت سے خواہش
ابھری تھی کہ دنیا کا ہر نایاب ہیرا
اس لڑکی کے قدموں میں لا کر رکھ
دے۔ اسکے قدم خود بخود اسکی سمت
بڑھ گئے۔

"کیسی لگ رہی ہوں۔۔" اسکی سمت
پلٹتے پوچھا۔ ابراہیم مخمور نگاہوں سے

بڑھ گئے۔

"کیسی لگ رہی ہوں۔۔" اسکی سمت
پلٹتے پوچھا۔ ابراہیم مخمور نگاہوں سے
اسے دیکھتا رہا۔

"بلکل اپنی اپنی۔۔" اسکے کھوئے
کھوئے انداز پر عبیر سرخ پڑتی کھلکھلا
کے ہنس پڑی۔ اس نے اسے دیکھا۔

"بہل اپی اپی۔۔۔" اسلے ھوئے
کھوئے انداز پر عبیر سرخ پڑتی کھلکھلا
کر ہنس پڑی۔ اور وہ یونہی اسے دیکھتا
رہا۔

"کوئی بھی بات ہو عبیر۔۔۔ بلا جھجک
مجھ سے ڈسکس کرنا۔۔۔ کچھ مت چھپانا
کبھی۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔" نجانے کس
خیال میں گم ابراہیم نے اس سے یہ

وہی بات ہو۔۔۔ بدلتا۔۔۔
مجھ سے ڈسکس کرنا۔۔۔ کچھ مت چھپانا
کبھی۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ "نجانے کس
خیال میں گم ابراہیم نے اس سے یہ
بات کہی تھی۔ عبیر کی ہنسی خود بخود
تھم گئی۔ اسے اپنے اندر اندر تک
سناٹے اترتے محسوس ہوئے تھے۔ وہ
ساکت کھڑی اسے دیکھتی رہی پچھلا
نورا ایک مہینہ کسی فلم کی طرح ایک

بات ہی تھی۔ بیری کی جود جود

تھم گئی۔ اسے اپنے اندر اندر تک

سناٹے اترتے محسوس ہوئے تھے۔ وہ

ساکت کھڑی اسے دیکھتی رہی پچھلا

پورا ایک مہینہ کسی فلم کی طرح ایک

جھلک میں گزرا تھا۔ ابراہیم اسکے ماتھے

پر بوسہ لیتا اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔ مگر

وہ کتنے لمحوں تک ہل نہ سکی تھی۔ یہ

بوسہ نہیں تھا نہ اعتبار تھا جو ابراہیم

پورا ایک مہینہ لسی فلم کی طرح ایک
جھلک میں گزرا تھا۔ ابراہیم اسکے ماتھے
پر بوسہ لیتا اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔ مگر
وہ کتنے لمحوں تک ہل نہ سکی تھی۔ یہ
بوسہ نہیں تھا یہ اعتبار تھا جو ابراہیم
جنید کو اس پر تھا۔

تیری رہنمائی

قسط 47

"خیریت۔۔۔؟" زرین نے اس کے آفس
میں داخل ہوتے پوچھا۔ اسے اپنے ایک
کلیک سے معلوم ہوا تھا۔ ابراہیم کچھ دیر
پہلے اپنے اسٹنٹ اور اسٹاف کے کچھ

میں داخل ہوتے پوچھا۔ اسے اپنے ایک
کلیگ سے معلوم ہوا تھا۔ ابراہیم کچھ دیر
پہلے اپنے اسٹنٹ اور اسٹاف کے کچھ
ممبرز پر بری طرح برسا تھا۔ اور یہ بات
کوئی چھوٹی نہ تھی۔ کیونکہ سارے سینئر
ممبرز تھا۔ ابراہیم نے لیپ ٹاپ سے نظر
ہٹاتے اسکی سمت دیکھا۔

"یقیناً تم تک بھی خبر پہنچ گئی

"جستہ" مگر اسے اس بات سے کچھ

"یقیناً تم تک بھی خبر پہنچ گئی
ہے۔۔" اچھٹی نگاہ اس پر ڈالتا واپس کام
میں لگ گیا۔ مگر اسکے چہرے پر موجود
تناؤ زرین کو کسی بڑی گڑبڑ کی اطلاع
دے گیا تھا۔

"ظاہر ہے تمہارے فلور کی خبریں جنگل
میں آگ کی طرح پھیلتی ہیں۔۔ ہوا کیا
ہے آخر؟" اسکا ٹیبل کر کے اس نے کھی

دے گیا تھا۔

"ظاہر ہے تمہارے فلور کی خبریں جنگل
میں آگ کی طرح پھیلتی ہیں۔۔ ہوا کیا
ہے آخر۔۔؟" اسکی ٹیبل کے پاس رکھی
چیر پر آ بیٹھی۔

"مت پوچھو یاں بلند ہو گیا ہے۔۔ کمپنی
اکاؤنٹ سے بیس لاکھ کی ٹرانزیکشن ہوئی

"مت پوچھو یار بندر ہولیا ہے۔۔ پی
اکاؤنٹ سے بیس لاکھ کی ٹرانزیکشن ہوئی
ہے کسی ان نون اکاؤنٹ کو۔۔"

"اوہ۔۔ تو بینک سے بات ہوئی
تمہاری۔۔؟" زرین بھی پریشان ہو گئی تھی
اب۔۔

"ہاں کل کی میٹنگ ارینج کروائی ہے
دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔"

"اوہ۔۔ تو بینک سے بات ہوئی
تمہاری۔۔؟" زرین بھی پریشان ہو گئی تھی
اب۔۔

"ہاں کل کی میٹنگ ارینج کروائی ہے
دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔"

"مگر اتنی بڑی رقم سینڈ ہوئی کیسے۔۔؟
کس کا کام ہو سکتا ہے یہ۔۔؟"

"مگر اپنی رُم سینڈ ہونی لیسے۔۔؟
کس کا کام ہو سکتا ہے یہ۔۔؟"

"وہی تو معلوم نہیں ہو رہا۔۔ ہیکرز کے
ہاتھ ہمارے سیکیورٹی سسٹم تک پہنچ نہیں
سکتے۔۔ جس کا مطلب ہے میرے ہی کسی
اسسٹنٹ سے غلطی ہوئی ہے یا۔۔۔" وہ
بات دانستہ ادھوری چھوڑ گیا تھا۔ جی
دروازہ ناک کرتا شامیر روم میں داخل
ہوا تھا۔

"وہی تو معلوم نہیں ہو رہا۔۔ ہیلرز کے ہاتھ ہمارے سیکورٹی سسٹم تک پہنچ نہیں سکتے۔۔ جس کا مطلب ہے میرے ہی کسی اسٹنٹ سے غلطی ہوئی ہے یا۔۔" وہ بات دانستہ ادھوری چھوڑ گیا تھا۔ جیسی دروازہ ناک کرتا شامیر روم میں داخل ہوا تھا۔

"یہ لو بینک اسٹیٹمیٹ میں نے پرنٹ

"مگر یہ سب نظر سے گزرتا ہے"

اسٹنٹ سے غلطی ہوئی ہے یا۔۔۔" وہ
بات دانستہ ادھوری چھوڑ گیا تھا۔ جی
دروازہ ناک کرتا شامیر روم میں داخل
ہوا تھا۔

"یہ لو بینک اسٹیٹمیٹ میں نے پرنٹ
آؤٹ۔۔۔" مگر زرین پر نظر پڑتے ہی
اسکی بات ادھوری رہ گئی۔ شامیر کی نظر
بے اختیار ابراہیم سے ملی تھی۔ "تم چیک
کا اس پر بھی ہر سبک کرتے ہو۔"

"یہ لو بینک اسٹیٹمیٹ میں نے پرنٹ
آؤٹ۔۔۔" مگر زرین پر نظر پڑتے ہی
اسکی بات ادھوری رہ گئی۔ شامیر کی نظر
بے اختیار ابراہیم سے ملی تھی۔ "تم چیک
کر لو۔۔ پھر ہم ڈسکس کرتے ہیں۔۔ میں
نے حسن کو بھی انفارم کر دیا ہے۔۔" اتنا
کہتا وہ باہر نکل گیا تھا۔ ابراہیم نے ایک
نظر بینک اسٹیٹمینٹ کو اور پھر بند ہوتے
دروازے کو دیکھا۔ یکدم ہی اسے کچھ اور

جے ایو ابراہیم کے سانس۔۔۔ اچھا
کرلو۔۔ پھر ہم ڈسکس کرتے ہیں۔۔ میں
نے حسن کو بھی انفارم کر دیا ہے۔۔ "اتنا
کہتا وہ باہر نکل گیا تھا۔ ابراہیم نے ایک
نظر بینک اسٹیٹمنٹ کو اور پھر بند ہوتے
دروازے کو دیکھا۔ یکدم ہی اسے کچھ اور
بھی یاد آیا تھا۔ وہ کیسے بھول گیا تھا۔؟

"چلو تم کام کرو۔۔ آئی ہوپ یہ پروبلم
جلد سولو ہو جائے۔۔" زرین اپنی جگہ

لہتا وہ باہر نکل لیا تھا۔ ابراہیم نے ایک
نظر بینک اسٹیٹمینٹ کو اور پھر بند ہوتے
دروازے کو دیکھا۔ یکدم ہی اسے کچھ اور
بھی یاد آیا تھا۔ وہ کیسے بھول گیا تھا۔؟

"چلو تم کام کرو۔ آئی ہوپ یہ پروہلم
جلد سولو ہو جائے۔۔" زرین اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ابراہیم نے
پیسرز ایک سائیڈ پر رکھے تھے۔ اور اسے
والیس بیٹھنے کا اشارہ کیا

"چلو تم کام کرو۔۔ آئی ہوپ یہ پرو بلم
جلد سولو ہو جائے۔۔" زرین اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ابراہیم نے
پپرز ایک سائیڈ پر رکھے تھے۔ اور اسے
واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"بیٹھو ایک بات کرنی ہے تم سے۔۔" وہ
حیرت زدہ ہوتی واپس بیٹھ گئی۔

پیرز ایک سائیڈ پر رھے تھے۔ اور اسے
واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"بیٹھو ایک بات کرنی ہے تم سے۔۔" وہ
حیرت زدہ ہوتی واپس بیٹھ گئی۔

"کیا بات۔۔؟"

"شامیر۔۔ کتنا جانتی ہو اسے تم۔۔؟" زرین
کی آنکھوں میں الجھن سی ابھرنے لگی۔

"شامیر۔۔ کتنا جانتی ہو اسے تم۔۔؟" زرین
کی آنکھوں میں الجھن سی ابھرنے لگی۔

"یہ شامیر نا جو ابھی گیا ہے۔۔؟" اس
نے کنفرم کرنا چاہا ابراہیم سر اثبات میں
ہلا گیا۔

"کچھ خاص نہیں جس طرح باقیوں کو
جانتی ہوں تھوڑا بہت۔۔ ہوا کیا ہے

آخر ؟"

"شامیر۔۔ کتنا جانتی ہو اسے تم۔۔؟" زرین
کی آنکھوں میں الجھن سی ابھرنے لگی۔

"یہ شامیر نا جو ابھی گیا ہے۔۔؟" اس
نے کنفرم کرنا چاہا ابراہیم سر اثبات میں
ہلا گیا۔

"کچھ خاص نہیں جس طرح باقیوں کو
جانتی ہوں تھوڑا بہت۔۔ ہوا کیا ہے

آخر ؟"

"کچھ خاص نہیں جس طرح بافیوں کو
جانتی ہوں تھوڑا بہت۔۔ ہوا کیا ہے
آخر۔۔؟"

"پوچھنے کا مقصد ہے کریکٹر وائز کیسا ہے
تمہاری نظر میں۔۔؟" اس کے عجیب و
غریب سوالوں پر زرین پریشان ہو گئی۔
کہاں ابھی اپنے اتنے سیریس مسئلے میں
الجھا تھا اور اب اس قسم کے سوال۔۔!!

الجھا تھا اور اب اس قسم کے سوال۔۔!!

"صحیح ہے۔۔ سو بر انسان ہے سب کی
ریسپیکٹ کرتا ہے۔۔ اب تم بتاؤ گے یہ
سب پوچھنے کا مقصد۔۔؟" اسکے زچ
ہونے پر ابراہیم گہری سانس بھرتا چیئر کی
پشت سے سر ٹکا گیا۔

"وہ رشتہ بھیجنا چاہتا ہے تمہارے
گھر" سرائیڈ میں سٹریسز اٹھاتا اسکے

آنکھیں اور منہ دونوں کھل گئے۔

"واٹ۔۔۔!!!"

"واٹ واٹ۔۔؟ اس نے مجھ سے کافی
دن پہلے یہ بات تم سے کرنے کو کہی
تھی۔ دیکھو موقع بھی کب ملا۔"

"اور تم نے اسے منہ پر دوٹوک جواب

"

دیکھے توقع کے مطابق ہی ردِ عمل آرہا
تھا۔

"کیوں دیتا دو ٹوک جواب۔۔ ایک اچھا
سینسیبل لڑکا ہے۔۔ اور رشتہ بھیجنا چاہ رہا
ہے تو برائی کیا ہے۔۔" ابراہیم کے انداز
پر اسکی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی۔

"تم سب جانتے ہوئے بھی ایسا کیسے کہہ
سکتے ہو ابراہیم۔۔ تمہیں معلوم ہے

یسیبل لڑکا ہے۔۔ اور رشتہ بھیجنا چاہ رہا
ہے تو برائی کیا ہے۔۔ "ابراہیم کے انداز
پر اسکی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی۔

"تم سب جانتے ہوئے بھی ایسا کیسے کہہ
سکتے ہو ابراہیم۔۔ تمہیں معلوم ہے
کہ۔۔" ابراہیم اسکی بات قطعہ کر گیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے واصل سے اب
بھی شدید محبت ہے تمہیں۔۔ مگر وہ مر

م سب جائے ہوئے میں ایسا ہے ہہ
سکتے ہو ابراہیم۔۔ تمہیں معلوم ہے
کہ۔۔ "ابراہیم اسکی بات قطعہ کر گیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے اصل سے اب
بھی شدید محبت ہے تمہیں۔۔ مگر وہ مر
چکا ہے زرین۔۔!! واپس پلٹ کر نہیں
آئے گا۔۔ اور تم بھی ایک مرے ہوئے
شخص کے لیے ساری زندگی ایک جگہ
کھڑی نہیں رہ سکتیں۔۔" اسکے تیز لہجے پر

ہاں کے رہا ہے۔ اس کے اب
بھی شدید محبت ہے تمہیں۔۔ مگر وہ مر
چکا ہے زرین۔۔!! واپس پلٹ کر نہیں
آئے گا۔۔ اور تم بھی ایک مرے ہوئے
شخص کے لیے ساری زندگی ایک جگہ
کھڑی نہیں رہ سکتیں۔۔ "اسکے تیز لہجے پر
زرین کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھا۔۔ اصل
تو بہت اچھے دوست تھے تمہارے ان کی

س لے لیے ساری زندگی ایک جگہ
کھڑی نہیں رہ سکتیں۔۔ "اسکے تیز لہجے پر
زرین کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھا۔۔ واصل
تو بہت اچھے دوست تھے تمہارے ان کی
بیٹی کو اپنی بیٹی سمجھتے تھے تم۔۔ اب انہی
کی بیوی کے لیے رشتہ ڈھونڈ رہے
ہو۔۔؟" اس نے اپنے طور پر شرم دلائی
جائی تھی

ہو۔۔؟" اس نے اپنے طور پر شرم دلانی
چاہی تھی۔

"بیوی نہیں بیوہ کے لیے۔۔ مر چکا ہے
وہ۔۔ یہ تم بھی جانتی ہو زین ایک
مضبوط سہارے کی ضرورت ہے تمہیں
بھی اور فریال کو بھی۔۔ اور شامیر سے
بہتر کوئی شخص اسکا باپ نہیں بن
سکتا۔۔!!" اس بار ابراہیم نے لہجے کو

وہ۔۔ یہ تم بھی جانتی ہو زرین ایک
مضبوط سہارے کی ضرورت ہے تمہیں
بھی اور فریال کو بھی۔۔ اور شامیر سے
بہتر کوئی شخص اسکا باپ نہیں بن
سکتا۔۔!!" اس بار ابراہیم نے لہجے کو
تھوڑا نرم کر لیا تھا۔ وہ شکوہ کناں نگاہوں
سے اسے دیکھتی رخسار سے آنسو رگڑ
گئی۔

بہتر کوئی حصہ اسکا باپ نہیں بن
سکتا۔!!" اس بار ابراہیم نے لہجے کو
تھوڑا نرم کر لیا تھا۔ وہ شکوہ کناں نگاہوں
سے اسے دیکھتی رخسار سے آنسو رگر
گئی۔

"بہت شکریہ تمہارے مشورے کا۔ میری
طرف سے انکار کر دینا اسے۔" اتنا کہتی
دروازے کی سمت بڑھ گئی مگر ابراہیم کی
آنسو پڑھتی

سے اسے دیکھتی رخسار سے آنسو رگڑ
گئی۔

"بہت شکریہ تمہارے مشورے کا۔ میری
طرف سے انکار کر دینا اسے۔" اتنا کہتی
دروازے کی سمت بڑھ گئی مگر ابراہیم کی
آواز پر ٹھہرنا پڑا تھا۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔ اور کل

ش...

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔ اور کل
شام وہ تمہارے گھر آئے گا ڈھنگ سے
انسانوں کی طرح بات کرنا۔" ابراہیم کے
نئے بم پر اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہوا۔
اس نے بے یقینی کے عالم میں اسکی
جانب دیکھا تھا۔ مگر مزید کچھ کہے بنا باہر
نکل گئی۔ ابراہیم پیشانی مسلتا ^{سٹیٹمینٹس}
کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اسکا دماغ اس وقت
بری طرح الجھا تھا۔ مسئلہ اس کے بس

اس نے بے یقینی کے عالم میں اسکی
جانب دیکھا تھا۔ مگر مزید کچھ کہے بنا باہر
نکل گئی۔ ابراہیم پیشانی مسلتا اسٹیٹمینٹس
کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اسکا دماغ اس وقت
بری طرح الجھا تھا۔ مسئلہ اس کے بس
سے باہر نہیں تھا بلکہ اصل اس مسئلے کو
پیدا کرنے والے تک پہنچنا تھا۔

سے باہر نہیں تھا بلکہ اصل اس مسئلے کو
پیدا کرنے والے تک پہنچنا تھا۔

اس نے اپنے برابر والے کمرے کا دروازہ
کھولتے اندر جھانکا تو وہ اب تک لیپ
ٹاپ کھولے کسی سے فون پر گفتگو میں
مصروف تھا۔ چہرے پر غصیلے تاثرات
تھے۔ وہ پچھلے تین حار گھنٹے سے اس

اس نے اپنے برابر والے کمرے کا دروازہ
کھولتے اندر جھانکا تو وہ اب تک لیپ
ٹاپ کھولے کسی سے فون پر گفتگو میں
مصروف تھا۔ چہرے پر غصیلے تاثرات
تھے۔ وہ پچھلے تین چار گھنٹے سے اس
کمرے میں بند تھا۔ اور یہ تو پچھلے دو دن
سے ہو رہا تھا۔ جب سے کمپنی کے
اکاؤنٹس میں مسئلہ ہوا تھا۔ وہ جیسے کھانا
پینا سونا ہر چیز بھول گیا تھا۔ اسکی ٹینشن
عکاس کھ...

عبیر کو بھی بے چین کی ہوئی تھی۔ وہ
جانتی تھی یہ شخص اپنے کام کو لے کر
کس قدر جنونی تھا۔ پچھلے پانچ سالوں سے
اس کمپنی کے لیے کام کر رہا تھا۔ سب
بھروسہ کرتے تھے اس پر۔ مگر وہ کیسے
اپنے کالر پر یہ داغ لگنے دیتا۔

"یس مسٹر شکیل آئی وانٹ یو ٹو کنوے
مائے میسج ٹو یور ہیڈز۔" جب اسکی بات

مائے میسج ٹو یور ہیڈز۔۔"جب اسکی بات
کرتے کرتے نگاہ کمرے کی دہلیز پر نماز
کے لیے دوپٹہ باندھی عبیر پر اٹھی تھی۔
جو اسے اس وقت اپنے لیے بڑی فکر مند
نظر آئی تھی۔

"یس۔۔ یس۔۔ اوکے۔۔ اوکے۔۔ تھینک
یو۔۔" کال منقطع کرتے اسے نزدیک
آنے کا اشارہ کیا۔

جو اسے اس وقت اپنے لیے بڑی فکر مند
نظر آئی تھی۔

"یس۔۔ یس۔۔ اوکے۔۔ اوکے۔۔ تھینک
یو۔۔" کال منقطع کرتے اسے نزدیک
آنے کا اشارہ کیا۔

"سوئیں نہیں اب تک۔۔؟" ایک نظر
تین بجاتی والکلک کو دیکھا تھا۔

یو۔۔۔"کال منقطع کرتے اسے نزدیک
آنے کا اشارہ کیا۔

"سوئیں نہیں اب تک۔۔۔؟" ایک نظر
تین بجاتی والکلک کو دیکھا تھا۔

"آپ بھی تو نہیں سوئے۔۔۔" قریب
آتی اسکا ہاتھ تھام گئی۔ ابراہیم قریب کرتا
گود میں بٹھا گیا۔ "وقت نہیں ہے میرے

تین بجاتی والکلک کو دیکھا تھا۔

"آپ بھی تو نہیں سوئے۔۔۔" قریب
آتی اسکا ہاتھ تھام گئی۔ ابراہیم قریب کرتا
گود میں بٹھا گیا۔ "وقت نہیں ہے میرے
پاس سونے کا۔۔" گہری سانس بھرتے
لیپ ٹاپ کی کھلی اسکرین کو دیکھنے لگا۔
اور عبیر اسے۔۔ "یہ میری ریپوٹیشن کا
سوال ہے۔۔ جسے اس گھپلے کے ذریعے

لیپ ٹاپ کی کھلی اسکرین کو دیکھنے لگا۔
اور عبیر اسے۔۔ "یہ میری ریپوٹیشن کا
سوال ہے۔۔ جسے اس گھپلے کے ذریعے
داغدار کرنے کی کوشش کی گئی
ہے۔۔" اسکا ضبط سے بھنپا لہجہ عبیر کے
دل پر اثر کر رہا تھا۔ ہاتھ بڑھاتے اسکا رخ
اپنی سمت کیا۔

"پولیس کو انفارم کیوں نہیں

اپنی سمت کیا۔

"پولیس کو انفارم کیوں نہیں
کر رہے۔۔؟"

"وہ کچھ نہیں کر سکتی اس معاملے میں۔۔۔
آج اتنے سال میں پہلی بار میں نے بوس
کی آنکھوں میں اپنے لیے سوال دیکھے
ہیں۔۔ اور محسوس ہوا اعتبار اور دھوکے
میں کتنی بار کس سے اس لیے

"وہ کچھ نہیں کر سکتی اس معاملے میں۔۔۔
آج اتنے سال میں پہلی بار میں نے بوس
کی آنکھوں میں اپنے لیے سوال دیکھے
ہیں۔۔ اور محسوس ہوا اعتبار اور دھوکے
میں کتنی باریک سی لکیر ہے۔۔ اسی لیے
مجھے اسکا حل خود ہی نکالنا ہوگا۔۔"

"مجھے یقین ہے آپ حل نکال لیں گے

ہیں۔۔ اور محسوس ہوا اعتبار اور دھوکے
میں کتنی باریک سی لکیر ہے۔۔ اسی لیے
مجھے اسکا حل خود ہی نکالنا ہوگا۔۔"

"مجھے یقین ہے آپ حل نکال لیں گے
انشاء اللہ۔۔" اسکی بڑھی ہوئی داڑھی پر
ہاتھ پھیرتی پر یقین لہجے میں بولی تو
ابراہیم کے تھکان زدہ اعصاب پر سکون
ہونے لگے۔ یہ لڑکی جیب جب اسے کسی

انشاء اللہ۔۔" اسکی بڑھی ہوئی داڑھی پر
ہاتھ پھیرتی پر یقین لہجے میں بولی تو
ابراہیم کے تھکان زدہ اعصاب پر سکون
ہونے لگے۔ یہ لڑکی جب جب اسے کسی
چیز کے قابل سمجھتی تھی اسے ایک
ایز جی بوسٹر ملتا تھا۔ جھکتا اسکی پیشانی پر
لب رکھ گیا۔

"تھینک یو۔۔!" وہ اسکے گلے کے گرد

ہونے لگے۔ یہ لڑکی جب جب اسے کسی
چیز کے قابل سمجھتی تھی اسے ایک
ایز جی بوسٹر ملتا تھا۔ جھکتا اسکی پیشانی پر
لب رکھ گیا۔

"تھینک یو۔۔!" وہ اسکے گلے کے گرد
حصار باندھتی سینے پر سر رکھ گئی۔ اسکے
انداز پر وہ اتنی ٹینشن کے باوجود ہنس پڑا۔
یعنی اس لڑکی کا اپنے ساتھ لیے بغیر اٹھنے

ایز جی بوسٹر ملتا تھا۔ جھکتا اسکی پیشانی پر
لب رکھ گیا۔

"تھینک یو۔۔!" وہ اسکے گلے کے گرد
حصار باندھتی سینے پر سر رکھ گئی۔ اسکے
انداز پر وہ اتنی ٹینشن کے باوجود ہنس پڑا۔
یعنی اس لڑکی کا اپنے ساتھ لیے بغیر اٹھنے
کا موڈ نہیں تھا۔

"عجیر۔۔!!"

"مممم۔۔؟"

"یار بہت کام کرنے ہیں ابھی۔۔"

"نہیں۔۔ کل رات بھی نہیں سوئے۔۔ اگر
آج بھی اسی طرح کیا میں نہیں ہلوں
گی۔۔" اسکا حصار اور مضبوط ہوا تھا۔

"نہیں۔۔ کل رات بھی نہیں سوئے۔۔ اگر
آج بھی اسی طرح کیا میں نہیں ہلوں
گی۔۔" اسکا حصار اور مضبوط ہوا تھا۔

"اچھا مجھے دس منٹ دو۔۔ یہ سب کلوز
کر کے آرہا ہوں۔۔" عبیر نے سر اٹھاتے
مشکوک نظروں سے دیکھا۔ اور اپنی گلابی
ہتھیلی سامنے پھیلائی۔

اچھا مجھے دس منٹ دو۔۔۔ یہ سب سہوار
کر کے آرہا ہوں۔۔۔" عبیر نے سر اٹھاتے
مشکوک نظروں سے دیکھا۔ اور اپنی گلابی
ہتھیلی سامنے پھیلائی۔

"وعدہ کریں۔۔۔؟" ابراہیم چیئر کی پشت
سے سر ٹکاتا۔ اسکی ہتھیلی ہاتھ میں لے کر
چوم گیا۔

"وعدہ۔۔۔!!" وہ پرسکون ہوتی اٹھ کر باہر

سے سر ٹکاتا۔ اسکی ہتھیلی ہاتھ میں لے کر
چوم گیا۔

"وعدہ۔۔!!" وہ پرسکون ہوتی اٹھ کر باہر
نکل گئی۔ کمرے میں آکر دوپٹہ اتارتی بیڈ
پر آ بیٹھی۔

"یا اللہ پاک ابراہیم کے سارے مسئلے
حل کر دے پلیز۔۔ وہ پریشان بالکل اچھے

حل کر دے پلیز۔۔ وہ پریشان بلکل اچھے
نہیں لگ رہے۔۔ "تکے پر سر رکھتے
بے اختیار دعا کی تھی۔ اور موبائل اٹھاتی
صبح کے لیے الارم لگانے لگی۔ مگر اسی پل
اسکی نگاہ پوپ اپ نوٹیفیکیشن پر کھٹھکی
تھی۔ ان نون نمبر سے ون نیو میسج آیا ہوا
تھا۔ اسے اپنا دل کسی کھائی میں گرتا
محسوس ہوا۔ وہ جو پچھلے دو ہفتوں سے
ر سکون تھی۔ آسب پھر آجیٹا تھا۔ وہ

جج کے لیے الارم لگانے لگی۔ مگر اسی پل
اسکی نگاہ پوپ اپ نوٹیفیکیشن پر کھٹھکی
تھی۔ ان نون نمبر سے ون نیو میسج آیا ہوا
تھا۔ اسے اپنا دل کسی کھائی میں گرتا
محسوس ہوا۔ وہ جو پچھلے دو ہفتوں سے
پر سکون تھی یہ آسیب پھر آچٹا تھا۔ وہ
بغیر میسج اوپن کیے بتا سکتی تھی یہ وہی
سکی تھی۔

اتمہد

بغیر میسج اوپن کیے بتا سکتی تھی یہ وہی
سکی تھی۔

اتمہیں اب بھی میری صلاحیتوں پر شک
ہے۔۔ اس بیچارے کو کیا پورا برباد کروانا
چاہتی ہو۔۔؟ اس کے ہاتھ سے موبائل
لڑھکتا بیڈ پر گرا تھا۔ جبکہ آنکھیں بے
یقینی اور شک کے سبب پھیلتی چلی
گئیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔؟ نہیں۔۔ وہ

میں اب بھی یوں صلیبوں پر صلیب

ہے۔۔ اس بیچارے کو کیا پورا برباد کروانا

چاہتی ہو۔۔؟ اس کے ہاتھ سے موبائل

لڑھکتا بیڈ پر گرا تھا۔ جبکہ آنکھیں بے

یقینی اور شاک کے سبب پھیلتی چلی

گئیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔؟ نہیں۔۔ وہ

مان ہی نہیں سکتی تھی کہ ابراہیم کے

ساتھ ہوئے فراڈ میں اس شخص کا ہاتھ

ہے۔۔ آخر ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ سنی اتنی

انتہاء کسے ہو سکتا تھا؟

چپ بھی کہ اسے معلوم تھا وہ ایک
عادی نشئی تھا جو آدھے سے زیادہ دن
شاید نشے میں دھت رہتا ہو۔ اور پھلے دو
ہفتے میں رابطہ نہیں کیا تھا تو شاید اسکا
کریز ختم ہو گیا ہو۔ مگر اب۔۔!! حلق
میں آنسوؤں کا پھندا سا لگا تھا۔ اور منہ پر
ہاتھ رکھتی بے اختیار رو پڑی۔ آنسو ٹپ
ٹپ گرتے اسکے گال بھگو رہے تھے۔
جب یکدم ہی اسکا موبائل بجنے لگا۔ اس

ہفتے میں رابطہ ہمیں کیا تھا تو شاید اسکا
کریز ختم ہو گیا ہو۔ مگر اب۔۔!! حلق
میں آنسوؤں کا پھندا سا لگا تھا۔ اور منہ پر
ہاتھ رکھتی بے اختیار رو پڑی۔ آنسو ٹپ
ٹپ گرتے اسکے گال بھگو رہے تھے۔
جب یکدم ہی اسکا موبائل بجنے لگا۔ اس
نے سہم کر موبائل کی سمت دیکھا۔ جو بیڈ
پر الٹا پڑا تھا۔

عین ان لمحوں میں کہ سب بڑھتا ہوا

نے سہم کر موبائل کی سمت دیکھا۔ جو بیڈ
پر الٹا پڑا تھا۔

عبیر نے موبائل کی سمت بڑھتے اپنے
ہاتھ میں واضح کپکپی دیکھی تھی۔ جہاں
اسی نمبر سے کال آرہی تھی۔ نچلا لب
دانتوں تلے بھینچتے دھندلائی نگاہوں سے
بند دروازے کو دیکھا تھا۔ اور پھر واپس
اس بجتے موبائل کو۔ مگر یہ کال اٹھانی
ضرب کی تھی۔

بند دروازے کو دیکھا تھا۔ اور پھر واپس
اس بجتے موبائل کو۔ مگر یہ کال اٹھانی
ضروری تھی اسے۔

"ہی۔۔ ہیلو۔۔؟"

"میں جانتا تھا۔۔ تم اس وقت۔۔ ہر۔۔ ہر
قیمت پر۔۔ میری کال اٹینڈ۔۔۔
کرو گی۔۔" فہم کی بہکی بہکی آواز اسپیکر پر

"میں جانتا تھا۔۔۔ تم اس وقت۔۔۔ ہر۔۔۔ ہر
قیمت پر۔۔۔ میری کال اٹینڈ۔۔۔
کرو گی۔۔۔" فہم کی بہکی بہکی آواز اسپیکر پر
ابھری تھی۔ "تم۔۔۔ سوچ بھی نہیں
سکتیں۔۔۔ اس اس وقت کتنی شدت
سے۔۔۔"

"بند کرو اپنی بکواس۔۔۔ کیا بکواس لکھی

تہ نہ مسمیہ کے کہہ سکتے تھے

ابھری تھی۔ "تم۔۔ سوچ بھی نہیں
سکتیں۔۔ اس اس وقت کتنی شدت
سے۔۔"

"بند کرو اپنی بکواس۔۔ کیا بکواس لکھی
ہے تم نے میسج میں۔۔ کیا کیا ہے تم
نے۔۔؟" کاش اسکے بس میں ہوتا وہ اس
شخص کو جان سے مار ڈالتی۔۔

"تم جانتے ہو اس کے تمہیں معلوم نہیں

بدمعرو اپنی جواں۔۔۔ کیا جواں۔۔۔
ہے تم نے میسج میں۔۔ کیا کیا ہے تم
نے۔۔؟ "کاش اسکے بس میں ہوتا وہ اس
شخص کو جان سے مار ڈالتی۔۔

"تم جانتی ہو اب تو۔۔ تمہیں معلوم نہیں
عبیر تمہارے لیے کس حد تک جاسکتا
ہوں۔۔ کتنا پیار کرتا۔۔ ہوں تم سے۔۔"

"میں شدید نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔

تم جانی ہو اب تو۔۔۔ میں معلوم نہیں
عبیر تمہارے لیے کس حد تک جاسکتا
ہوں۔۔۔ کتنا پیار کرتا۔۔۔ ہوں تم سے۔۔۔"

"میں شدید نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔
تم کیا سمجھ رہے ہو ایسے اچھے ہتھکنڈے
استعمال کر کے تم مجھے حاصل کر لو گے۔۔۔؟
کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ دیکھنا ابراہیم۔۔۔"

"شش۔۔۔ مجھ سے ملو۔۔۔ میں ملنا چاہتا

تم کیا سمجھ رہے ہو ایسے اوجھے ہتھکنڈے
استعمال کر کے تم مجھے حاصل کر لو گے۔۔؟
کچھ نہیں کر سکتے۔۔ دیکھنا ابراہیم۔۔"

"شش۔۔۔ مجھ سے ملو۔۔۔ میں ملنا چاہتا
ہوں تم سے۔۔۔ ورنہ۔۔۔" اسی پل
اسکے عقب میں کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔
اور عبیر کو لگا اسکا دم نکل گیا ہو۔ موبائل
پر گرفت کمزور ہوئی تھی۔ مگر اگلے ہی

پر گرفت کمزور ہوئی تھی۔ مگر اگلے ہی
پل مضبوطی سے تھامتی سوئچ آف کا بٹن
دبا گئی۔

"میرے انتظار میں بیٹھی ہو اب
تک۔۔؟" ابراہیم کی آواز اسے اپنے بالکل
برابر سے ابھرتی محسوس ہوئی۔ گردن ہلکی
سی ترچھی کرتے وحشت بھری نگاہوں
سے اسکی جانب دیکھا۔ ابراہیم اسکے ہلدی

میرے اصرار میں وہی ہوا اب

تک۔۔؟" ابراہیم کی آواز اسے اپنے بالکل
برابر سے ابھرتی محسوس ہوئی۔ گردن ہلکی
سی ترچھی کرتے وحشت بھری نگاہوں
سے اسکی جانب دیکھا۔ ابراہیم اسکے ہلدی
کی طرح پیلے پڑتے آنسوؤں سے تر
چہرے کو دیکھ ایک پل کے لیے ٹھٹھک
گیا۔

"عبیر۔۔۔!!! رو کیوں رہی

کی طرح پیلے پڑتے آنسوؤں سے تر
چہرے کو دیکھ ایک پل کے لیے ٹھٹھک
گیا۔

"عبیر۔۔۔!!! رو کیوں رہی
ہو۔۔۔" بے اختیار اس نے ہاتھوں میں
اسکا ٹھنڈا پڑتا چہرہ تھام لیا۔ مگر عبیر کی تو
قوتِ گویائی ہی سلب ہو چکی تھی۔

!! تنہا شیشہ کے گلاس میں

ہو۔۔۔" بے اختیار اس نے ہاتھوں میں
اسکا ٹھنڈا پڑتا چہرہ تھام لیا۔ مگر عبیر کی تو
قوتِ گویائی ہی سلب ہو چکی تھی۔

"اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہو یار۔۔۔
سب ٹھیک کردوں گا میں تم دیکھنا
انشاء اللہ۔۔۔" اسے حوصلہ دیتا اپنے ساتھ
لگا گیا۔ اسے معلوم تھا کتنی نازک اور
حساس تھی وہ۔۔۔" تمہیں یقین ہے نا مجھ

ہو۔۔۔" بے اختیار اس نے ہاتھوں میں
اسکا ٹھنڈا پڑتا چہرہ تھام لیا۔ مگر عبیر کی تو
قوتِ گویائی ہی سلب ہو چکی تھی۔

"اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہو یار۔۔۔
سب ٹھیک کردوں گا میں تم دیکھنا
انشاء اللہ۔۔۔" اسے حوصلہ دیتا اپنے ساتھ
لگا گیا۔ اسے معلوم تھا کتنی نازک اور
حساس تھی وہ۔۔۔" تمہیں یقین ہے نا مجھ

سب ٹھیک کردوں گا میں تم دیکھنا
انشاء اللہ۔۔۔" اسے حوصلہ دیتا اپنے ساتھ
لگا گیا۔ اسے معلوم تھا کتنی نازک اور
حساس تھی وہ۔۔۔ "تمہیں یقین ہے نا مجھ
پر۔۔۔" الگ کرتے اسکی آنکھوں میں
جھانکا۔ عبیر اپنا زخمی دل لیے آنسو ضبط
کرتی سر اثبات میں ہلا گئی۔ ابراہیم اپنی
جگہ پر لیٹا اسے حصار میں لے گیا تھا۔
عبیر اسے مضبوطی سے تھامتی اپنا چہرہ اور

پر۔۔"الگ کرتے اسکی آنکھوں میں
جھانکا۔ عبیر اپنا زخمی دل لیے آنسو ضبط
کرتی سر اثبات میں ہلا گئی۔ ابراہیم اپنی
جگہ پر لیٹتا اسے حصار میں لے گیا تھا۔
عبیر اسے مضبوطی سے تھامتی اپنا چہرہ اور
آنسو اسکے سینے میں چھپا گئی تھی۔ ابراہیم
اسکی کیفیت پر بے کل سا ہونے لگا۔
کیونکہ وہ جانتا تھا اس وقت وہ بے آواز
رورہی تھی۔ اسکی عبیر رورہی تھی۔ جو کچھ

جگہ پر لیٹتا اسے حصار میں لے گیا تھا۔
عبیر اسے مضبوطی سے تھامتی اپنا چہرہ اور
آنسو اسکے سینے میں چھپا گئی تھی۔ ابراہیم
اسکی کیفیت پر بے کل سا ہونے لگا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا اس وقت وہ بے آواز
رورہی تھی۔ اسکی عبیر رورہی تھی۔ جو کچھ
دیر پہلے اسے حوصلہ دے رہی تھی۔

اچانک کیسے بکھر گئی تھی۔۔؟ جب بے
ارادہ ہی اسکی نگاہ عبیر کے تکیے تک گئی

دیر پہلے اسے حوصلہ دے رہی سی۔
اچانک کیسے بکھر گئی تھی۔۔؟ جب بے
ارادہ ہی اسکی نگاہ عبیر کے تکیے تک گئی
تھی جہاں اسکا موبائل پڑا تھا۔

اور یہ نگاہ ابراہیم جنید نے خود نہیں ڈالی
تھی بلکہ اللہ نے ٹھہروائی تھی۔۔۔

اور یہ نگاہ ابراہیم جنید نے خود نہیں ڈالی
تھی بلکہ اللہ نے ٹھہرائی تھی۔۔۔

کھڑکی سے چھن کر آتی سورج کی روشنی
سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔ موندی موندی
آنکھوں سے نظر اٹھا کر ابراہیم کی جانب
دیکھا۔ جو پہلے سے جاگ رہا تھا۔ نگاہیں
غیر مرنی نقطے پر ٹکائے گہری سوچ میں

سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔ موندی موندی
آنکھوں سے نظر اٹھا کر ابراہیم کی جانب
دیکھا۔ جو پہلے سے جاگ رہا تھا۔ نگاہیں
غیر مرئی نقطے پر ٹکائے گہری سوچ میں
گم تھا۔

"گڈ مورنگ۔۔!!" اسکے سینے سے سر
اٹھاتی مدھم لہجے میں بولی۔ ابراہیم نے
اپنی سرخ ڈوروں بھری آنکھوں سے

غیر مرئی نقطے پر ٹکائے گہری سوچ میں
گم تھا۔

"گڈ مورنگ۔۔!!" اسکے سینے سے سر
اٹھاتی مدھم لہجے میں بولی۔ ابراہیم نے
اپنی سرخ ڈوروں بھری آنکھوں سے
اسے دیکھا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ساری
رات اسکی ایک لمحہ بھی آنکھ نہ لگی ہو۔
عبیر اسکی خاموش نگاہوں میں دیکھتی

رات اسکی ایک لمحہ بھی آنکھ نہ لگی ہو۔
عبیر اسکی خاموش نگاہوں میں دیکھتی
رہی۔ جب اسکی نگاہ ساڑھے آٹھ بجاتی
گھڑی پر گئی۔ اور یکدم اٹھ بیٹھی۔

"ساڑھے آٹھ ہو گئے۔۔۔!!! آپ نے
اٹھایا کیوں نہیں مجھے۔۔۔؟" ہیڈ بارڈ سے
ٹیک لگاتا وہ نیم دراز ہو گیا۔

"کس لئے؟" "کالے بٹے" "اٹھ جا"

گھڑی پر گئی۔ اور یکدم اٹھ بیٹھی۔

"ساڑھے آٹھ ہو گئے۔۔۔!!! آپ نے
اٹھایا کیوں نہیں مجھے۔۔؟" ہیڈ بارڈ سے
ٹیک لگاتا وہ نیم دراز ہو گیا۔

"کس لیے۔۔؟" اسکا لہجہ بڑا سپاٹ سا
تھا۔

"آفس نہیں حانا۔۔؟" اسکے سوال پر وہ

تھا۔

"آفس نہیں جانا۔؟" اس کے سوال پر وہ
سر نفی میں ہلا گیا۔ نظریں اب بھی اسی
پر ٹکی تھیں۔ عبیر کے چہرے پر الجھن
ابھرنے لگی۔

"کیا مطلب۔؟"

"نہیں، حارما بس سوچ رہا ہوں، آج

پر ٹکی کھیں۔ عبیر کے چہرے پر ابجھن
ابھرنے لگی۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"نہیں جا رہا بس۔۔ سوچ رہا ہوں آج
کہیں چلتے ہیں۔۔ کہیں دور۔۔" اسکا عجیب
و غریب انداز عبیر کو متحیر کر گیا۔ یہ کیا
کہہ رہا تھا وہ۔۔؟ "چلو گی۔۔؟" اس بار
اسکی آنکھوں میں ایک الگ ہی تاثیر اٹھ ا

میں جا رہا ہوں۔۔ سوچ رہا ہوں ان
کہیں چلتے ہیں۔۔ کہیں دور۔۔" اسکا عجیب
و غریب انداز عبیر کو متحیر کر گیا۔ یہ کیا
کہہ رہا تھا وہ۔۔؟ "چلو گی۔۔؟" اس بار
اسکی آنکھوں میں ایک الگ ہی تاثر ابھرا
تھا عبیر اسکی آنکھوں میں دیکھے گئی۔

"ایسی باتیں کیوں کر رہے
ہیں۔۔؟" ابراہیم اسکے چہرے پر چھائی
ے چینی دیکھ کر جھٹکتا اٹھ گیا۔

تھا عبیر اسکی آنکھوں میں دیکھے گئی۔

"ایسی باتیں کیوں کر رہے
ہیں۔۔؟" ابراہیم اسکے چہرے پر چھائی
بے چینی دیکھ سر جھٹکتا اٹھ گیا۔

"سو جاؤ۔۔ میری ایک گھنٹے بعد بینک سے
میٹنگ ہے۔۔ وہاں جاؤں گا
پہلے۔۔" سرسری لہجے میں کہتا کبڈ کی

ہیں۔۔؟" ابراہیم اس کے چہرے پر چھائی
بے چینی دیکھ سر جھٹکتا اٹھ گیا۔

"سو جاؤ۔۔ میری ایک گھنٹے بعد بینک سے
میٹنگ ہے۔۔ وہاں جاؤں گا
پہلے۔۔" سرسری لہجے میں کہتا کبڈ کی
سمت بڑھ گیا۔ عبیر یونہی اسے دیکھتی
رہی۔

میٹنگ ہے۔۔ وہاں جاؤں گا
پہلے۔۔ "سر سری لہجے میں کہتا کبڈ کی
سمت بڑھ گیا۔ عبیر یو نہی اسے دیکھتی
رہی۔

"ناشتہ بناؤں۔۔؟"

"دل نہیں۔۔"

"رات کو بھی نہیں کھایا تھا کچھ۔۔" اپنا

رات کو میں ھایا ھاپھ۔۔ اپنا
سوٹ نکالتا اسکی جانب مڑا۔

"تب بھوک نہیں تھی۔۔ اب دل
نہیں۔۔" ٹاول لیے ہاتھ روم کی سمت
بڑھ گیا۔ عبیر کتنی ہی دیر تک واش روم کا
بند دروازہ گھورتی رہی۔ آج اسے ابراہیم کا
رویہ بالکل مختلف لگ رہا تھا۔ اسکی باتیں
اسکے انداز کچھ بھی تو روز جیسا نہ تھا۔
اگلے آدھے گھنٹے تک وہ حانے کی تتاری

روہ بالکل مختلف لگ رہا تھا۔ اسکی باتیں
اسکے انداز کچھ بھی تو روز جیسا نہ تھا۔
اگلے آدھے گھنٹے تک وہ جانے کی تیاری
میں لگا رہا تھا۔ اور عبیر بیڈ پر بیٹھی بس
اسے دیکھ رہی۔ اسے نہیں معلوم تھا اسکا
موبائل کہاں ہے۔ اس نے ارد گرد ایک
بار بھی دیکھنے کی کوشش نہ کی تھی۔ اسکے
ذہن میں اس وقت ابراہیم تھا اور کچھ
نہیں۔

میں لگا رہا تھا۔ اور عبیر بیڈ پر بیٹھی بس
اسے دیکھ رہی۔ اسے نہیں معلوم تھا اسکا
موبائل کہاں ہے۔ اس نے ارد گرد ایک
بار بھی دیکھنے کی کوشش نہ کی تھی۔ اس کے
ذہن میں اس وقت ابراہیم تھا اور کچھ
نہیں۔

کف لنکس لگاتا وہ بیڈ پر پڑا بریف کیس
لینے اسی سمت آگیا۔

لینے اسی سمت آگیا۔

"انشاء اللہ دیکھیے گا آج یہ مسئلہ حل
ہو جائے گا آپکا۔" عبیر کی مدھم آواز پر
اس نے نظر اٹھاتے اسکی جانب دیکھا۔ اور
نرمی سے اسکے رخسار پر ہاتھ رکھتے
انگوٹھے سے سہلایا۔

"صرف یہی نہیں بلکہ سارے مسئلے حل
ہو جائیں گے آج امتحان سے پہلے

ہو جائے گا آپکا۔۔" عبیر کی مدھم آواز پر
اس نے نظر اٹھاتے اسکی جانب دیکھا۔ اور
نرمی سے اسکے رخسار پر ہاتھ رکھتے
انگوٹھے سے سہلایا۔

"صرف یہی نہیں بلکہ سارے مسئلے حل
ہو جائیں۔۔ آج امتحان ہے میرا عبیر۔۔۔
دعا کرنا اللہ مجھے صحیح راستہ
دکھائے۔۔" اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی سر

"صرف یہی نہیں بلکہ سارے مسئلے حل
ہو جائیں۔۔۔ آج امتحان ہے میرا عبیر۔۔۔
دعا کرنا اللہ مجھے صحیح راستہ
دکھائے۔۔۔" اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی سر
اثبات میں ہلا گئی۔

"عبیر میری زندگی میں میری فیملی اور
تمہارے علاوہ تیسرا کوئی نہیں۔۔۔ تم میری
اسٹریٹھ ہو۔۔۔ کبھی اکیلا مت

چھوڑنا۔۔۔" اس کا ہاتھ لہوا، سر اگلتا، راف

تمہارے علاوہ تیسرا کوئی نہیں۔۔ تم میری
اسٹرینتھ ہو۔۔ کبھی اکیلا مت

چھوڑنا۔۔ "اسکا ہاتھ لبوں سے لگاتا بریف
کیس اٹھا کر باہر نکل گیا۔ جبکہ عبیر جہانگیر
جس نے آج زندگی میں پہلی بار اس
شخص کے لہجے میں خوف محسوس کیا تھا
ایسی بے یقینی کی کیفیت میں گئی تھی کہ
آج اللہ حافظ بھی نہ کہہ سکی تھی۔ کیا
چیز تھی جس نے ابراہیم جنید اس گھر کی

آج اللہ حافظ بھی نہ کہہ سکی تھی۔ کیا
چیز تھی جس نے ابراہیم جنید اس گھر کی
دیوار تک کو لرزا دیا تھا۔؟ ہیڈ بارڈ سے
ٹیک لگانے کے لیے پیچھے ہوئی تھی جبھی
تکیے کے نیچے پڑے اپنے موبائل پر ہاتھ
پڑا تھا۔ اور موبائل دیکھ اسے کل رات کی
تمام باتیں یاد آنے لگیں۔ موبائل اٹھاتی
سیدھا واٹس ایپ میں گھسی تھی جہاں
کل رات سے ان نون نمبر کی جانب

یہ وہی وہی ہے جس سے میں نے پہلے کہا تھا

کل رات سے ان نون نمبر کی جانب
سے میسجز آئے ہوئے تھے۔ دھڑکتے دل
کے ساتھ میسجز کھولے۔ 'میری محبت
تمہیں مجھ تک کھینچ لائے گی۔' اساتھ ہی
کسی جگہ کا ایڈریس سینڈ کیا ہوا تھا۔ مگر
اس ٹینشن میں یہ بات اسے یاد ہی نہ
رہی کہ رات کو اس نے موبائل سوئچ
آف کر دیا تھا اور اب اسے آن ملا
تھا !

شام کے چار بج رہے تھے۔ وہ اپنے بیچ
ہاؤس میں موجود بے چینی سے ٹھہل رہا
تھا۔ اس نے عبیر کو یہی وقت دیا تھا۔ وہ
کسی بھی وقت آنے والی تھی۔ وہ جانتا تھا
وہ ضرور آئے گی اسکے لیے نہ سہی تو
اپنے شوہر کو بربادی سے بچانے کے لیے
تو ضرور آئے گی۔ اور یہی بات اسے
برقرار کر رہی تھی۔ دیوار گیر آئینے میں
اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اور بڑھی ہوئی

تھا۔ وہ جانتا تھا اسکی حالت دیکھ کر عبیر
کو ضرور دکھ ہوگا۔ مگر وہ اسے بتانا چاہتا
تھا کہ اپنی یہ حالت اس نے اسی
کے لیے کی تھی۔ اسکے تباہ حال کی اصل
وجہ ہی وہ لڑکی تھی۔ آج وہ اسکے سامنے
اپنا آپ کھولنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ کبھی اس
سے فرار ہونے کے بارے میں سوچے
بھی نہ۔۔

سے فرار ہونے کے بارے میں سوچے
بھی نہ۔۔

اسی بیچ ہاؤس کے باہر کوئی اور بھی تھا۔
جسکی آنکھوں میں بھی اس وقت بلا کی
سرخی تھی۔ چہرے پر چٹانوں جیسی سختی
پھیلی تھی۔ یہ وہی جانتا تھا کل رات سے
اب تک اس نے کس طرح اس وقت کا
انتظار کیا تھا۔ کس طرح یہ تیرہ گھنٹے

لیا اسی بیوی اسی عبیر ابج یہاں آئے
گی۔۔؟ کیا وہ اس سے چھپ کر اس
شخص سے ملنے آئے گی۔۔؟ اسکا دل جانتا
تھا اسکی عبیر ایسی نہیں ہے وہ یہاں قدم
بھی نہیں رکھے گی۔ وہ جانتا تھا وہ صرف
اس سے محبت کرتی تھی۔ لیکن اس نے
ابراہیم جنید کا اعتبار نہیں کیا تھا۔ اسے
اس قابل نہیں سمجھا تھا کہ اس شخص کی
گھٹیا حرکتوں کے بارے میں اسے

میں نے زندگی میں ہی لو انا اپنے دل
کے قریب نہیں پایا جتنا تم تھیں۔۔ تم
نے ہی تو محبت کا ڈھنگ دیا تھا۔۔ پھر
اعتبار کیوں نہ کر سکیں۔۔؟ شاید میری
محبت میں ہی کمی تھی کہ تم مجھ تک پہنچ
ہی نہ سکیں۔۔ مگر میری دعا ہے تم
ہمارے اس رشتے کا مان رکھ لو۔۔!! کار
سے اترتا اپنے خیالوں میں گم اس دشمن
جاں سے مخاطب ہوا تھا۔ اسے نہیں

محبت میں ہی کمی تھی کہ تم مجھ تک پہنچ
ہی نہ سکیں۔۔ مگر میری دعا ہے تم
ہمارے اس رشتے کا مان رکھ لو۔۔!! کار
سے اترتا اپنے خیالوں میں گم اس دشمن
جاں سے مخاطب ہوا تھا۔ اسے نہیں
معلوم تھا۔ فاہم اور عبیر کا ماضی میں کیسا
تعلق تھا۔ مگر کل رات کے چند میسجز نے
ہی اس شخص کا عبیر کے لیے پاگل پن
اس پر ظاہر کر دیا تھا۔ اسکی آنکھوں کے

تعلق تھا۔ مگر کل رات کے چند میسجز نے
ہی اس شخص کا عبیر کے لیے پاگل پن
اس پر ظاہر کر دیا تھا۔ اسکی آنکھوں کے
سامنے بار بار اور یس صاحب کے آفس کا
منظر گھوم رہا تھا۔ وہ گھٹیا شخص اتنا گر
چکا تھا کہ اسے بلیک میل کر رہا تھا۔ اور
وہ نجانے کتنے ہفتوں سے اس سے یہ
بات چھپا رہی تھی۔

چھٹا تھا کہ اے بیت میں سر رہا تھا۔ اور
وہ نجانے کتنے ہفتوں سے اس سے یہ
بات چھپا رہی تھی۔

جبکہ دوسری جانب گھر میں موجود عبیر
پاگلوں کی طرح کمرے میں چکر کاٹتی بار
بار والکلک دیکھ رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں
آ رہا تھا کہ کرتی تو کیا کرتی۔ وقت تیزی
سے گزر رہا تھا۔ اگر چلی جاتی تو ابراہیم
کے ساتھ اسکی محبت کے ساتھ دغا کرتی

بہت دوسری جانب سڑکیں سو ہو دو بیر
پاگلوں کی طرح کمرے میں چکر کاٹتی بار
بار والکلک دیکھ رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں
آ رہا تھا کہ کرتی تو کیا کرتی۔ وقت تیزی
سے گزر رہا تھا۔ اگر چلی جاتی تو ابراہیم
کے ساتھ اسکی محبت کے ساتھ دغا کرتی
مگر اگر نہیں جاتی تو وہ گھٹیا شخص انتقاماً
ابراہیم سے بدلا لیتا۔

"ما اللہ مجھے صحیح راستہ دکھا دے۔۔۔ تو

سے گزر رہا تھا۔ اگر چلی جاتی تو ابراہیم
کے ساتھ اسکی محبت کے ساتھ دغا کرتی
مگر اگر نہیں جاتی تو وہ گھٹیا شخص انتقاماً
ابراہیم سے بدلا لیتا۔

"یا اللہ مجھے صحیح راستہ دکھا دے۔۔ تو
میری نیت کو جانتا ہے۔۔۔ میری مدد
کر۔۔۔!" اسی پل موبائل پر بیپ ہوئی
تھی۔ اور میسج اسی ان نون نمبر سے آیا

ابراہیم سے بدلا لیتا۔

"یا اللہ مجھے صحیح راستہ دکھا دے۔۔ تو
میری نیت کو جانتا ہے۔۔۔ میری مدد
کر۔۔!" اسی پل موبائل پر بیپ ہوئی
تھی۔ اور میسج اسی ان نون نمبر سے آیا
تھا۔

"کس کا اتنی شدت سے انتظار ہے ذرا
ہمیں بھی تو پتہ چلے۔۔۔؟" وہ جو مسلسل
عبیر کو کال پر کال ملا رہا تھا۔ وڈین فلور
پر ابھرتی قدموں کی چاپ اور کسی کی
سرد آواز پر بے اختیار پلٹا تھا۔ اور سامنے
کھڑے شخص کو دیکھ ایک پل کے لیے وہ
بلکل بلینک رہ گیا۔ سیاہ پینٹ اور وائٹ
شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے۔ چہرے پر

بلکل بلینک رہ گیا۔ سیاہ پینٹ اور وائٹ
شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے۔ چہرے پر
سنگلاخ تاثرات لیے ابراہیم جنید چلا آرہا
تھا۔ اس وقت اسکی نگاہوں میں ایسا برفیلا
تاثر تھا کہ فہم کو اپنے ماتھے پر پسینہ
پھوٹتا محسوس ہوا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" تاثرات
قابو میں کرتا ناگواری سے بولا تھا۔ ابراہیم

قابو میں کرتا ناگواری سے بولا تھا۔ ابراہیم
نے فاصلہ سمیٹتے گردن ہلکی سی ٹیڑھی
کی۔

"کیوں۔؟ کیا تم میری بیوی کے منتظر
تھے۔۔؟ ہے نا۔۔۔؟" اور اس سے پہلے
کہ وہ کچھ بکلتا ابراہیم قابو سے باہر ہوتا
رہا سہا فاصلہ سمیٹ کر اس پر پل پڑا۔ وہ
تمام سرخ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے

بیوں۔! پیام گیری بیوں سے سر

تھے۔؟ ہے نا۔۔۔؟" اور اس سے پہلے

کہ وہ کچھ بکتا ابراہیم قابو سے باہر ہوتا

رہا سہا فاصلہ سمیٹ جر اس پر پل پڑا۔ وہ

تمام سرخ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے

ابھر رہے تھے۔ جب جب عبیر نے اس

شخص کی وجہ سے اس سے جھوٹ بولا

تھا۔ جب جب اس شخص نے عبیر کا نام

اپنی زبان پر لیا تھا۔ فاہم اسکے تیج کے

رشتہ سے پیچھے ہٹ کر فاصلہ رکھتا تھا۔

تمام سرخ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے
ابھر رہے تھے۔ جب جب عبیر نے اس
شخص کی وجہ سے اس سے جھوٹ بولا
تھا۔ جب جب اس شخص نے عبیر کا نام
اپنی زبان پر لیا تھا۔ فہم اسکے تیج کے
پریشتر سے پیچھے وڈین فلور پر گرا تھا۔ مگر
ابراہیم اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر
ایک بار پھر حملہ آور ہو چکا تھا۔ اسکی
آنکھوں کے سامنے اس وقت ہر چیز

تھا۔ جب جب اس صلے عبیر کا نام
اپنی زبان پر لیا تھا۔ فہم اسکے تیج کے
پریشتر سے پیچھے وڈین فلور پر گرا تھا۔ مگر
ابراہیم اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر
ایک بار پھر حملہ آور ہو چکا تھا۔ اسکی
آنکھوں کے سامنے اس وقت ہر چیز
سرخ ہو چکی تھی۔ اگر کچھ نظر آرہا تھا تو
آفس کا وہ منظر جب وہ اسکی بیوی چرانے
کی باتیں کر رہا تھا۔ اور کل رات کی عبیر

ایک بار پھر حملہ آور ہو چکا تھا۔ اسکی
آنکھوں کے سامنے اس وقت ہر چیز
سرخ ہو چکی تھی۔ اگر کچھ نظر آرہا تھا تو
آفس کا وہ منظر جب وہ اسکی بیوی چرانے
کی باتیں کر رہا تھا۔ اور کل رات کی عبیر
کی حالت۔۔ کاش کاش وہ اسے اپنا سمجھ
کر خود سب کچھ بتاتی۔۔ کاش وہ اس پر
تھوڑا سا بھروسہ کر لیتی۔۔!!

کی باتیں کر رہا تھا۔ اور کل رات کی عبیر
کی حالت۔۔ کاش کاش وہ اسے اپنا سمجھ
کر خود سب کچھ بتاتی۔۔ کاش وہ اس پر
تھوڑا سا بھروسہ کر لیتی۔۔!!

"ہے۔۔!! میری۔۔ میری سن۔۔" فاہم
اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑتا بری طرح
کھانسنے لگا۔ مگر ابراہیم اب بھلا رک سکتا
تھا۔۔!!

تھوڑا سا بھروسہ کر لیتی۔۔۔!!

"ہے۔۔۔!!! میری۔۔۔ میری سن۔۔۔" فاہم
اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑتا بری طرح
کھانسنے لگا۔ مگر ابراہیم اب بھلا رک سکتا
تھا۔۔۔!!

"تیری۔۔۔ تیری بیوی۔۔۔ تجھے۔۔۔
دھوکا۔۔۔" ابراہیم نے اسکی بات پوری
ک

"تیری۔۔ تیری بیوی۔۔ ہے۔۔"

دھوکا۔۔ "ابراہیم نے اسکی بات پوری
ہونے سے پہلے پوری قوت سے مکا
جبرے پر مارا تھا۔

"اسکا نام بھی زبان پر نہ آئے۔۔۔" اسکے
کالر پکڑ کر جھنجھوڑنے پر فاہم نے خون
سے تر ہوتی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا
اور نجانے کیوں اتنی اذیت کے باوجود وہ
سرخ دانتوں سے مسکرا دیا۔

کالر پکڑ کر جھنجھوڑنے پر فاہم نے خون
سے تر ہوتی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا
اور نجانے کیوں اتنی افیت کے باوجود وہ
سرخ دانتوں سے مسکرا دیا۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔" فلور پر پڑا
موبائل ہاتھ مار کر اٹھاتے اسکے سامنے
کیا۔ ابراہیم کے ماتھے پر شکنوں کا جال
بچھ گیا تھا۔

"دیکھ۔۔ دیکھ تیری بیوی۔۔!!" اور اس
پل فاہم اور یس اتنی مار کھانے کے باوجود
اتنے کانفیڈینس سے اپنا موبائل اسکی
جانب بڑھا رہا تھا۔ کہ ابراہیم جنید کا دل
ایک پل کے لیے دھڑکنا بھول چکا تھا۔
فاہم نے خود ہی نیم مردہ حالت میں
گیلری کھولتے موبائل سامنے کیا۔

"دیکھ۔۔ دیکھ۔۔ کب۔۔ کب سے ساتھ۔۔

ہیں ہم۔۔" ابراہیم کی نگاہیں تصویر میں

فاہم نے خود ہی نیم مردہ حالت میں
گیلری کھولتے موبائل سامنے کیا۔

"دیکھ۔۔ دیکھ۔۔ کب۔۔ کب سے ساتھ۔۔
ہیں ہم۔۔" ابراہیم کی نگاہیں تصویر میں
موجود کیل کو دیکھ اس پل پتھر کی ہو چکی
تھیں۔ جہاں فاہم کسی کلاس میں کھڑا عبیر
کو چھوٹا سا باکس اور بکے دے رہا تھا۔
جبکہ تصویر کی تاریخ آج سے دو سال

ہیں ہم۔۔ "ابراہیم کی نگاہیں تصویر میں
موجود کیل کو دیکھ اس پل پتھر کی ہو چکی
تھیں۔ جہاں فام کسی کلاس میں کھڑا عبیر
کو چھوٹا سا باکس اور بکے دے رہا تھا۔
جبکہ تصویر کی تاریخ آج سے دو سال
پہلے کی آرہی تھی۔ اور اسکے بعد سی سی
ٹی وی کیمرے سے لی گئیں تصویریں تھیں
جہاں کسی ہوٹل میں دو دھندلے عکس
کھڑے تھے۔ مگر وہ دونوں کو ہی پہچان

جبکہ تصویر کی تاریخ آج سے دو سال
پہلے کی آرہی تھی۔ اور اسکے بعد سی سی
ٹی وی کیمرے سے لی گئیں تصویریں تھیں
جہاں کسی ہوٹل میں دو دھندلے عکس
کھڑے تھے۔ مگر وہ دونوں کو ہی پہچان
گیا تھا۔ یہ کمپنی کی جانب سے دی گئی
پارٹی کا دن تھا۔ یعنی وہ اس شخص سے
اسی دن مل لی تھی۔۔۔!!!

جہاں کسی ہوٹل میں دو دھندلے عکس
کھڑے تھے۔ مگر وہ دونوں کو ہی پہچان
گیا تھا۔ یہ کمپنی کی جانب سے دی گئی
پارٹی کا دن تھا۔ یعنی وہ اس شخص سے
اسی دن مل لی تھی۔۔۔!!!

امیں آئی تھی۔۔ مگر تمہیں دیکھا نہیں تھا
شاید۔۔ 'دور کہیں سے عبیر کی آواز اسکے
کانوں میں ابھری تھی۔

شاید۔۔'دور کہیں سے عبیر کی آواز اسکے
کانوں میں ابھری تھی۔

"اس نے کیوں چھپایا تجھ سے کہ ہم
پارٹی میں ملے تھے۔۔؟ بتا تجھے۔۔تجھے کیا
لگتا تھا وہ تجھ۔۔تجھ سے محبت کرتی۔۔
نہیں وہ میری۔۔آہ۔۔۔" ابراہیم نے
اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اتنا
طاقتور مکاہ اسکے منہ پر مارا تھا کہ ناک

اسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اتنا
طاقتور مکاہ اسکے منہ پر مارا تھا کہ ناک
سے خون کا فوارہ نکل آیا۔ وہ مچھلی کی
طرح تڑپتا مشکل سے سانسیں کھینچ رہا
تھا۔ ابراہیم نے خون آشام نگاہوں سے
اسے دیکھتے کالر پکڑ کر اونچا کیا۔

"کتنے افسوس کی بات ہے تیرے پاس
مجھے میری بیوی سے بدگمان کرنے

مجھے میری بیوی سے بدگمان کرنے
کے لیے صرف ایک دو سال پرانی تصویر
ہیں۔۔۔ یعنی کیا اوقات ہوگی اس کی نظر
میں تیری جو تو نشے کی لت لگا کر ری
ہیب پہنچ گیا۔۔۔" اسکا بر فیلا تمسخر بھرا
لہجہ فہم اور لیس کو ذلت سے نیلا کر گیا۔
اس نے بے ساختہ ابراہیم کے منہ پر تینچ
مارا تھا۔ مگر ابراہیم تینچ کھانے کے باوجود
زہر خند انداز میں مسکرا دیا۔ "صرف ایک

ہیب پہنچ گیا۔۔۔" اسکا بر فیلا تمسخر بھرا
لہجہ فاہم اور یس کو ذلت سے نیلا کر گیا۔
اس نے بے ساختہ ابراہیم کے منہ پر تینچ
مارا تھا۔ مگر ابراہیم تینچ کھانے کے باوجود
زہر خند انداز میں مسکرا دیا۔ "صرف ایک
تصویر نہیں۔۔۔ جا۔۔۔ جا پوچھ ہم مال۔۔۔
مال میں بھی مل چکے۔۔۔ جا۔۔۔ جا کر۔۔۔
موبائل۔۔۔ موبائل دیکھ۔۔۔ کتنی باتیں
ہوئیں ہیں ہماری۔۔۔ جو تجھے معلوم بھی نہ

زہر خند انداز میں مسکرا دیا۔ "صرف ایک
تصویر نہیں۔۔۔ جا۔۔ جا پوچھ ہم مال۔۔
مال میں بھی مل چکے۔۔ جا۔۔ جا کر۔۔
موبائل۔۔ موبائل دیکھ۔۔ کتنی باتیں
ہوئیں ہیں ہماری۔۔ جو تجھے معلوم بھی نہ
ہو سکیں۔۔ وہ تیری ہے ہی نہیں۔۔ تو کتنے
عرصے تک اسے باندھ کر رکھے گا۔۔ نہیں
سنجھال سکتا اسے تو ابراہیم جنید۔۔ ہیرا
اس انگوٹھی میں۔۔ جتنا مے جس سے۔۔

موبائل۔۔ موبائل دیکھ۔۔۔ کتنی باتیں
ہوئیں ہیں ہماری۔۔ جو تجھے معلوم بھی نہ
ہو سکیں۔۔ وہ تیری ہے ہی نہیں۔۔ تو کتنے
عرصے تک اسے باندھ کر رکھے گا۔۔ نہیں
سنجھال سکتا اسے تو ابراہیم جنید۔۔۔ ہیرا
اس انگوٹھی میں۔۔۔ چچتا ہے جس سے۔۔
جس سے اسکی قدر بڑھے۔۔ تو
تو _____ "اسکا جملہ مکمل نہ ہو سکا تھا جب
وہ ایک بار پھر اس پر پل پڑا تھا۔ اس پر

سنجھال سکتا اسے تو ابراہیم جنید۔۔۔ ہیرا
اس انگوٹھی میں۔۔۔ جتنا ہے جس سے۔۔
جس سے اسکی قدر بڑھے۔۔ تو
تو_____ "اسکا جملہ مکمل نہ ہو سکا تھا جب
وہ ایک بار پھر اس پر پل پڑا تھا۔ اس پر
ایک جنونی کیفیت سی طاری ہو چکی تھی۔
مگر اسی پل پیچھے سے کسی نے اسے گھسیٹا
تھا۔

ایک جنوبی کیفیت سی طاری ہو چلی تھی۔
مگر اسی پل پیچھے سے کسی نے اسے گھسیٹا
تھا۔

"ابراہیم۔۔۔! ابراہیم بس۔۔۔ بس کر وہ
مر جائے گا۔" عثمان نے پوری قوت سے
اسے پیچھے دھکیلا تھا جو اپنے ساتھ پولیس
لے کر آیا تھا۔ ابراہیم نے اسے صرف
مطلوبہ ایڈریس پر پولیس کے ساتھ پہنچنے

کا کہنا تھا۔ عثمان نے اسے گھسیٹا۔

مطلوبہ ایڈریس پر پولیس کے ساتھ پہنچنے
کا کہا تھا۔ اور عثمان بغیر کسی سوال جواب
کے پولیس کے ساتھ بھاگا چلا آیا تھا۔

ابراہیم نے عثمان سے بازو چھڑاتے فرش
پر تڑپنے کے باوجود پاگلوں کی طرح ہنستے
فاہم کو لہو رنگ آنکھوں سے دیکھا تھا۔

اسکا دل۔۔ اسکا دماغ۔۔ اسکی روح اس
وقت جیسے کسی نے جہنم میں دھکیل دی
تھی۔

ابراہیم کے سماں کے بارود پیرائے سرس
 پر تڑپنے کے باوجود پاگلوں کی طرح ہنستے
 فاہم کو لہو رنگ آنکھوں سے دیکھا تھا۔
 اسکا دل۔۔ اسکا دماغ۔۔ اسکی روح اس
 وقت جیسے کسی نے جہنم میں دھکیل دی
 تھیں۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ہر
 شے کو حتہ کہ خود کو بھی آگ لگا
 دے۔۔

"انسپیکٹر۔۔!!! یہ خبیث ہی ہے جس کا

ابراہیم کے سماں سے بارود پیرائے سرس
 پر تڑپنے کے باوجود پاگلوں کی طرح ہنستے
 فاہم کو لہو رنگ آنکھوں سے دیکھا تھا۔
 اسکا دل۔۔ اسکا دماغ۔۔ اسکی روح اس
 وقت جیسے کسی نے جہنم میں دھکیل دی
 تھیں۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ہر
 شے کو حتہ کہ خود کو بھی آگ لگا
 دے۔۔

"انسپیکٹر۔۔!!! یہ خبیث ہی ہے جس کا

وقت جیسے لسی نے جہنم میں دھکیل دی
تھیں۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ہر
شے کو حتہ کہ خود کو بھی آگ لگا
دے۔۔

"انسپیکٹر۔۔!!! یہ خبیث ہی ہے جس کا
میں نے فون پر ذکر کیا تھا آپ سے۔۔
مجھے فراڈ کیس میں پھنسانے کی کوشش
کرنے والا اور میری بیوی کو ہراساں

میں نے فون پر ذکر کیا تھا آپ سے۔۔
مجھے فراڈ کیس میں پھنسانے کی کوشش

کرنے والا اور میری بیوی کو ہراساں

کرنے والا یہی ہے۔۔" اسکے ضبط سے

بھنچے لہجے پر عثمان نے چونک کر اسکی

جانب دیکھا تھا۔ کیونکہ دوسری بات سے

بلکل لاعلم تھا وہ۔۔"میں تمام ثبوت اور

بینک اسٹیٹیمینٹس آپ کو پہنچا دوں گا۔۔

مگر میں چاہتا ہوں آپ بغیر اسکے بینک

کرنے والا یہی ہے۔۔" اسکے ضبط سے
بھنچے لہجے پر عثمان نے چونک کر اسکی
جانب دیکھا تھا۔ کیونکہ دوسری بات سے
بلکل لاعلم تھا وہ۔۔"میں تمام ثبوت اور
بینک اسٹیٹمینٹس آپ کو پہنچا دوں گا۔۔
مگر میں چاہتا ہوں آپ بغیر اسکے بیک
گراؤنڈ کی پرواہ کیے سخت سے سخت
کاروائی کریں۔۔"

"سر آپ بفل بے فکر ہو جائیں ایسے
اوباش امیر زادوں سے ہم دن رات
نمٹتے ہیں۔۔ چل اوے لے کر چل
اسے۔۔" انسپیکٹر سے یقین دلاتا ساتھیوں
کو فہم کو اٹھانے کا کہہ گیا۔

"تو۔۔ تو غلط کر رہا ہے۔۔ تو جانتا
نہیں۔۔ بابا کیا۔۔ کریں گے تیرے
ساتھ۔۔" حوالدار اسے کالر سے گھسیٹتے

ایک لڑکے کی طرف سے تھوڑا سا ہنس رہا تھا۔

"تو۔۔ تو غلط کر رہا ہے۔۔۔ تو جانتا
نہیں۔۔۔ بابا کیا۔۔۔ کریں گے تیرے
ساتھ۔۔۔" حوالدار اسے کالر سے گھسیٹتے
باہر لے کر جا رہے تھے۔ اور وہ بری
طرح چیخ رہا تھا۔ مگر ابراہیم یہ منظر بس
خالی خالی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس
وقت اگر کچھ محسوس ہو رہا تھا تو دل سے
رستا ہوا لہو۔۔۔

خالی خالی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس
وقت اگر کچھ محسوس ہو رہا تھا تو دل سے
رستا ہوا لہو۔۔

"ابراہیم۔۔" اسے آگے بڑھتا دیکھ عثمان
نے پکارا تھا۔ مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے
روک گیا تھا۔ عثمان اسکی اتر ہوتی کیفیت
دیکھ خاموش ہو گیا۔ جبکہ وہ بمشکل قدم
گھسیٹتا باہر نکل کر اپنی کار تک آ گیا تھا۔

نے پکارا تھا۔ مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے
روک گیا تھا۔ عثمان اسکی اتر ہوتی کیفیت
دیکھ خاموش ہو گیا۔ جبکہ وہ بمشکل قدم
گھسیٹتا باہر نکل کر اپنی کار تک آ گیا تھا۔

اس نے تجھ سے کیوں چھپایا ہم پارٹی
میں ملے تھے کار میں بیٹھتا انکینیشن میں
چابی ڈال کر اسٹارٹ کر گیا۔ اسکی آنکھوں
کے سامنے اسی دن کا عبیر کا گھبرایا ہوا

اس کے بھلے یوں چھپایا۔ م پارس
میں ملے تھے کار میں بیٹھتا انگنیشن میں
چابی ڈال کر اسٹارٹ کر گیا۔ اسکی آنکھوں
کے سامنے اسی دن کا عبیر کا گھبرایا ہوا
چہرا ابھرا تھا۔

اس نے تجھے بتایا ہماری فون پر بات
ہوتی ہے۔۔۔ اب کی بار وہ منظر ابھرا تھا
جب عبیر کے ہاتھ سے موبائل گرا تھا۔
اور اس نے رونگ نمبر کا بہانہ کیا تھا۔

اس نے جھے بتایا ہماری خون پر بات
ہوتی ہے۔۔۔ اب کی بار وہ منظر ابھرا تھا
جب عبیر کے ہاتھ سے موبائل گرا تھا۔
اور اس نے رونگ نمبر کا بہانہ کیا تھا۔

اس نے تجھے بتایا ہم مال میں بھی ملے
تھے۔۔۔ کار کی اسپید تیز ہوئی تھی۔

آنکھوں کے سامنے اسکا سہا ہوا چہرہ ابھرا
تھا۔ اس دن وہ اگر چاہتی تو بتا سکتی تھی۔
مگر اس نے نہیں بتایا تھا کار کو مکدم

اس نے جھے بتایا ہماری خون پر بات
ہوتی ہے۔۔ اب کی بار وہ منظر ابھرا تھا
جب عبیر کے ہاتھ سے موبائل گرا تھا۔
اور اس نے رونگ نمبر کا بہانہ کیا تھا۔

اس نے تجھے بتایا ہم مال میں بھی ملے
تھے۔۔ کار کی اسپید تیز ہوئی تھی۔

آنکھوں کے سامنے اسکا سہا ہوا چہرہ ابھرا
تھا۔ اس دن وہ اگر چاہتی تو بتا سکتی تھی۔
مگر اس نے نہیں بتایا تھا کار کو مکدم

اں نے جھے بنایا ہم ماں میں ہی سے
تھے۔۔ کار کی اسپید تیز ہوئی تھی۔

آنکھوں کے سامنے اسکا سہا ہوا چہرہ ابھرا
تھا۔ اس دن وہ اگر چاہتی تو بتا سکتی تھی۔
مگر اس نے نہیں بتایا تھا۔ کار کو یکدم
بریک لگا تھا۔ اسکے سامنے سمندر کی لہریں
تھیں جو پورے جوش سے اٹھ رہیں
تھیں مگر ساحل پر آکر دم توڑ دیتی
تھیں۔ اسی طرح اسکے دل میں بھی درد
کا لہر اٹھ رہی تھی۔

بریک لگا تھا۔ اسکے سامنے سمندر کی لہریں
تھیں جو پورے جوش سے اٹھ رہیں
تھیں مگر ساحل پر آکر دم توڑ دیتی
تھیں۔ اسی طرح اسکے دل میں بھی درد
کی لہریں اٹھ رہیں تھیں۔ 'وہ تیری ہے
ہی نہیں۔۔۔ کتنے عرصے تک باندھ کر رکھے
گا۔' ابراہیم جنید کو اس پل اپنی آنکھوں
کے سامنے دھند آتی محسوس ہوئی تھی۔ یہ
نمی اس درد کی تھی جو ہر غم سے بڑا

تیری رہنمائی

قسط 48

رات کے دس بج رہے تھے۔ وہ بے کل
سی اپنے کمرے میں بدروح کی طرح
بھٹک رہی تھی۔ صبح سے ابراہیم کی کوئی
خبر نہ تھی۔

اور جو بھیانک خیال بار بار اسکے ذہن
سے گزر رہا تھا اسکا خون سلب کرتا جا رہا
تھا۔ کہ کہیں فاہم نے اسکے آج نہ آنے کا
بدلا ابراہیم سے نہ لے لیا ہو۔ وہ شخص
سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ اپنے شوہر کا
دھوکا دے کر اس سے ملنے جاتی۔؟ اتنی
کمزور نہیں تھی وہ جو اس شخص سے
خوفزدہ ہوتی۔ پھر اسکے بعد کہا کبھی وہ

کمزور نہیں تھی وہ جو اس شخص سے
خوفزدہ ہوتی۔ پھر اسکے بعد کیا کبھی وہ
ابراہیم کو منہ دکھانے کے قابل رہتی۔۔؟
کیا کبھی وہ اس سے آنکھ ملا پاتی۔۔ اور یہ
سوچ کر وہ ہر چیز اللہ کے حوالے کر گئی
تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا جیسے ہی ابراہیم
گھر آئے گا اسے تمام حقیقت بتا دے
گی۔ وہ کوئی دھوکے باز یا بے وفا نہیں تھی
جو اس سے کچھ چھپاتی۔۔ اسے نہیں معلوم

گی۔ وہ کوئی دھوکے باز یا بے وفا نہیں تھی
جو اس سے کچھ چھپاتی۔۔ اسے نہیں معلوم
تھا ابراہیم اسکا یقین کرے گا بھی یا نہیں
مگر اب وہ مزید اس راز کو اپنے اندر زہر
بنتا نہیں برداشت کر سکتی تھی۔ مگر وقت
اب دھیرے دھیرے سرکنے لگا تھا۔ اسکا
دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"اگ۔۔ اگر اللہ نہ کرے اس نے ابراہیم

مگر اب وہ مزید اس راز کو اپنے اندر زہر
بننا نہیں برداشت کر سکتی تھی۔ مگر وقت
اب دھیرے دھیرے سرکنے لگا تھا۔ اسکا
دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"اگ۔۔ اگر اللہ نہ کرے اس نے ابراہیم
کو کوئی نقصان پہنچا دیا ہو۔۔؟" اسکی
آنکھوں میں خوف کے سبب نمی ابھرنے
لگی۔ اسی پل کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ اس

"اگ۔۔ اگر اللہ نہ کرے اس نے ابراہیم
کو کوئی نقصان پہنچا دیا ہو۔۔؟" اسکی
آنکھوں میں خوف کے سبب نمی ابھرنے
لگی۔ اسی پل کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ اس
نے فوراً پلٹتے دروازے کی سمت دیکھا۔ اور
اگلے پل دھک سے رہ گئی۔

"ابراہیم۔۔۔۔۔!!!" پیشانی پر بکھرے
بال، سرخ آنکھیں اور سفید شرٹ پر جا بجا

"ابراہیم۔۔۔۔!!!" پیشانی پر بکھرے
بال، سرخ آنکھیں اور سفید شرٹ پر جا بجا
خون کے دھبے لیے وہ کمرے کی دہلیز پر
کھڑا تھا۔ وہ پاگل ہوتی اس تک پہنچی تھی۔
یقیناً گھر میں کسی نے اسے اس حال میں
نہیں دیکھا تھا۔ جیسی وہ کمرے تک کا سفر
طے کر گیا تھا۔

"ابراہیم۔۔۔ یہ یہ خون۔۔۔" اسکا چہرہ اپنے

"ابراہیم۔۔ یہ یہ خون۔۔" اسکا چہرہ اپنے
ہاتھوں سے چھوتی بے قراری سے پوچھ
رہی تھی۔ "لکھا ہوا ہے آپ کو۔۔ پلیز
مجھے بتائیں۔۔؟" ابراہیم اسکے متورم چہرے
کو بے تاثر نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اسکی
بے تابیاں اسکے بنجر دل پر کوئی اثر کیوں
نہیں کر رہی تھیں۔۔؟

"آپ کو کچھ نہیں یاد ہے؟"

لو بے تاتر نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اسلی
بے تابیاں اسکے بنجر دل پر کوئی اثر کیوں
نہیں کر رہی تھیں۔۔؟

"آپ بول کیوں نہیں رہے کچھ۔۔ کیا ہوا
ہے آخر۔۔ یہ خون۔۔"

"یہ میرا نہیں بلکہ فاہم ادریس کا خون
ہے۔۔" اسکا لہجہ اس قدر بر فیلا تھا عبیر

کر لیں روحوں میں سے دل دوڑا گیا

"آپ بول کیوں نہیں رہے کچھ۔۔ کیا ہوا
ہے آخر۔۔ یہ خون۔۔"

"یہ میرا نہیں بلکہ فاہم ادریس کا خون
ہے۔۔" اسکا لہجہ اس قدر برفیلا تھا عبیر
کے پورے وجود میں سرد لہر دوڑا گیا۔
اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھیلتی چلی
گئیں۔

ہے۔۔۔" اسکا ہجہ اس قدر بریلا تھا سیر
کے پورے وجود میں سرد لہر دوڑا گیا۔
اسکی آنکھیں بے یقینی سے پھیلتی چلی
گئیں۔

"فہم۔۔۔؟" اسے لگا شاید اسے سننے میں
غلطی ہوئی تھی۔ ورنہ ابراہیم کا کیا تعلق
تھا بھلا اس شخص سے۔۔۔؟

"ہاں۔۔۔!! کیوں تمہیں یقین نہیں

"ہاں۔۔!! کیوں تمہیں یقین نہیں
آ رہا۔۔؟" اسکی گرفت اپنے چہرے کے
گرد ڈھیلی پڑتی دیکھ ابراہیم دونوں ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے گیا۔ "میرا یقین نہیں
پوچھ لو اس سے کال کر کے۔۔" کیسا
پرافیت جملہ تھا عبیر بلبلا اٹھی۔

"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔" لڑکھڑاتے
لہجے میں کہتے اپنے ہاتھ اسکی مضبوط

"یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔" لڑکھڑاتے
لہجے میں کہتے اپنے ہاتھ اسکی مضبوط
گرفت سے نکالنے چاہے۔ مگر اس وقت
ابراہیم جنید تو جیسے خاک ہو آیا تھا۔

"کیوں کیا۔۔۔؟ بولو۔۔۔؟" عبیر نے نم
آنکھوں سے اسکی لہو رنگ آنکھیں اور
بکھرا ہوا لہجہ دیکھا تھا۔ "میں نے کہا تھا نا
تم سے۔۔۔" اسکے قدم آگے بڑھ رہے تھے

"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔" لڑکھڑاتے
لہجے میں کہتے اپنے ہاتھ اسکی مضبوط
گرفت سے نکالنے چاہے۔ مگر اس وقت
ابراہیم جنید تو جیسے خاک ہو آیا تھا۔

"کیوں کیا۔۔؟ بولو۔۔؟" عبیر نے نم
آنکھوں سے اسکی لہو رنگ آنکھیں اور
بکھرا ہوا لہجہ دیکھا تھا۔ "میں نے کہا تھا نا
تم سے۔۔" اسکے قدم آگے بڑھ رہے تھے

"کیوں کیا۔۔؟ بولو۔۔؟" عبیر نے نم
آنکھوں سے اسکی لہو رنگ آنکھیں اور
بکھرا ہوا لہجہ دیکھا تھا۔ "میں نے کہا تھا نا
تم سے۔۔" اسکے قدم آگے بڑھ رہے تھے
جبکہ عبیر پیچھے ہٹتی جا رہی تھی۔ اسکے منہ
میں جیسے لفظ ختم ہو چکے تھے۔ "کہا تھا نا
جھوٹ مت بولنا۔۔ میرا یقین۔۔ میرا مان
مت توڑنا۔۔!!" بیڈ سے ٹانگیں ٹکرائیں

میں جیسے لفظ ختم ہو چکے تھے۔ "کہا تھا نا
جھوٹ مت بولنا۔۔۔ میرا یقین۔۔۔ میرا مان
مت توڑنا۔۔۔!!" بیڈ سے ٹانگیں ٹکرائیں
تو وہ اپنی جگہ ٹھہر گئی تھی۔ ابراہیم اسکے
بالکل نزدیک کھڑا ٹوٹے مان کی کرچیاں
لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ "کیوں کیا عبیر۔۔؟
کاش تم مجھے اعتبار کے لائق
سمجھتیں۔۔۔!!" اس سے نگاہیں ہٹاتا کمرے
کے درودنوار دیکھنے لگا جسے خود کو ایک

کاش تم مجھے اعتبار کے لائق

سمجھتیں۔۔!!" اس سے نگاہیں ہٹاتا کمرے

کے درودیوار دیکھنے لگا جیسے خود کو ایک

بار پھر ٹوٹنے نہیں دینا چاہتا ہو۔ "کاش تم

آج مجھے اس شخص کے سامنے رسوا نہ

کراتیں۔۔" اور پھر وہ اس کے سامنے سے

ہٹ گیا تھا۔ اسکے بے ربت قدم بالکنی کی

جانب بڑھ رہے تھے۔ عبیر نے پلٹ کر

اسکا رشتہ دیکھی تھی اس نے آج تک

بار پھر ٹوٹنے نہیں دینا چاہتا ہو۔ "کاش تم
آج مجھے اس شخص کے سامنے رسوا نہ
کراتیں۔۔" اور پھر وہ اس کے سامنے سے
ہٹ گیا تھا۔ اسکے بے ربت قدم بالکنی کی
جانب بڑھ رہے تھے۔ عبیر نے پلٹ کر
اسکی پشت دیکھی تھی۔ اس نے آج تک
اس شخص کی آنکھوں میں نمی نہیں دیکھی
تھی۔ مگر آج وہ اسکی وجہ سے رویا تھا۔ اور
اگر وہ اب بھی نہ بولتی یقیناً سب کچھ کھو

اس شخص کی آنکھوں میں می نہیں دیکھی
تھی۔ مگر آج وہ اسکی وجہ سے رویا تھا۔ اور
اگر وہ اب بھی نہ بولتی یقیناً سب کچھ کھو
دیتی۔۔

"ابراہیم۔۔۔!!" اسکے پیچھے لپکتی بے اختیار
ہاتھ تھام گئی۔ ابراہیم نے زخم خوردہ
نگاہوں سے اسکے ہاتھ میں موجود اپنے
ہاتھ کو دیکھا۔

"ابراہیم۔۔۔!!" اسکے پیچھے لپکتی بے اختیار
ہاتھ تھام گئی۔ ابراہیم نے زخم خوردہ
نگاہوں سے اسکے ہاتھ میں موجود اپنے
ہاتھ کو دیکھا۔

اکب تک باندھ کر رکھے گا
اسے۔۔۔'سانپ نے ایک بار پھر پھن مارا
تھا۔ اور اسکی نگاہ سفر کرتی اسکی نم آنکھوں
سے حا ملی۔

"مجھے ایک بار کہنے کا موقع دیں۔۔" اسکی
التجا پر ابراہیم کو نجانے کیا ہوا تھا۔ ایک
قدم اس کے نزدیک ہوتا ماتھے پر لب رکھ
گیا۔ عبیر اسکی حرکت پر اپنی جگہ ساکت
کھڑی رہ گئی۔ اسے اس پل اس پر حدت
لمس کی بھلا کہاں توقع تھی۔۔؟

"مجھے یقین ہے تمہارا۔۔ میں جانتا ہوں تم

"مجھے یقین ہے تمہارا۔ میں جانتا ہوں تم
میری ہو۔۔ بس اعتبار کر لیتیں۔۔" اسکے
ہاتھ پر لب رکھے بڑبڑا رہا تھا۔ عبیر
شدتوں سے روتی اسکے سینے سے لگ گئی۔

"مم۔۔ میں کرتی ہوں آپ پر
اعتبار۔۔" ابراہیم کو لگا کسی نے اسکے زخم
پر اس بار آری چلا دی ہو۔ اسے خود کو
گلے نہ لگاتا دیکھ عبیر نے الگ ہوتے سر

ماٹھے پر لب رہے بڑبڑا رہا تھا۔ عبیر
شدتوں سے روتی اسکے سینے سے لگ گئی۔

"مم۔۔ میں کرتی ہوں آپ پر
اعتبار۔۔" ابراہیم کو لگا کسی نے اسکے زخم
پر اس بار آری چلا دی ہو۔ اسے خود کو
گلے نہ لگاتا دیکھ عبیر نے الگ ہوتے سر
اٹھا کر اسے دیکھا۔ "آپ کو نہیں پتہ
ابراہیم۔۔ وہ۔۔ وہ آپکو نقصان۔۔"

"اور اس سے بڑا نقصان کیا ہوگا۔؟" کیہ
شکستہ انداز تھا۔ عبیر کو اپنی ٹانگوں سے
جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"مم۔۔ میں نے اس لیے نہیں بتایا کہیں
آپ جاب۔۔"

"میں ریزائن کر کے آرہا ہوں

ابھی۔۔" وہ سر سے ہنستا سمجھٹک گیا

"مم۔۔ میں نے اس لیے نہیں بتایا کہیں
آپ جاب۔۔"

"میں ریزائن کر کے آرہا ہوں
ابھی۔۔" دھیرے سے ہنستا سر جھٹک گیا۔
اور اسکی کھوکھلی ہنسی عبیر کے دل کو زخم
زخم کر گئی۔ وہ ششدر کھڑی اسے دیکھتی
رہی۔ اس شخص نے اسکے لیے اپنی جاب

ابھی۔۔"دھیرے سے ہنستا سر جھٹک گیا۔
اور اسکی کھوکھلی ہنسی عبیر کے دل کو زخم
زخم کر گئی۔ وہ ششدر کھڑی اسے دیکھتی
رہی۔ اس شخص نے اسکے لیے اپنی جاب
چھوڑ دی تھی۔۔؟ اتنے سالوں کی محنت۔۔
اپنی پوزیشن۔۔ سب کچھ چھوڑ آیا تھا
وہ۔۔!!!

"نہ۔۔ نہ کہا کہہ رہے ہیں آ۔۔؟"

"یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟"

"یہاں آؤ۔۔" اسکا ہاتھ تھامتا صوفے کی
جانب بڑھ گیا۔ عبیر کسی بے جان شے کی
طرح گھسٹی چلی گئی۔ "یہاں بیٹھو۔۔" اسے
اپنے برابر میں بٹھایا تھا۔ وہ بس اسے
دیکھتی رہی۔ ابراہیم اس کے ہاتھ اپنی گرفت
میں لیتا کھینکنے لگا۔

"آج سارا وقت میں سمندر کے کنارے
بیٹھا رہا۔۔ سوچتا رہا۔۔ اپنے رویے۔۔ اپنے
شادی کے گزرے ماہ کے بارے میں۔۔
آج اپنا احتساب کر رہا تھا۔۔" وہ کچھ نہ
بولی بس اسے دیکھتی رہی۔

"اور مجھے احساس ہوا میں تمہیں پانے کے
چکر میں ریت کی طرح کھوتا جا رہا ہوں۔۔
تمہیں رٹانٹ ڈسٹ کر رہا ہے۔۔" سمجھتا

"اور مجھے احساس ہوا میں تمہیں پانے کے
چکر میں ریت کی طرح کھوتا جا رہا ہوں۔۔
تمہیں ڈانٹ ڈپٹ کر رعب جما کر سمجھتا
تھا۔۔ تمہاری توجہ کے ساتھ تمہیں بھی
حاصل کر لیا۔۔"

"لیکن ایسا۔۔" ابراہیم ہاتھ اٹھاتا اسکے
لبوں پر انگلی رکھ گیا۔ "یہ ضروری ہے
عبیر۔۔ ابھی زندگی پڑی ہے۔۔ مگر ہمارا

تھا۔۔ تمہاری توجہ کے ساتھ تمہیں بھی
حاصل کر لیا۔۔"

"لیکن ایسا۔۔" ابراہیم ہاتھ اٹھاتا اسکے
لبوں پر انگلی رکھ گیا۔ "یہ ضروری ہے
عبیر۔۔ ابھی زندگی پڑی ہے۔۔ مگر ہمارا
رشتے کی مضبوطی آنے والا وقت ڈسائیڈ
کرے گا۔۔ اس لیے میں نے ایک فیصلہ
کیا ہے۔۔" عبیر نے الجھن بھری نظروں

لبوں پر انگلی رکھ گیا۔ "یہ ضروری ہے
عبیر۔۔ ابھی زندگی پڑی ہے۔۔ مگر ہمارا
رشتے کی مضبوطی آنے والا وقت ڈسائیڈ
کرے گا۔۔ اس لیے میں نے ایک فیصلہ
کیا ہے۔۔" عبیر نے الجھن بھری نظروں
سے اسکے فیصلہ کن تاثرات دیکھے تھے۔

"کلکیا فیصلہ۔۔؟"

سے اسکے فیصلہ کن تاثرات دیکھے تھے۔

"کلیسا فیصلہ۔۔؟"

"سیپریشن۔۔!!" آنسو پلکوں کی باڑ توڑتا

رخسار پر بہہ نکلا تھا۔ ابراہیم نے اسکی
جانب نہ دیکھا۔ وہ دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔
اگر دیکھ لیتا خود سے کیے تمام عہد بھلا
دیتا۔ مگر اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود

رخسار پر بہہ نکلا تھا۔ ابراہیم نے اسکی
جانب نہ دیکھا۔ وہ دیکھ ہی نہیں سکتا تھا۔
اگر دیکھ لیتا خود سے کیے تمام عہد بھلا
دیتا۔ مگر اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود
عبیر کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑتی
بڑی شدت سے محسوس کی تھی۔

"سیپریشن۔۔۔؟ یہ یقین ہے آپکو مجھ
پر۔۔۔؟" اسکے لبوں سے ایک سسکی نکلی

عبیر کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑتی
بڑی شدت سے محسوس کی تھی۔

"سیپریشن۔۔۔؟ یہ یقین ہے آپکو مجھ
پر۔۔۔؟" اسکے لبوں سے ایک سسکی نکلی
تھی۔ ابراہیم اسکی سمت نہیں دیکھ رہا تھا
اسکی نگاہیں اسکے ہاتھوں پر جمی تھیں۔

"یقین نہ ہوتا تو آج زندہ واپس نہ آتا۔۔

"سیپریشن۔۔۔؟ یہ یقین ہے آپکو مجھ پر۔۔۔؟" اسکے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔ ابراہیم اسکی سمت نہیں دیکھ رہا تھا اسکی نگاہیں اسکے ہاتھوں پر جمی تھیں۔

"یقین نہ ہوتا تو آج زندہ واپس نہ آتا۔۔

اسی سمندر میں غرق ہو جاتا۔۔ اور یہ اسٹیپ میں کسی اور کے لیے نہیں بلکہ تمہارے لیے لے رہا ہوں۔۔" ابراہیم نے

"یقین نہ ہوتا تو آج زندہ واپس نہ آتا۔۔

اسی سمندر میں غرق ہو جاتا۔۔ اور یہ

اسٹیپ میں کسی اور کے لیے نہیں بلکہ

تمہارے لیے لے رہا ہوں۔۔" ابراہیم نے

اب بھی اسکی جانب نہ دیکھا۔۔ "چند

ماہ۔۔۔ تمہارے پاس چند ماہ ہوں گے۔۔ یہ

فیصلہ کرنے کے لیے کہ تم میرے ساتھ

زندگی کا یہ سفر۔۔

تمہارے لیے لے رہا ہوں۔۔۔" ابراہیم نے
اب بھی اسکی جانب نہ دیکھا۔۔۔ "چند
ماہ۔۔۔ تمہارے پاس چند ماہ ہوں گے۔۔۔ یہ
فیصلہ کرنے کے لیے کہ تم میرے ساتھ
زندگی کا یہ سفر۔۔۔

"میں یہ فیصلہ ابھی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔!" ابراہیم اسکی بات قطع
کر گیا۔ "نہیں یہ فیصلہ ابھی نہیں کر سکتیں

بھی نہیں۔۔ میں ہر چیز صفر سے شروع
کروں گا۔۔ نجانے کتنا عرصہ لگ جائے
پھر سے اپنے قدموں پر کھڑا ہونے
میں۔۔"

"تو میں آپکے ساتھ ہوں گی چاہے جیسے
بھی حالات ہوں اعتبار کیوں نہیں کر رہے
میرا۔۔؟" اور اس بار ابراہیم نے نگاہ اٹھا
کر اسکی سمت دیکھا تھا۔

"تو میں آپکے ساتھ ہوں گی چاہے جیسے
بھی حالات ہوں اعتبار کیوں نہیں کر رہے
میرا۔۔؟" اور اس بار ابراہیم نے نگاہ اٹھا
کر اسکی سمت دیکھا تھا۔

"تم نے کیا۔۔۔؟ محبت کی اور اعتبار نہیں
کیا۔۔؟ اتنا مان تو دیتیں مجھے۔۔!!" اسکی نم
ہوتی آنکھیں دیکھ عبیر کی آنکھوں سے
قطار قطار آنسو گر رہے تھے۔

"تم نے کیا۔۔۔؟ محبت کی اور اعتبار نہیں
کیا۔۔۔؟ اتنا مان تو دیتیں مجھے۔۔۔!!" اسکی نم
ہوتی آنکھیں دیکھ عبیر کی آنکھوں سے
قطار در قطار آنسو گرنے لگے۔

"یہ اسٹیپ ضروری ہے عبیر ہمارے لیے
ہماری زندگی ہمارے مستقبل کے لیے۔۔۔ یہ
چند ماہ بتائیں گے کہ ہم ایک دوسرے
کے لیے ضروری ہیں یا نہیں۔"

"یہ اسٹیپ ضروری ہے عبیر ہمارے لیے
ہماری زندگی ہمارے مستقبل کے لیے۔۔ یہ
چند ماہ بتائیں گے کہ ہم ایک دوسرے
کے لیے ضروری بھی ہیں یا نہیں۔۔ کیا پتہ
تمہاری زندگی پر سکون ہو جائے۔۔" ابراہیم
کے لبوں پر ایک اداس مسکراہٹ ابھری
تھی۔ عبیر اپنے ہاتھ اسکی گرفت سے
نکالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

تھی۔ عبیر اپنے ہاتھ اسکی گرفت سے
نکالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اگر آج آپ نے مجھے جانے دیا زندگی
میں کبھی اس گھر میں قدم نہیں رکھوں
گی میں۔۔" وہ قطعیت سے بولی تھی۔ اگر
وہ فیصلوں پر اتر آیا تھا تو وہ کیوں اس
سے بھیک مانگتی رہتی۔۔؟ مگر قیامت اس
وقت گزری تھی جب ابراہیم جواب دینے

"اگر آج آپ نے مجھے جانے دیا زندگی
میں کبھی اس گھر میں قدم نہیں رکھوں
گی میں۔۔" وہ قطعیت سے بولی تھی۔ اگر
وہ فیصلوں پر اتر آیا تھا تو وہ کیوں اس
سے بھیک مانگتی رہتی۔۔؟ مگر قیامت اس
وقت گزری تھی جب ابراہیم جواب دینے
کے بجائے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتا رہا۔
یعنی وہ فیصلہ کر چکا تھا۔ عبیر کو اپنی دنیا
لٹتی محسوس ہوئی تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں

سے بھیک مانگتی رہتی۔۔۔؟ مگر قیامت اس
وقت گزری تھی جب ابراہیم جواب دیئے
کے بجائے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتا رہا۔
یعنی وہ فیصلہ کر چکا تھا۔ عبیر کو اپنی دنیا
لٹی محسوس ہوئی تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں
سکتی تھی۔ زندگی کس مقام پر لے آئی تھی
اسے۔ مگر اس نے واپس ابراہیم کے برابر
میں بیٹھنے کے بجائے قدم آگے بڑھا دیے
تھے۔

اسے۔ مگر اس نے واپس ابراہیم کے برابر
میں بیٹھنے کے بجائے قدم آگے بڑھا دیے
تھے۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا تھا
اور کسی کو کال لگا گئی۔ مگر نگاہیں ابراہیم پر
تھیں ایک امید سی تھی۔ شاید وہ اسے
روک لے۔۔ شاید وہ آکر موبائل چھین
لے۔۔

"بھائی۔۔! مجھے آکر لے جائیں۔۔" رندھی

تھیں ایک امید سی تھی۔ شاید وہ اسے
روک لے۔۔ شاید وہ آکر موبائل چھین
لے۔۔

"بھائی۔۔! مجھے آکر لے جائیں۔۔" رندھی
ہوئی آواز میں بس اتنا بولی تھی۔ اور کال
کاٹ گئی۔ اسے نہیں معلوم تھا دوسری
جانب سے اسید کیا کیا پوچھ رہا تھا۔ مگر
اب پانی سر سے اوپر جا چکا تھا۔ اور پھر

جانب سے اسید کیا کیا پوچھ رہا تھا۔ مگر
اب پانی سر سے اوپر جاچکا تھا۔ اور پھر
جب تک اسید کی گاڑی نے گھر کے باہر
آکر ہارن نہ دیا۔ خاموشی ان دونوں کے
درمیان ڈنگ مارتی رہی۔ وہ سر جھکائے
بیٹھے اس سنگدل کو دیکھ رہی تھی۔ جسے
اسکی موجودگی تک کا احساس نہیں تھا
شاید۔ اسکی بے تاب نگاہیں بار بار اسکی
جانب سے اٹھ رہی تھیں۔ کاش وہ اس سے مل

جانب سے اسید کیا کیا پوچھ رہا تھا۔ مگر
اب پانی سر سے اوپر جاچکا تھا۔ اور پھر
جب تک اسید کی گاڑی نے گھر کے باہر
آکر ہارن نہ دیا۔ خاموشی ان دونوں کے
درمیان ڈنگ مارتی رہی۔ وہ سر جھکائے
بیٹھے اس سنگدل کو دیکھ رہی تھی۔ جسے
اسکی موجودگی تک کا احساس نہیں تھا
شاید۔ اسکی بے تاب نگاہیں بار بار اسکی
جانب سے اٹھ رہی تھیں۔ کاش وہ اس سے مل

بیٹھے اس ساندل کو دیکھ رہی تھی۔ جسے
اسکی موجودگی تک کا احساس نہیں تھا
شاید۔ اسکی بے تاب نگاہیں بار بار اسکی
جانب اٹھ رہیں تھیں۔ کاش وہ اسے روک
لے۔ اور پھر بالکنی سے کار کے ہارن کی
آواز آئی تھی۔ عبیر نے بے اختیار اپنی
آنکھیں بند کیں تھیں۔ اگر وہ جدائی دینا
چاہتا تھا تو عبیر بھی اسے اب یہ سزا دینا
چاہتی تھی۔ آنسو رگڑتی کمرے کے

آنکھیں بند کیں تھیں۔ اگر وہ جدائی دینا
چاہتا تھا تو عبیر بھی اسے اب یہ سزا دینا
چاہتی تھی۔ آنسو رگڑتی کمرے کے
دروازے کی سمت بڑھ گئی۔ دروازہ کھولتے
اس نے آخری بار اس شخص کے جھکے سر
کو دیکھا تھا۔ اور کھولتی باہر نکلنے لگی۔ جب
ابراہیم کی آواز ابھری تھی۔

"عبیر۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔!!" اس کے قدم

دروازے کی سمت بڑھ گئی۔ دروازہ کھولتے
اس نے آخری بار اس شخص کے جھکے سر
کو دیکھا تھا۔ اور کھولتی باہر نکلنے لگی۔ جب
ابراہیم کی آواز ابھری تھی۔

"عبیر۔۔۔!! آئی لو یو۔۔۔!!" اسکے قدم
ٹھٹھکے تھے۔ مگر وہ پلٹی نہیں۔۔۔ اب دیر
ہو چکی تھی۔ وہ دہلیز پار کر گئی تھی۔

"عبیر۔۔۔!! آئی لو یو۔۔۔!!" اس کے قدم
ٹھٹھکے تھے۔ مگر وہ پلٹی نہیں۔۔۔ اب دیر
ہو چکی تھی۔ وہ دہلیز پار کر گئی تھی۔

ابراہیم اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔ سر میں اس
پل درد کی شدید لہر اٹھی تھی۔ آنکھیں
میچتا صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا۔ اس
پل وہ خود کو تہی داماں محسوس کر رہا تھا۔
اس کا اصل اثاثہ اس سے دور جا رہا تھا۔

ابراہیم اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔ سر میں ار
پل درد کی شدید لہر اٹھی تھی۔ آنکھیں
میچتا صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا۔ اس
پل وہ خود کو تہی داماں محسوس کر رہا تھا۔
اسکا اصل اثاثہ اس سے دور جا رہا تھا۔

"ابراہیم۔۔۔!!" ہانپتی ہوئیں آسیہ بیگم
کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔ "عبیر کو
کیا ہوا ہے۔۔؟ وہ کیوں رو رہی ہے۔۔؟"

پل وہ خود کو بھی داماں محسوس کر رہا تھا۔
اسکا اصل اثاثہ اس سے دور جا رہا تھا۔

"ابراہیم۔۔۔!!" ہانپتی ہوئیں آسیہ بیگم
کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔ "عبیر کو
کیا ہوا ہے۔۔؟ وہ کیوں رو رہی ہے۔۔؟
باہر اسید کیوں آئے ہیں۔۔؟ تم بولتے
کیوں نہیں۔۔؟" وہ چیخ رہیں تھیں۔۔۔ اسے
جھنجھوڑ رہیں تھیں۔ اسے اپنے سر پر

"ابراہیم۔۔۔!!" ہانپتی ہوئیں آسیہ بیگم
کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔ "عبیر کو
کیا ہوا ہے۔۔؟ وہ کیوں رو رہی ہے۔۔؟
باہر اسید کیوں آئے ہیں۔۔۔؟ تم بولتے
کیوں نہیں۔۔؟" وہ چیخ رہیں تھیں۔۔۔ اسے
جھنجھوڑ رہیں تھیں۔ اسے اپنے سر پر
ہتھوڑے برستے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ
سختی سے اپنا سر تھام گیا۔

کیوں نہیں۔۔؟" وہ چیخ رہیں تھیں۔۔ اسے
جھنجھوڑ رہیں تھیں۔ اسے اپنے سر پر
ہتھوڑے برستے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ
سختی سے اپنا سر تھام گیا۔

"چلی گئی وہ۔۔ جانے دیں اسے۔۔ مجھ سے
مت پوچھیں۔۔" سر پکڑا وہ بس یہی کہے
جارہا تھا۔ آسیہ بیگم ششدر کھڑیں اسے
دیکھ رہیں تھیں۔ یہ آن کی آن کیا ہوا

"چلی گئی وہ۔۔ جانے دیں اسے۔۔ مجھ سے
مت پوچھیں۔۔" سر پکڑا وہ بس یہی کہے
جارہا تھا۔ آسیہ بیگم شذر کھڑیں اسے
دیکھ رہیں تھیں۔ یہ آن کی آن کیا ہوا
تھا۔۔؟ یہ کیسی آندھی چلی تھی۔۔؟

"لیں جائے" "حفصہ صاحبہ نے"

"یہ لیں چائے۔۔!" حفصہ صاحبہ نے ان
کے آگے چائے رکھی تو وہ اپنی سوچوں
سے نکلتے چونکے تھے۔ اور ایک نظر انہیں
دیکھتے ہاتھ میں موجود نیوز پیپر ٹیبل پر
رکھ گئے۔ جسے کافی دیر سے صرف ہاتھ
میں پکڑے تھے۔

"عبیر کہاں ہے۔۔؟"

"اپنے کمرے کے علاوہ اور کہاں
ہوگی۔۔؟" جہانگیر صاحب بے اختیار لب
بھینچ گئے تھے۔ اسے میکے آئے آج پورا
ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ وہ جس حال میں
آج سے ایک ہفتے پہلے گھر آئی تھی ان
سب کو ہی ششدر کر گئی تھی۔ اسکا متورم
چہرہ اب تک انکے ذہن میں پہلے دن کی
طرح واضح تھا۔ انہوں نے اس سے بہت

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ وہ جس حال میں
آج سے ایک ہفتے پہلے گھر آئی تھی ان
سب کو ہی ششدر کر گئی تھی۔ اسکا متورم
چہرہ اب تک انکے ذہن میں پہلے دن کی
طرح واضح تھا۔ انہوں نے اس سے بہت
پوچھنا چاہا مگر وہ کچھ نہ بولی تھی۔ سوائے
اسکے کہ 'اب واپس نہیں جائے گی' اور
اس کی یہ بات ان سب پر کسی پہاڑ کی

اس کی یہ بات ان سب پر کسی پہاڑ کی
طرح ٹوٹی تھی۔ سب نے کئی بار وجہ
پوچھنی چاہی مگر وہ نہیں بولی تھی۔

حفصہ صاحبہ کی اسی دن آسیہ بیگم سے
بھی بات ہوئی تھی وہ خود فون پر روتیں
ان سے معذرت کر رہیں تھیں۔ انہیں خود
کچھ نہیں پتہ تھا۔ ان کا بیٹا انہیں کچھ
بتانے کو تیار ہی نہ تھا۔ دونوں ہی خاموشی

کچھ نہیں پتہ تھا۔ ان کا بیٹا انہیں کچھ
بتانے کو تیار ہی نہ تھا۔ دونوں ہی خاموشی
اختیار کیے ہوئے تھے۔ جس کا اثر سب
سے زیادہ عبیر کے والدین اور زینب پر
ہوا تھا۔ جو گھر کی بہو ہونے کے باوجود
ابراہیم کی بہن کی نظر سے دیکھی جانے
لگی تھی۔ وہ خود پریشان تھی اس نے
نجانے کتنی بار ابراہیم اور عبیر سے بات
کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر حل وہی

سے زیادہ عبیر کے والدین اور زینب پر
ہوا تھا۔ جو گھر کی بہو ہونے کے باوجود
ابراہیم کی بہن کی نظر سے دیکھی جانے
لگی تھی۔ وہ خود پریشان تھی اس نے
نجانے کتنی بار ابراہیم اور عبیر سے بات
کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر حل وہی
صفر تھا۔

"تمہاری کچھ بات ہوئی اس

لی تھی۔ وہ خود پریشان تھی اس نے
نجانے کتنی بار ابراہیم اور عبیر سے بات
کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر حل وہی
صفر تھا۔

"تمہاری کچھ بات ہوئی اس
سے۔۔۔؟" جہانگیر صاحب نے متفکر لہجے
میں بیوی سے استفسار کیا۔ جب سے وہ
اس حال میں میکے آئی تھی۔ ان کے دل

"تمہاری کچھ بات ہوئی اس

سے۔۔۔؟" جہانگیر صاحب نے متفکر لہجے

میں بیوی سے استفسار کیا۔ جب سے وہ

اس حال میں میکے آئی تھی۔ ان کے دل

پر جیسے ایک بوجھ سا آگرا تھا۔ یہ شادی

انکی بیٹی نے انکی مرضی سے کی تھی۔ ان

کے جگر کے ٹکڑے نے آخر ان کی

خواہش کے آگے سر جھکایا تھا۔

کے جگر کے ٹکڑے نے آخر ان کی
خواہش کے آگے سر جھکایا تھا۔

"وہ اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا
چاہتی۔۔ اس نے کہہ دیا ہے اگر ہم تنگ
ہو رہے ہیں تو بتا دیں۔۔" حفصہ صاحبہ نے
افسردگی سے شوہر کو بتایا۔ ان کے چہرے
پر کرب ابھرنے لگا۔

ورہے ہیں لو بتا دیں۔۔۔ منصفہ صاحبہ نے
فسردگی سے شوہر کو بتایا۔ ان کے چہرے
پر کرب ابھرنے لگا۔

"ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہے وہ۔۔ ہمارے
ل کا ٹکڑا ہے وہ۔۔ اور اب مت پوچھنا
س سے۔۔ ورنہ وہ اور ڈسٹرب ہو جائے
گا۔۔"

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا آخر ایسا کیا ہوا

اور جیرے یہاں آئے دو دن پہلے
تک بات ہوئی ہے میری۔۔ بہت خوش
تھی وہ۔۔ یہاں تک کہ ابراہیم نے اپنی
برتھ ڈے پر اسے گفٹ بھی دیا۔۔ پھر
اچانک ایسا کیا ہوا ہے

جہانگیر۔۔۔؟" جہانگیر صاحب نے بے چین
ہوتے اپنی پیشانی مسلی۔۔

"کچھ تو ہوا ہے نا حفصہ ورنہ میری عبیر
کو تم نے کبھی اتنا گرم صدمہ اور خاموش

اچانک ایسا کیا ہوا ہے
جہانگیر۔۔۔؟" جہانگیر صاحب نے بے چین
ہوتے اپنی پیشانی مسلی۔۔

"کچھ تو ہوا ہے نا حفصہ ورنہ میری عبیر
کو تم نے کبھی اتنا گم صم اور خاموش
دیکھا ہے۔۔؟ میری چہکتی چڑیا کو کیا ہو گیا
ہے یہ۔۔ میں نے یہ سوچ کر تو ابراہیم
کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ نہیں دیا تھا۔۔۔"

ہے یہ۔۔ میں نے یہ سوچ کر تو ابراہیم
کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ نہیں دیا تھا۔۔۔"

"آسیہ آپا سے بات ہوئی تھی میری وہ تو
خود پریشان ہیں۔۔ ابراہیم اپنی جاب سے
ریزائن بھی کر چکے ہیں۔۔ نجانے کیا ہوا
ہے اچانک۔۔" جہانگیر صاحب کھٹکے
تھے۔

"ابراہیم نے اسکا جھوٹا نام لیا"

ریزائن بھی کر چکے ہیں۔۔ نجانے کیا ہوا
ہے اچانک۔۔ "جہانگیر صاحب کھٹکے
تھے۔

"ابراہیم نے جاب چھوڑ دی۔۔؟"

"ہاں۔۔ پتا نہیں کیا سوچے بیٹھے ہیں۔۔
آپ بات کریں ان سے۔۔ میری بیٹی کی
زندگی مذاق نہیں ہے۔۔ اس لیے سونپا تھا

"ابراہیم نے جاب چھوڑ دی۔۔؟"

"ہاں۔۔ پتا نہیں کیا سوچے بیٹھے ہیں۔۔
آپ بات کریں ان سے۔۔ میری بیٹی کی
زندگی مذاق نہیں ہے۔۔ اس لیے سونپا تھا
عبیر کا ہاتھ انہیں۔۔؟" جہانگیر صاحب
نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ابھی کچھ وقت انتظار کرو۔۔ کیا پتہ وہ

زندگی مذاق نہیں ہے۔۔ اس لیے سوچا تھا
عبیر کا ہاتھ انہیں۔۔؟ "جہانگیر صاحب
نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ابھی کچھ وقت انتظار کرو۔۔ کیا پتہ وہ
خود ہی رابطہ کر لیں۔۔"

"یہاں کیا کر رہی ہیں آپ۔۔؟" زینب
چائے اور اسٹیکس لیے عبیر کے کمرے
کے سر پر ہٹ رہی تھیں۔۔۔

"ابھی کچھ وقت انتظار کرو۔۔ کیا پتہ وہ
خود ہی رابطہ کر لیں۔۔"

"یہاں کیا کر رہی ہیں آپ۔۔؟" زینب
چائے اور اسنیکس لیے عبیر کے کمرے
کی سمت بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے
ابھرتی سخت آواز پر اس کے قدم وہیں ٹھہر
گئے۔ حفصہ صاحبہ فاصلہ سمیٹتیں وہیں چلی
آئیں۔

"یہاں کیا کر رہی ہیں آپ۔۔؟" زینب
چائے اور اسنیکس لیے عبیر کے کمرے
کی سمت بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے
ابھرتی سخت آواز پر اس کے قدم وہیں ٹھہر
گئے۔ حفصہ صاحبہ فاصلہ سمیٹتیں وہیں چلی
آئیں۔

"وہ ماما۔۔ عبیر نے کھانا نہیں کھایا تھا اسی
لیے کچھ اسنیکس لائی تھی۔۔" کچھ جھجک

"وہ ماما۔۔ عبیر نے کھانا نہیں کھایا تھا اسی لیے کچھ اسنیکس لائی تھی۔۔" کچھ جھجک کر بولی۔

"تو آپ کو لانے کو کس نے کہا زرینہ سے کہہ دیتیں ایک تو نہ آپکی حالت ایسی ہے کہ اتر چڑھ کریں اور دوسرا یہ تو جانتی ہیں آپ عبیر کس ذہنی افیت سے گزر رہی ہے۔۔ اس طرح بار بار اسکے

"تو آپ کو لانے کو کس نے کہا زرینہ
سے کہہ دیتیں ایک تو نہ آپکی حالت ایسی
ہے کہ اتر چڑھ کریں اور دوسرا یہ تو
جانتی ہیں آپ عبیر کس ذہنی افیت سے
گزر رہی ہے۔۔ اس طرح بار بار اسکے
سامنے جانے سے کیا حاصل ہوگا
آپکو۔۔؟" انکا لہجہ یکسر بدلا ہوا تھا۔ انہوں
نے ماں سے ساس بننے میں ذرا سا بھی

جانتی ہیں آپ عبیر کس ذہنی افیت سے
گزر رہی ہے۔۔ اس طرح بار بار اسکے
سامنے جانے سے کیا حاصل ہوگا
آپکو۔۔؟" انکا لہجہ یکسر بدلا ہوا تھا۔ انہوں
نے ماں سے ساس بننے میں ذرا سا بھی
وقت نہیں لگایا تھا۔ انکا اور اسید کا کٹا کٹا
انداز محسوس تو وہ کافی دن سے کر رہی
تھی۔ مگر آج۔۔! آج انہوں نے اسے
عبیر کے اس جانے سے منع کر دیا تھا۔

آپکو۔۔؟" انکا لہجہ یکسر بدلا ہوا تھا۔ انہوں
نے ماں سے ساس بننے میں ذرا سا بھی
وقت نہیں لگایا تھا۔ انکا اور اسید کا کٹا کٹا
انداز محسوس تو وہ کافی دن سے کر رہی
تھی۔ مگر آج۔۔! آج انہوں نے اسے
عبیر کے پاس جانے سے منع کر دیا تھا۔ وہ
بے یقینی کے عالم میں کھڑی انہیں دیکھتی
رہ گئی۔

"مم۔۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا پھر
میرے سامنے جانے سے۔۔"

"آپ نے نہیں کیا مگر ابراہیم نے جو کیا
ہے اسکے بعد آپ چاہتی ہیں وہ آپ سے
گھی شکر ہو کر رہے۔۔؟" اسے سنبھلنے کا
وقت تو دیں۔۔" اس نے بمشکل اپنی
ٹھوڑی کی لرزش کو قابو کرتے انکے ہاتھ
میں ٹپک رہی تھی اس سے زیادہ

برداشت کا اس میں حوصلہ نہیں تھا۔ مگر
کمرے تک آتے اسکی آنکھوں سے آنسو
باہر آنے لگے تھے۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ
ابراہیم اور عبیر کے درمیان کیا ہوا تھا۔
مگر ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے رشتے کی
تلخیاں اسکے اور اسید کے رشتے کو بھی
دیمک لگا دیں گی۔

"تو یہاں بیٹھا سٹے مار رہا ہے۔۔ نیچے میں
تیرا انتظار کر کر کے تھک گیا۔۔" عثمان
چھت پر آیا تو تپ اٹھا تھا جہاں وہ چیئر
پر نیم دراز فضا میں دھویں کے مرغولے
بنا رہا تھا۔ عثمان کی آواز پر پلٹ کر ایک
نظر اسے دیکھا تھا اور پھر سابقہ پوزیشن
میں چلا گیا۔ وہ اس کے برابر میں رکھی چیئر
پر بیٹھتا بغور جائزہ لینے لگا۔ ڈارک براؤن

پر سیم دراز فضا میں دھویں کے مرعولے
بنا رہا تھا۔ عثمان کی آواز پر پلٹ کر ایک
نظر اسے دیکھا تھا اور پھر سابقہ پوزیشن
میں چلا گیا۔ وہ اس کے برابر میں رکھی چیز
پر بیٹھتا بغور جائزہ لینے لگا۔ ڈارک براؤن
کرتا شلوار میں ملبوس ہفتوں کی بڑھی
ہوئی شیو اور آنکھوں کے گرد گہرے سیاہ
حلقے لیے بیٹھا شخص اسے اپنا دوست
ابراہیم لگا ہی نہیں تھا جو ہمیشہ پرفیکٹ

حلقے لیے بیٹھا شخص اسے اپنا دوست
ابراہیم لگا ہی نہیں تھا جو ہمیشہ پرفیکٹ
سے کم کبھی لگتا ہی نہ تھا۔ آج وہ پورے
ایک ہفتے بعد اس سے ملنے آیا تھا۔ کال پر
تو روز بات کرتا تھا مگر ملنے کا سین نہیں
بن پارہا تھا۔ آج وہ بے چین ہوتا چلا آیا
تھا کیونکہ ابراہیم کا موبائل آف پڑا تھا۔

"موبائل کہاں ہے تیرا۔؟" اس کے سوال

ایک ہفتے بعد اس سے ملنے آیا تھا۔ کال پر
تو روز بات کرتا تھا مگر ملنے کا سین نہیں
بن پارہا تھا۔ آج وہ بے چین ہوتا چلا آیا
تھا کیونکہ ابراہیم کا موبائل آف پڑا تھا۔

"موبائل کہاں ہے تیرا۔۔؟" اسکے سوال
پر ابراہیم نے کش بھرتے کرتے کی
پاکٹس میں موبائل چیک کیا۔ "نیچے ہوگا
شاید۔۔!"

"موبائل کہاں ہے تیرا۔۔؟" اس کے سوال
پر ابراہیم نے کش بھرتے کرتے کی
پاکٹس میں موبائل چیک کیا۔ "نیچے ہوگا
شاید۔۔!"

"جہاں بھی ہے آف پڑا ہے۔۔!! آخر
چاہ کیا رہا ہے تو۔۔؟" اس کی جھنجھلاہٹ پر
ابراہیم نے بھنویں سکیرتے نا سمجھی سے
اسے دیکھا۔

"جہاں بھی ہے آف پڑا ہے۔۔۔!! آخر
چاہ کیا رہا ہے تو۔۔۔؟" اسکی جھنجھلاہٹ پر
ابراہیم نے بھنویں سکیرتے نا سمجھی سے
اسے دیکھا۔

"کیا چاہ رہا ہوں میں۔۔۔؟"

"وہی تو تجھے نہیں معلوم۔۔۔!! تو اپنی
زندگی سے کھیل رہا ہے ابراہیم۔۔۔ تجھے

رمدی سے میں رہا ہے ابراہیم۔۔۔ بے
اندازہ بھی ہے۔۔۔ "ابراہیم واپس کرسی سے
سر ٹکاتا آسمان کی تالیکیوں میں نظریں
جمائے۔ سگریٹ پھونکنے لگا۔

"ایسا کچھ نہیں کر رہا میں۔۔۔!!"

"جواب چھوڑے ہوئے کتنے دن ہو گئے
تجھے۔۔۔؟"

رمدی سے میں رہا ہے ابراہیم۔۔۔ بے
اندازہ بھی ہے۔۔۔ "ابراہیم واپس کرسی سے
سر ٹکاتا آسمان کی تکیوں میں نظریں
جمائے۔ سگریٹ پھونکنے لگا۔

"ایسا کچھ نہیں کر رہا میں۔۔۔!!"

"جواب چھوڑے ہوئے کتنے دن ہو گئے
تجھے۔۔۔؟"

ایسا پتہ نہیں سر رہا میں۔۔۔!!

"جواب چھوڑے ہوئے کتنے دن ہو گئے
تھے۔۔؟"

"معلوم نہیں۔۔۔!"

"اور بھابھی کو گئے۔۔؟"

"پندرہ دن۔۔۔!!" عثمان نے ترحم بھری

"معلوم نہیں۔۔۔!"

"اور بھابھی کو گئے۔۔۔؟"

"پندرہ دن۔۔۔!!" عثمان نے ترحم بھری
نگاہوں سے اسکے کھوئے ہوئے انداز کو
دیکھا تھا۔

"کیوں واپس نہیں لے آتا

"پندرہ دن۔۔۔!!" عثمان نے ترحم بھری
نگاہوں سے اسکے کھوئے ہوئے انداز کو
دیکھا تھا۔

"کیوں واپس نہیں لے آتا
انہیں۔۔؟" ابراہیم اسکے سوال پر جواب
دینے کے بجائے سگریٹ کا ٹکڑا سائیڈ
میں پھینکتا نئی سلگا گیا۔

دیے جاتے۔ فریٹ کا راسخامید
میں پھینکتا نئی سلگا گیا۔

"تو شاید بھول رہا ہے اس گھر میں تیری
بہن بھی موجود ہے۔۔ تیرے اس ڈسجین
سے اسکی زندگی کتنا افیکٹ کرے گی اس
بارے میں سوچا ہے۔۔؟"

"اسید نے اگر زینب سے سچی محبت کی
ہے تو وہ کم ظرف نہیں بنے گا۔"

"اسید نے اگر زینب سے سچی محبت کی
ہے تو وہ کم ظرف نہیں بنے گا۔"

"اور اگر جتنا تو سوچ رہا ہے اتنا اعلیٰ
ظرف نہ ہوا وہ۔۔ کیونکہ تو نے اسکی
بے قصور بہن کو چھوڑا۔"

"چھوڑا نہیں ہے۔۔ وہ میری ہی ہے۔۔
بس دور ہے۔۔ اور یہ دوری کتنی طویل

"اور اگر جتنا تو سوچ رہا ہے اتنا اعلیٰ
ظرف نہ ہوا وہ۔۔ کیونکہ تو نے اسکی
بے قصور بہن کو چھوڑا۔۔"

"چھوڑا نہیں ہے۔۔ وہ میری ہی ہے۔۔
بس دور ہے۔۔ اور یہ دوری کتنی طویل
ہوگی یہ وہ ڈسائیڈ کرے گی۔۔" عثمان
اسکی عجیب و غریب باتوں پر الجھی نگاہوں
سے اسے دیکھتا رہا۔ "اور حال تک زنی

"چھوڑا کہیں ہے۔۔ وہ میری ہی ہے۔۔
بس دور ہے۔۔ اور یہ دوری کتنی طویل
ہوگی یہ وہ ڈسائیڈ کرے گی۔۔" عثمان
اسکی عجیب و غریب باتوں پر ابھی نگاہوں
سے اسے دیکھتا رہا۔۔ "اور جہاں تک زینی
اور اسید کی بات ہے۔۔ انہیں اپنے رشتے
کو خود مضبوط بنانا ہے۔۔ میں نے یا عبیر
نے ان کا رشتہ نہیں جڑوایا تھا جو اب
اسے بچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے

اور اسید کی بات ہے۔۔ انہیں اپنے رشتے
کو خود مضبوط بنانا ہے۔۔ میں نے یا عبیر
نے ان کا رشتہ نہیں جڑوایا تھا جو اب
اسے بچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے
فیصلے لیں۔۔!" اس کے اندر ایک عجیب سے
درد نے کروٹ لی تھی۔ اس لڑکی کا نام
کتنے دن بعد لبوں پر آیا تھا۔ اس کے خیال
سے بھاگنے کے لیے تو وہ اپنے کمرے میں
بھی کم کم جاتا تھا۔ حمال کھڑے سے لے کر

کتنے دن بعد لبوں پر آیا تھا۔ اسکے خیال
سے بھاگنے کے لیے تو وہ اپنے کمرے میں
بھی کم کم جاتا تھا۔ جہاں کبڈ سے لے کر
ڈریسنگ تک چپے چپے پر وہ تھی۔ موبائل
ہاتھ میں لیتا تو اسکی چیٹ آپن کیے بیٹھا
رہتا۔ اسے نہیں معلوم تھا اتنے کم دن
میں نفسیاتی مریض بن جائے گا۔

"اور آنٹی انکے بارے میں کیا سوچا

"اور آئی اُنکے بارے میں کیا سوچا
ہے۔۔؟ انہیں کس بات کی سزا دے رہا
ہے۔۔؟ خود کو یوں مجنوں بنا کر۔۔؟ تیرا
یہ حال دیکھ کر ان پر کیا گزرتی
ہوگی۔۔؟" ابراہیم نے جڑے بھینچتے اسکی
جانب دیکھا۔ مگر دل میں واقعی اس پل
بے چینی کی لہر اٹھی تھی۔ جب سے وہ گئی
تھی آسیہ بیگم نے بالکل اس سے بات ختم
کر دی تھی۔ اس انتظار میں تھی کہ اس نے

یہ حال دیکھ کر ان پر کیا کزرنی
ہوگی۔۔ "ابراہیم نے جبرے بھینچتے اسکی
جانب دیکھا۔ مگر دل میں واقعی اس پل
بے چینی کی لہر اٹھی تھی۔ جب سے وہ گئی
تھی آسیہ بیگم نے بالکل اس سے بات ختم
کردی تھی۔ اور انتہا یہ تھی کہ اس نے
منانے کی کوشش بھی نہ کی تھی۔

"کیا ہوا ہے میرے حال کو۔۔؟"

"کیا ہوا ہے میرے حال کو۔۔؟"

"آئینہ دیکھ حال سے بے حال ہو چکا ہے
تو۔۔ جب اتنا ہی غم منانا تھا تو کیوں بھیجا
انہیں۔۔؟" اس کے چہنچہ پر ابراہیم ناگواری
سے اسے دیکھتا لب بھینچ گیا۔

"شٹ آپ۔۔!!"

"یو شٹ اپ۔۔!!" اپنی جگہ سے اٹھتا وہ
بے اختیار بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔ ابراہیم
سگریٹ کے گہرے گہرے کش بھرنے
لگا۔ مگر وہ زچ ہوتا آگے بڑھ کر اسکے
ہاتھ سے سگریٹ چھین کر دور پھینک
گیا۔

"دو دن پہلے جاب کی آفر آئی تھی کیا کہہ

اس کا کہہ "ابراہیم نے کہا کہ اس وقت تک

"دو دن پہلے جاب کی آفر آئی تھی کیا کہہ
اس کا۔۔؟" ابراہیم ایک ہیرا تھا اور جاب
سے ریزائن اس نے خود کیا تھا۔ پھر
دوسری فرمز کیوں نہ لپکتیں اسے۔۔
ابراہیم گہری سانس بھرتا سر کرسی کی
پشت سے ٹکا گیا۔

"کل بھی کال آئی تھی دوسری فرم

"

دوسری فرمز کیوں نہ لپکتیں اسے۔۔
ابراہیم گہری سانس بھرتا سر کرسی کی
پشت سے ٹکا گیا۔

"کل بھی کال آئی تھی دوسری فرم
سے۔۔"

"پھر۔۔ کس کو ڈن کیا۔۔" وہ پر جوش ہوتا
نزدیک آیا۔

"کل بھی کال آئی تھی دوسری فرم
سے۔۔"

"پھر۔۔ کس کو ڈن کیا۔۔" وہ پر جوش ہوتا
نزدیک آیا۔

"انکار کر دیا دونوں کو۔۔!"

"کیا۔۔؟؟ کیا کہا ابھی تو نے۔۔؟" عثمان

کے گھر میں غلطی ہوئی تھی

"انکار کر دیا دونوں کو۔۔۔!"

"کیا۔۔۔؟؟ کیا کہا ابھی تو نے۔۔۔؟" عثمان
کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی۔
ابراہیم نے اسکی حیرت سے پھیلی آنکھوں
میں دیکھا۔

"تو سن چکا ہے۔۔۔!"

"تو سن چکا ہے۔۔۔!"

"تو۔۔ تو پاگل ہو گیا۔۔ تو نے کیوں منع
کیا۔۔۔ کیا چاہ رہا ہے ابراہیم۔۔ کال کر
انہیں وہ لوگ بلا لیں گے۔۔ تو بات
کر۔۔"

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔۔" نئی
سگریٹ سلگائی تھی۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔" نئی
سگریٹ سلگائی تھی۔

"پھر کیا کرے گا۔؟"

"بزنس۔۔۔! بہت ہوگئی دوسروں کہ
چاکری۔۔۔!" عثمان ششدر کھڑا اسے دیکھ
رہا تھا۔ جس کی جلتی نگاہیں دور آسمانوں
میں تھیں۔

یہ بساے | ۱۰ چارہ ، وہ رجات
دل کا عالم

ترا حُسنِ دستِ عیسیٰ، تری یاد
رُوئے مریم

دل و جاں فدائے راہے کبھی آ
کے دیکھ ہمدم

وہی گوشہِ قفس ہے، وہی فصلِ
گل کا ماتم

اتمہاری دی گھڑی میرے ہاتھ میں
ہے۔۔ آج نئے راستے پر پہلا قدم
اٹھانے جا رہا ہوں۔۔ دعا کرنا
میرے لیے۔۔'

تمہاری دی گھڑی میرے ہاتھ میں
ہے۔۔ آج نئے راستے پر پہلا قدم
اٹھانے جا رہا ہوں۔۔ دعا کرنا
میرے لیے۔۔'

رات کا آخری پہر تھا۔ کمرے کی
کھلی کھڑی سے ٹھنڈی ہوا اندر

رات کا آخری پہر تھا۔ کمرے کی
کھلی کھڑی سے ٹھنڈی ہوا اندر
داخل ہو رہی تھی۔ سفید کرتا پاجاما
میں ملبوس بڑے سے سفید دوپٹے
میں خود کو چھپائی۔ وہ لیمپ کے
پاس ٹھنڈے فرش پر جانماز
بچھائے بیٹھی دعا میں مشغول تھی۔

میں مہیوں بڑے سے سفید دوپٹے
میں خود کو چھپائی۔ وہ لیمپ کے
پاس ٹھنڈے فرش پر جانماز
بچھائے بیٹھی دعا میں مشغول تھی۔
اسکے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔

امی بہت اداس ہیں۔۔ میں نے گھر
بچ دیا ہے۔۔ میرے لیے صبر کی

میں خود کو چھپائی۔ وہ لیمپ کے
پاس ٹھنڈے فرش پر جانماز
بچھائے بیٹھی دعا میں مشغول تھی۔
اسکے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔

'امی بہت اداس ہیں۔۔ میں نے گھر
بچ دیا ہے۔۔ میرے لیے صبر کی
دعا کرنا۔۔'

بچھائے بیٹھی دعا میں مشغول تھی۔
اسکے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔

'امی بہت اداس ہیں۔۔ میں نے گھر
بچ دیا ہے۔۔ میرے لیے صبر کی
دعا کرنا۔۔'

دور مسجد کے اسپیکر پر فجر کی

دور مسجد کے اسپیکر پر فجر کی
اذانیں ہو رہیں تھیں۔ اسکا سر اب
بھی سجدے میں تھا۔ اسکا دل جیسے
سجدے میں تھا۔ سر اٹھانے کا
ارمان ہی نہ تھا۔ یہ رابطہ اللہ سے
تھا۔ جو سب سے مضبوط تھا۔ اس
کنیکشن کو کسی ٹیکنالوجی کی

سجدے میں تھا۔ سر اٹھانے کا
ارمان ہی نہ تھا۔ یہ رابطہ اللہ سے
تھا۔ جو سب سے مضبوط تھا۔ اس
کنیکشن کو کسی ٹیکنالاجی کی
ضرورت نہ تھی۔ وہ اپنے رب سے
ہمکلام تھی۔

’میں پنجاب جا رہا ہوں عثمان کے

’میں پنجاب جا رہا ہوں عثمان کے
بھائی کے ساتھ۔۔ تمہاری دی گھڑی
اب بھی میرے ہاتھ میں ہے۔۔
میرے لیے آسانیوں کی دعا
کرنا۔۔۔‘

سجدے سے اٹھی تو دوپٹے کے
ہالے میں لپٹا اسکا چہرہ آنسوؤں
سے تر تھا۔۔ وہ فجر کی نماز
کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

امیں نے ایک فیکٹری کا سودا کر لیا
ہے۔۔ زیادہ بڑی نہیں۔۔ مگر ترقی

کے لئے۔۔

'میں نے ایک فیکٹری کا سودا کر لیا
ہے۔۔ زیادہ بڑی نہیں۔۔ مگر ترقی
کے چانسز بہت زیادہ ہیں۔۔ اللہ
سے بہتری کی دعا کرنا۔'

نماز ادا کر کے وہ کمرے سے نکلتی
سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔
گ

نماز ادا کر کے وہ کمرے سے نکلتی
سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔
پورے گھر میں ایک عجیب سی
خاموشی چھائی تھی۔ قرآن سینے سے
لگائے وہ سیڑھیاں اترتی نیم اندھیر
لاؤنج سے گزر کر خارجی راستے کی
سمت بڑھ گئی۔ اسکے پیر سفید آرام

سمت بڑھ گئی۔ اس کے پیر سفید آرام
وہ سلیپرز میں مقید تھے۔

اجب سے تمہاری دی گئی گھڑی
پہنی ہے وقت اچھا گزر رہا ہے۔۔۔
ہماری فیکٹری کو پہلا کانٹریکٹ ملا
ہے۔۔ زیادہ بڑا نہیں مگر پچاس
ورکرز کی فیکٹری کے لیے بہت

اجب سے تمہاری دی گئی گھڑی
پہنی ہے وقت اچھا گزر رہا ہے۔۔۔
ہماری فیکٹری کو پہلا کانٹریکٹ ملا
ہے۔۔ زیادہ بڑا نہیں مگر پچاس
ورکرز کی فیکٹری کے لیے بہت
ہے۔۔ عثمان کے بھائی عفان بہت
ساتھ دے رہے ہیں میرا۔۔ مگر
میں کتنا بھلا ہوں

ہے۔۔ زیادہ بڑا ہمیں ملر چپاس
ورکرز کی فیکٹری کے لیے بہت
ہے۔۔ عثمان کے بھائی عفان بہت
ساتھ دے رہے ہیں میرا۔۔ مگر
میں کتنا بھی بہادر بن جاؤں۔۔ دل
میں ایک عجیب سا خوف ہے۔۔۔
دعا کرنا بس اللہ ساتھ نہ
چھوڑے۔۔۔'

میں کتنا بھی بہادر بن جاؤں۔۔۔ دل
میں ایک عجیب سا خوف ہے۔۔۔
دعا کرنا بس اللہ ساتھ نہ
چھوڑے۔۔۔'

پورچ کی سیڑھیاں اترتی لان کی
ٹھنڈی گھاس پر قدم دھرتی گازیو
کی سمیت بٹھ گئے، حال روز بیٹھ کے

پورچ کی سیڑھیاں اترتی لان کی
ٹھنڈی گھاس پر قدم دھرتی گازیو
کی سمت بڑھ گئی جہاں روز بیٹھ کر
قرآن پڑھتی تھی۔

ایک ہفتے بعد مال کی ڈلیوری
تھی۔۔۔ مگر فیکٹری میں شورٹ

ایک ہفتے بعد مال کی ڈلیوری
تھی۔۔۔ مگر فیکٹری میں شورٹ
سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی۔
آدھے سے زیادہ مال جل چکا
ہے۔۔۔ میں لاہور میں ہوں۔۔۔ پیچھے
میرا اسامہ عفان کے ساتھ سب
ہنڈل کر رہا ہے۔۔۔ دعا کرنا اللہ کڑا

ہے۔۔ میں لاہور میں ہوں۔۔ پیچھے
میرا اسامہ عفان کے ساتھ سب
ہینڈل کر رہا ہے۔۔ دعا کرنا اللہ کڑا
امتحان نہ لے۔۔۔'

وہ آواز کے ساتھ قرآن پڑھ رہی
تھی۔ اسکی آواز بہت میٹھی اور
کھڑی تھی، کوئی بھی سننے والا اسکی

وہ آواز کے ساتھ قرآن پڑھ رہی تھی۔ اسکی آواز بہت میٹھی اور

تھی۔ اسکی آواز بہت میٹھی اور

انقصان کے بعد بھی ہمارے

ورکرز کے حوصلے بلند ہیں۔۔

لکھنؤ ۲۰

انقصان کے بعد بھی ہمارے
ورکرز کے حوصلے بلند ہیں۔۔
کانٹریکٹر نے حادثے کا سن کر
ایک ہفتے کا وقت دے دیا ہے۔۔
اسلیے اب ڈے نائٹ کی شفٹس
لگانی پڑ رہی ہیں۔۔ سب انتھک
محنت کر رہے ہیں۔۔ اللہ حل بھی

اپہلے کانٹریکٹ کی ڈلیوری ہوگئی
ہے۔۔۔ ہمارے ورکرز کی محنت بہت
پسند آئی ہے انہیں عبیر۔۔۔! اور
اس بار کانٹریکٹ بڑا ہے مجھے زیادہ
ورکرز اور مشینری چاہیے۔۔۔ دعا کرنا
اللہ بس اسی طرح میرا ہاتھ پکڑا
رہے۔۔۔'

اس بار کانٹریکٹ بڑا ہے مجھے زیادہ
ورکرز اور مشینری چاہیے۔۔ دعا کرنا
اللہ بس اسی طرح میرا ہاتھ پکڑا
رہے۔۔۔'

ابراہیم جنید کی جانب سے پچھلے
چھ ماہ میں وقفے وقفے سے کیے
میسج: میں سے آخر میسج تھا ج

اس بار کانٹریکٹ بڑا ہے مجھے زیادہ
ورکرز اور مشینری چاہیے۔۔ دعا کرنا
اللہ بس اسی طرح میرا ہاتھ پکڑا
رہے۔۔۔'

ابراہیم جنید کی جانب سے پچھلے
چھ ماہ میں وقفے وقفے سے کیے
میسج: میں سے آخر میسج تھا ج

اس بار کانٹریکٹ بڑا ہے مجھے زیادہ
ورکرز اور مشینری چاہیے۔۔ دعا کرنا
اللہ بس اسی طرح میرا ہاتھ پکڑا
رہے۔۔۔'

ابراہیم جنید کی جانب سے پچھلے
چھ ماہ میں وقفے وقفے سے کیے
میسج: میں سے آخر میسج تھا ج

ابراہیم جنید کی جانب سے پچھلے
چھ ماہ میں وقفے وقفے سے کیے
میسجز میں سے یہ آخر میسج تھا۔ جو
آج سے بیس دن پہلے آیا تھا۔
قرآن بند کرتے ارد گرد پھیلی
سورج کی کرنوں کو دیکھتی رہی۔
اسکے ایک سپارہ پڑھنے تک سورج

آج سے بیس دن پہلے آیا تھا۔

قرآن بند کرتے ارد گرد پھیلی

سورج کی کرنوں کو دیکھتی رہی۔

اسکے ایک سپارہ پڑھنے تک سورج

مکمل طور پر طلوع ہو جاتا تھا۔

کمرے میں واپس آکر قرآن شلیف

میں رکھا جیسی موبائل پر بیپ ہوئی

تھ

اسکے ایک سپارہ پڑھنے تک سورج
مکمل طور پر طلوع ہو جاتا تھا۔

کمرے میں واپس آکر قرآن شریف
میں رکھا جیسی موبائل پر بیپ ہوئی
تھی۔ اسکا دل دھڑکا تھا۔ بے اختیار

موبائل کی سمت لپکی جہاں اسی
شخص کا میسج تھا۔ نجانے کیا چاہتا تھا

وہ آج سے چھ ماہ پہلے اس نے

موبائل کی سمت پسلی جہاں اسی
شخص کا میسج تھا۔ نجانے کیا چاہتا تھا
وہ۔ آج سے چھ ماہ پہلے اس نے
واٹس ایپ پر اسے بلاک کر دیا
تھا۔ مگر وہ سم پر میسج کر کے اپنے
ہر قدم۔۔ زندگی میں ہونے والی ہر
نئی ہلچل سے اسے آگاہ رکھتا تھا۔
جسے اسے ماد دلانا چاہتا ہو کہ مجھے

شخص کا میسج تھا۔ نجانے کیا چاہتا تھا
وہ۔ آج سے چھ ماہ پہلے اس نے
واٹس ایپ پر اسے بلاک کر دیا
تھا۔ مگر وہ سم پر میسج کر کے اپنے
ہر قدم۔۔ زندگی میں ہونے والی ہر
نئی ہلچل سے اسے آگاہ رکھتا تھا۔
جیسے اسے یاد دلانا چاہتا ہو کہ مجھے

ہر قدم۔۔ زندگی میں ہونے والی ہر
نئی ہلچل سے اسے آگاہ رکھتا تھا۔
جیسے اسے یاد دلانا چاہتا ہو کہ مجھے
بھول مت جانا۔

اتمہارا دیور بہت سمجھدار ہو چکا
ہے۔۔ اسکی آن لائن شاپ کے
ذریعے ہمیں یہلا انٹرنیشنل آرڈر ملا

اسے اپنی آنکھوں میں نمی تیرتی
محسوس ہوئی تھی۔ لبوں پر ایک
اداس مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

آج اسے اٹھنے میں خاصی دیر ہو گئی
ت

آج اسے اٹھنے میں خاصی دیر ہو گئی
تھی۔ منہ دھو کر واشروم سے برآمد
ہوئی تو اسید آفس جانے کے لیے
تیار ہو رہا تھا۔ لب کاٹتی اسی کی
جانب بڑھ گئی۔

"ناشتہ منگواؤں۔۔؟" اسکی آواز پر

"ناشتہ منگواؤں۔۔؟" اسکی آواز پر
رسٹ وایچ باندھتا اسید اسکی جانب
پلٹا۔ جہاں ڈھیلے ڈھالے آسمانی
رنگ کے قمیض شلوار پر دوپٹہ
اوڑھی وہ کھڑی تھی۔ رنگت اس
وقت بالکل زرد پڑ رہی تھی۔ ڈاکٹرز
نے اسی ماہ ڈیلیوری کی ڈیٹ دے

اوڑھی وہ کھڑی تھی۔ رنگت اس
وقت بالکل زرد پڑ رہی تھی۔ ڈاکٹرز
نے اسی ماہ ڈیلیوری کی ڈیٹ دے
دی تھی۔ اور اسکی کنڈیشن سے
بالکل بھی سیٹسفائیڈ نہ تھے۔ لب
بھینچتا واپس فرسٹ وایج کی
جانب متوجہ ہو گیا۔

دی سی۔ اور اسی لنڈین سے
بلکل بھی سیٹسفائیڈ نہ تھے۔ لب
بھینچتا واپس فرسٹ واچ کی
جانب متوجہ ہو گیا۔

"نہیں وقت نہیں۔۔ ایک
امپورٹینٹ میٹنگ ہے۔۔"

"میں نے یہ سنا ہے کہ یہ

"میری آج پتہ نہیں کیسے آنکھ
نہیں کھلی۔۔ آپ مجھے اٹھا
دیتے۔۔" اس کے شرمندہ لہجے پر اسید
نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر اسکی
جانب دیکھا۔

"اتنا ظالم بھی نہیں ہوں کہ ایک
بچہ کو اس کی اسکی

"اتنا ظالم بھی نہیں ہوں کہ ایک
دن بھوکا نہ جاسکوں۔۔۔ ریسٹ کرو
تم۔۔۔" سپاٹ لہجے میں کہتا صوفے
کے پاس رکھی ٹیبل پر پڑی فائلز
کی سمت بڑھ گیا۔ زینب لب کاٹ
کر رہ گئی۔ اب وہ اس سے کیا شکوہ
کرتی کہ کتنا ظالم تھا وہ۔ اس کے بھائی

روپہ اس سے بالکل بدل گیا تھا۔ وہ
جو اس سے محبت کا دم بھرتا تھا
اپنی بہن کی محبت میں اسے
فراموش کر گیا تھا۔ پچھلے چھ ماہ سے
وہ اس شخص کے سرد رویے کا
زہر خود میں اتار رہی تھی۔ جو اسے
اندر سے کھوکھلا کرتا جا رہا تھا۔

فراموش کر گیا تھا۔ پچھلے چھ ماہ سے
وہ اس شخص کے سرد رویے کا
زہر خود میں اتار رہی تھی۔ جو اسے
اندر سے کھوکھلا کرتا جا رہا تھا۔

اسے آج تک نہیں معلوم ہو سکا تھا
کہ ابراہیم اور عبیر کی کس وجہ
سے لڑائی ہوئی تھی مابین وہ

اسے آج تک نہیں معلوم ہو سکا تھا
کہ ابراہیم اور عبیر کی کس وجہ
سے لڑائی ہوئی تھی یا کیوں وہ
پچھلے چھ ماہ سے یہاں تھی۔ ان
گزرے ماہ میں اس میں اتنی ہمت
نہ ہو سکی تھی کہ عبیر سے سوال
کر لیتی۔ اس نے ابراہیم سے پوچھنا

پچھلے چھ ماہ سے یہاں تھی۔ ان
گزرے ماہ میں اس میں اتنی ہمت
نہ ہو سکی تھی کہ عبیر سے سوال
کر لیتی۔ اس نے ابراہیم سے پوچھنا
چاہا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر ٹال
دیا تھا کہ ہمیں کچھ وقت

چاہیے۔۔ مگر وہ بھائی کو کیا بتاتی یہ
گزرتا وقت اس کا اس گھر میں رہنا

گزرتا وقت اسکا اس گھر میں رہنا
مشکل کر رہا تھا۔ وہ کسی مجرم کی
طرح اس گھر میں گھوم رہی تھی۔
اس کی ساس جو کبھی اسکی تعریفیں
کرتی نہیں کھکتیں تھیں۔ آج ایسی
خاموش مگر کڑی نگاہوں سے
دیکھتیں کہ وہ اپنی ہی نظروں میں
چور بن جاتی۔

"مم۔۔ مجھے بات کرنی تھی
ایک۔۔" اسے بریف کیس اٹھا کر
باہر کی سمت بڑھتا دیکھ وہ پیچھے
لپکی۔ اسید نے ناگواری سے اسکی
جانب دیکھا۔

"دماغ درست ہے تمہارا۔ کیا

"دماغ درست ہے تمہارا۔ کیا
بچوں کی طرح بھاگ رہی
ہو۔۔" اس کے جھڑکتے انداز پر اس
کے قدم جہاں تھے وہیں تھم
گئے۔ جبکہ رنگت پہلے سے زیادہ
زرد ہو چکی تھی۔ جس کا احساس
ہوتے ہی اسید نظریں چرا گیا۔

گئے۔ جبکہ رنگت پہلے سے زیادہ
زرد ہو چکی تھی۔ جس کا احساس
ہوتے ہی اسید نظریں چرا گیا۔

"کیا بات ہے بولو۔" رسٹ وایچ
پر نظر ڈالتے لہجے کو لا تعلق ہی
رکھتا قدم آگے بڑھا گیا۔ زینب کی
جسے حان میں حان آئی تھی۔

"وہ۔۔۔ وہ میں۔۔۔"

"جلدی بولو زینب پورا دن نہیں
ہے میرے پاس۔۔۔"

"کک۔۔ کیا میں آج صرف ایک
گھنٹے کے لیے۔۔ امی سے مل

سکتی ہوں؟"

"اک۔۔ کیا میں آج صرف ایک
گھنٹے کے لیے۔۔ امی سے مل
آؤں۔۔۔" اور نیچے جاتی سیڑھیوں
کی سمت بڑھتے اسکے قدم وہیں
ٹھہر گئے۔ اسید نے پلٹ کر اسکی
جانب دیکھا۔

"اگک۔۔ کیا میں آج صرف ایک
گھنٹے کے لیے۔۔ امی سے مل
آؤں۔۔۔" اور نیچے جاتی سیڑھیوں
کی سمت بڑھتے اسکے قدم وہیں
ٹھہر گئے۔ اسید نے پلٹ کر اسکی
جانب دیکھا۔

"وہ۔۔ وہ امی کی بہت یاد آرہی
تھی۔۔ ان۔۔ ان کی کال آئی
تھی۔۔"

"انہیں یا ان کے اس سو کو لڈ بیٹے
کو تو کبھی عبیر کی یاد نہیں آتی۔۔
اسے کتنے مہینے ہو گئے اس عذاب
جسے رشتے کو نبھاتے رہے کیوں نہیں

"انہیں یا ان کے اس سو کو لڈ بیٹے
کو تو کبھی عبیر کی یاد نہیں آتی۔۔
اسے کتنے مہینے ہو گئے اس عذاب
جیسے رشتے کو نبھاتے یہ کیوں نہیں
سوچتیں۔۔؟" اسید کے سلگتے لہجے پر
اسکی آنکھوں میں نمی جمع ہونے
لگی۔

"انہیں یا ان کے اس سو کو لڈ بیٹے
کو تو کبھی عبیر کی یاد نہیں آتی۔۔
اسے کتنے مہینے ہو گئے اس عذاب
جیسے رشتے کو نبھاتے یہ کیوں نہیں
سوچتیں۔۔؟" اسید کے سلگتے لہجے پر
اسکی آنکھوں میں نمی جمع ہونے
لگی۔

"مگ۔۔ مگر میں نے تو کچھ۔۔"

"تم اس شخص کی بہن ہو یہی
تمہاری سب سے بڑی غلطی
ہے۔۔۔ اور کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔
جسے ملنا ہے یہیں آ کر مل
لے۔۔۔" دو ٹوک انداز میں کہتا
لمبر لمبر ڈگ بھ کر نکل گیا۔

لمبے لمبے ڈگ بھر کر نکل گیا۔ وہ
وہیں رینگتھا تھامی کھڑی اسے جاتا
دیکھتی رہی۔ آنسو ایک تواتر سے
آنکھوں سے گر رہے تھے۔ ان
گزرے چھ ماہ میں وہ صرف ایک
بار اپنے میکے گئی تھی وہ بھی
ڈرائیور کے ساتھ چند گھنٹوں
کے لیے۔

کے لیے جب وہ لوگ گھر شفٹ
کر رہے تھے۔ اسید کو سیڑھیوں سے
اتر کر خارجی دروازے کی سمت
بڑھنے کے بجائے دوسری سمت
بڑھتا دیکھ وہ تھوڑا سیڑھیوں کے
نزدیک آئی تھی۔ تاکہ منظر واضح
دیکھ سکے۔ جہاں ڈائمنگ ٹیبل پر

کے لیے جب وہ لوگ گھر شفٹ
کر رہے تھے۔ اسید کو سیڑھیوں سے
اتر کر خارجی دروازے کی سمت
بڑھنے کے بجائے دوسری سمت
بڑھتا دیکھ وہ تھوڑا سیڑھیوں کے
نزدیک آئی تھی۔ تاکہ منظر واضح
دیکھ سکے۔ جہاں ڈائمنگ ٹیبل پر

بڑھنے کے بجائے دوسری سمت
بڑھتا دیکھ وہ تھوڑا سیڑھیوں کے
نزدیک آئی تھی۔ تاکہ منظر واضح
دیکھ سکے۔ جہاں ڈائنگ ٹیبل پر
ساس سر اور عبیر بیٹھے ناشتہ
کر رہے تھے۔ اور عبیر کے کچھ کہنے
پر وہ بریف کیس صوفے پر رکھتا
ڈائنگ ٹیبل کے

سہاس سر اور عبیر بیٹھے ناشتہ
کر رہے تھے۔ اور عبیر کے کچھ کہنے
پر وہ بریف کیس صوفے پر رکھتا
ڈائمنگ ٹیبل کی سمت بڑھتا اسی
کے برابر میں بیٹھ گیا تھا۔

"بغیر ناشتہ کیے کیوں جا رہے

تھ ۱۱۴

"بغیر ناشتہ کیے کیوں جا رہے
تھے۔۔؟"

"یار میٹنگ ہے امپورٹنٹ۔۔ ماما
جوس دے دیں بس۔۔" عبیر کے
پوچھنے پر بتایا تھا۔

"آج نہ نہ وقت ہے کچھ نہہم

"تو زینب نے وقت پر کیوں نہیں
اٹھایا تمہیں۔۔ اور اب تک نیچے اتر
کر بھی نہیں آئی۔۔" حفصہ صاحبہ
کے لہجے میں موجود ناگواری پر
تینوں نے ہی ان کی جانب دیکھا
تھا۔

"اما بھابھی کی کنڈیشن دیکھیں

آپ۔۔ آپ کیا چاہ رہی ہیں۔۔ وہ

اس حالت میں بھی سب کے لیے

ناشتے لگاتی پھریں۔۔" عبیر کے لہجے

میں ماں سے کئی گناہ زیادہ ناگواری

تھی۔ وہ بخوبی زینب کے لیے ماں

اور بھائی کے رویوں کو محسوس

اور بھائی کے رویوں کو محسوس
کرتی تھی۔ حفصہ صاحبہ تو چلو ساس
تھیں مگر اسید۔۔! وہ تو شوہر تھا
اور بڑی چاہ سے لے کر آیا تھا
زینب کو پھر ایسی کم ظرفی کیسے
دکھا سکتا تھا وہ بھی جب جب وہ
اسی کی اولاد کے لیے اتنا مشکل
تھا۔۔۔

زینب کو پھر ایسی کم ظرفی کیسے
دکھا سکتا تھا وہ بھی جب جب وہ
اسی کی اولاد کے لیے اتنا مشکل
وقت گزار رہی تھی۔

"کیوں کیا وہ اکیلی ہے۔۔؟ اور میں
نے کونسا سب کا ناشتہ کہا ہے۔۔
اسد کا ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔" بیٹی

"کیوں کیا وہ اکیلی ہے۔۔؟ اور میں
نے کونسا سب کا ناشتہ کہا ہے۔۔
اسید کا ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔" بیٹی
کی اس کے لیے حمایت انہیں قطعاً
پسند نہیں آئی تھی۔۔

"اس نے پوچھا تھا مگر میں نے
منع کر دیا۔" اس کے سر سے ہاتھ تھکتا

"اس نے پوچھا تھا مگر میں نے
منع کر دیا۔" جو س کے سپ بھرتا
اسید بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔ عبیر
نے نگاہ پھیرتے بے یقینی سے
اسے دیکھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا
یہ اسی کا بھائی ہے جو زینب پر
جان چھڑکتا تھا۔

نے نگاہ پھیرتے بے یقینی سے
اسے دیکھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا
یہ اسی کا بھائی ہے جو زینب پر
جان چھڑکتا تھا۔

"اور آپ سے اتنا نہیں ہوا بھابھی
سے بھی پوچھ لیتے۔۔؟"

"اور آپ سے اتنا نہیں ہوا بھابھی
سے بھی پوچھ لیتے۔۔؟"

"عبیر اپنا ناشتہ کرو۔۔ یہ میاں
بیوی کی بات ہے۔۔" حفصہ صاحبہ
نے اس بار اسے تنبیہ کی تھی۔
مگر اسکی تو بھوک ہی اڑ چکی تھی۔

یہ سب باتیں ہیں۔۔۔
نے اس بار اسے تنبیہ کی تھی۔
مگر اسکی تو بھوک ہی اڑ چکی تھی۔

"آپ لوگوں نے کچھ چھوڑا کہاں
ہے میاں بیوی کے درمیان۔۔
میرے اور ابراہیم کے درمیان جو
بھی ہوا آپ سب مل کر اسکا بدلا
کے۔۔۔"

"آپ لوگوں نے کچھ چھوڑا کہاں

ہے میاں بیوی کے درمیان۔۔

میرے اور ابراہیم کے درمیان جو

بھی ہوا آپ سب مل کر اسکا بدلا

بھابھی سے لے رہے۔۔ اور پھر

بھی کہہ رہے یہ میاں بیوی کا

معاملہ ہے۔۔" آج بلاآخر وہ پھٹ

معاملہ ہے۔۔ "آج بلاآخر وہ پھٹ
پڑی تھی۔ اوپر کھڑی زینب سے
مزید سننا مشکل ہو چکا تھا۔ اپنی
سسکیاں روکتی وہیں سے پلٹ گئی
تھی۔ جبکہ اسید چیمز دھکیلتا لمبے
لمبے ڈگ بھر کر نکل گیا۔ جہانگیر
صاحب نے بیٹی کی نم آنکھیں دیکھ
رہے تھے۔

سسکیاں روکتی وہیں سے پلٹ گئی
تھی۔ جبکہ اسید چیمز دھکیلتا لمبے
لمبے ڈگ بھر کر نکل گیا۔ جہانگیر
صاحب نے بیٹی کی نم آنکھیں دیکھ
بے اختیار ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی
دی تھی۔ ان کے کانوں میں
ابراہیم جنید کے چند ماہ پہلے کہے

صاحب نے بیٹی کی نم آنکھیں دیکھ
بے اختیار ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی
دی تھی۔ ان کے کانوں میں
ابراہیم جنید کے چند ماہ پہلے کہے
جملے گھوم رہے تھے۔

"انکل میں اپنے اور اپنی بیوی کے
درمیان ہو کسی بھی مسئلہ کو

ابراہیم جنید لے چند ماہ پہلے ہے
جملے گھوم رہے تھے۔

"انکل میں اپنے اور اپنی بیوی کے
درمیان ہوئے کسی بھی مسئلے کو
اس وقت تک ڈسکس کرنے کا
قائل نہیں جب تک میری بیوی
نہ چاہے۔۔ مگر میں اس بات کا

درمیان ہوئے کسی بھی مسئلے کو
اس وقت تک ڈسکس کرنے کا
قائل نہیں جب تک میری بیوی
نہ چاہے۔۔ مگر میں اس بات کا
یقین دلاتا ہوں آپکو اس رشتے کے
مستقبل کے تمام اختیارات عبیر
کے پاس ہیں۔۔ میری زندگی میں

نہ چاہے۔۔ مگر میں اس بات کا
یقین دلاتا ہوں آپکو اس رشتے کے
مستقبل کے تمام اختیارات عبیر
کے پاس ہیں۔۔ میری زندگی میں
اسکے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔" اور اسکے
بعد جہانگیر صاحب نے کتنی ہی بار
چاہا تھا کہ بیٹی سے اس سلسلے میں
کھل کر بات کرے۔۔۔

پڑیں۔۔۔ یوں رہیں ہیں
اسکے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔" اور اسکے
بعد جہانگیر صاحب نے کتنی ہی بار
چاہا تھا کہ بیٹی سے اس سلسلے میں
کھل کر بات کرتے کہ ایسی کیا
بات تھی جو وہ ایک ہو کر بھی دور
تھے۔

یہ منظر شہر سے دور ایک دو
منزلہ عمارت کا تھا۔ جہاں رات
کے دو بجنے کے باوجود اس وقت
مشینیں چلنے کی آوازیں آرہی
تھیں۔ عمارت کے اندر داخل ہو تو

مشینیں چلنے کی آوازیں آرہی
تھیں۔ عمارت کے اندر داخل ہو تو
خاصی افرا تفری نظر آتی تھی۔
پچاس کے قریب ملازمین مشینوں
پر بیٹھے۔ مردانہ شرٹس اور ٹی
شرٹس سینے میں مصروف تھے۔ چند
ملازمین تیار شدہ مال اٹھا اٹھا کر

پچاس کے قریب ملازمین مشینوں
پر بیٹھے۔ مردانہ شرٹس اور ٹی
شرٹس سینے میں مصروف تھے۔ چند
ملازمین تیار شدہ مال اٹھا اٹھا کر
دوسرے کمرے میں منتقل کر رہے
تھے۔ جہاں پیکنگ کی جارہی تھی۔
اور یہی عمل فرسٹ اور سیکنڈ فلور
پر بھی اسی طرح جاری تھا۔

ملازمین تیار شدہ مال اٹھا اٹھا کر
دوسرے کمرے میں منتقل کر رہے
تھے۔ جہاں پیکنگ کی جارہی تھی۔
اور یہی عمل فرسٹ اور سیکنڈ فلور
پر بھی اسی طرح جاری تھا۔

اسی عمارت کے سیکنڈ فلور پر سب
سے آخر میں بنے کمرے میں

اسی عمارت کے سیکنڈ فلور پر سب
سے آخر میں بنے کمرے میں
جائیں تو یہ ایک درمیانے سائز کا
آفس تھا۔ دیواروں پر گرے رنگ
کا پینٹ ہوا تھا۔ ایک جانب شیلفس
لگیں تھیں۔ جس میں ڈھیر ساری
فائلز کے پلندے رکھے تھے۔ انہی

آفس تھا۔ دیواروں پر گرے رنگ
کا پینٹ ہوا تھا۔ ایک جانب شیلفس
لگیں تھیں۔ جس میں ڈھیر ساری
فائلز کے پلندے رکھے تھے۔ انہی
شیلفس کے برابر میں ایک ڈیکس
پر پیک شدہ مال کے چند سیمپلز
رکھے تھے۔ کمرے کے بچوں بیچ
کے شیشے کے گلاس تھے۔

آفس تھا۔ دیواروں پر گرے رنگ
کا پینٹ ہوا تھا۔ ایک جانب شیلفس
لگیں تھیں۔ جس میں ڈھیر ساری
فائلز کے پلندے رکھے تھے۔ انہی
شیلفس کے برابر میں ایک ڈیکس
پر پیک شدہ مال کے چند سیمپلز
رکھے تھے۔ کمرے کے بچوں بیچ
کے شیشے کے گلاس تھے۔

فائلز کے پلندے رکھے تھے۔ انہی
شیلفس کے برابر میں ایک ڈیکس
پر پیک شدہ مال کے چند سیمپلز
رکھے تھے۔ کمرے کے بچوں بیچ
ایک شیشے کی ٹیبل تھی۔ جس پر
چند فائلز، کافی کا ایک بڑا

مگ، سگریٹ کا ڈبہ اور لیپ ٹاپ

رکھے تھے۔ کمرے کے بچوں بیچ
ایک شیشے کی ٹیبل تھی۔ جس پر
چند فائلز، کافی کا ایک بڑا

مگ، سگریٹ کا ڈبہ اور لیپ ٹاپ
رکھا تھا۔ اور ٹیبل کے پیچھے اسکائے

بلو شرٹ اور نیو بلو ڈریس پینٹ
میں ملبوس ہمرنگ ٹائی لگائے 'وہ'

تھ

مگ، سگریٹ کا ڈبہ اور لیپ ٹاپ
رکھا تھا۔ اور ٹیبل کے پیچھے اسکائے
بلو شرٹ اور نیو بلو ڈریس پینٹ
میں ملبوس ہمرنگ ٹائی لگائے 'وہ'
بھی بیٹھا تھا۔ اسکی تمام توجہ لیپ
ٹاپ اسکرین پر تھی۔ چہرے پر
سوچ کی پرچھائیاں تھیں جبکہ
دشانی مسلسل رہنے والا ایک

میں ملبوس ہمرنگ ٹائی لگائے 'وہ'
بھی بیٹھا تھا۔ اسکی تمام توجہ لپ
ٹاپ اسکرین پر تھی۔ چہرے پر
سوچ کی پرچھائیاں تھیں جبکہ
پیشانی پر مسلسل رہنے والی ایک
لکیر۔ مگ اٹھا کر کافی کا سپ بھر
رہا تھا کہ دروازے پر کسی نے

شرٹ میں ملبوس ایک چونیٹس
پینیس سالہ درمیانے قد کا خوش
شکل شخص کھڑا تھا۔

"آؤ عفان۔۔۔!"

"کیا آؤ۔۔۔؟" اندر داخل ہوتے
عفان نے ایک نظر رست واپج

دیکھی تھی۔ "سوا دو ہو رہے ہیں۔۔۔
گھر کب جاؤ گے۔۔۔؟" اس کے سوال
پر ابراہیم نے ایک نظر 'جنید اینڈ
کو' کے ایمیلز پر ڈالی تھی۔ اور
دکھتی پیشانی مسل گیا۔

"بس یار یہ ایمیلز چیک کر رہا
تھا۔" عفا ان آگے بڑھ کر لہجے

دیکھی تھی۔ "سوا دو ہو رہے ہیں۔۔۔
گھر کب جاؤ گے۔۔۔؟" اس کے سوال
پر ابراہیم نے ایک نظر 'جنید اینڈ
کو' کے ایمیلز پر ڈالی تھی۔ اور
دکھتی پیشانی مسل گیا۔

"بس یار یہ ایمیلز چیک کر رہا
تھا۔" عفا اللہ آگے بڑھ کر لہجہ

"بس یار یہ ایملیز چیک کر رہا
تھا۔" عفان آگے بڑھ کر لیپ
ٹاپ بند کر گیا۔

"اللہ کو مانو یار کل رات سے
یہیں ہو۔ انسان کی باڈی کو آرام
کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔۔ اس
طرح کرو گے تو بیمار پڑھ جاؤ

"بس یار یہ ایملیز چیک کر رہا
تھا۔" عفان آگے بڑھ کر لیپ
ٹاپ بند کر گیا۔

"اللہ کو مانو یار کل رات سے
یہیں ہو۔ انسان کی باڈی کو آرام
کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس
طرح کرو گے تو بیمار پڑھ جاؤ

"اللہ کو مانو یار کل رات سے
یہیں ہو۔۔ انسان کی باڈی کو آرام
کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔۔ اس
طرح کرو گے تو بیمار پڑھ جاؤ
گے۔۔" اس کے لیکچر پر ابراہیم
دھیرے سے ہنس دیا۔

"تم بھلا

طرح کرو گے تو بیمار پڑھ جاؤ
گے۔۔ "اسکے لیکچر پر ابراہیم
دھیرے سے ہنس دیا۔

"تم بھول رہے ہو۔۔ یہاں جب
ہمارا پہلا مہینہ تھا ایک ایک ہفتے
رکا کرتے تھے۔۔"

رکا کرتے تھے۔۔"

"ہاں یاد ہے مجھے سب۔۔ یہ بھی
یاد ہے تم نے اپنے دوست کی
شادی بھی کس طرح مارے
باندھے اٹینڈ کی تھی۔۔" آج سے
چار ماہ پہلے عثمان اور زویا کی شادی
ہو گئی تھی۔ مگر اسے سانس لینے کی

مرست نہ قیامت بیا رہا۔
اس نے آسیہ بیگم کو جانے کو کہہ
دیا تھا جبکہ خود صرف ولیمے میں
ہی جاسکا تھا۔ عثمان نے اس پر کافی
غصہ کیا تھا۔ جس پر وہ بس
معذرتیں ہی کرتا رہ گیا تھا۔ اب
اس گھر میں عفان بھی تھا جو
عثمان کے ساتھ ابراہیم کا دوست

غصہ کیا تھا۔ جس پر وہ بس
معذرتیں ہی کرتا رہ گیا تھا۔ اب
اس گھر میں عفان بھی تھا جو
عثمان کے ساتھ ابراہیم کا دوست
بن چکا تھا۔ آج سے چھ ماہ پہلے
عفان ایک بڑی ٹیکسٹائل ملز میں
آیز آ مینجر کام کرتا تھا۔ ابراہیم نے
اپنی فیکٹری کھولنے سے پہلے اسی

عثمان کے ساتھ ابراہیم کا دوست
بن چکا تھا۔ آج سے چھ ماہ پہلے
عفان ایک بڑی ٹیکسٹائل ملز میں
آیز آ مینجر کام کرتا تھا۔ ابراہیم نے
اپنی فیکٹری کھولنے سے پہلے اسی
سے مشورے کیے تھے۔ کیونکہ وہ
کپڑے کی فیلڈ میں بہترین

معالجہ کرتا تھا۔

کپڑے کی فیلڈ میں بہترین
معلومات رکھتا تھا۔ وہ دونوں فیکٹری
کے کام کے سلسلے میں کئی بار ملک
کے مختلف شہروں میں بھی گئے
تھے۔ مگر اس وقت عفان نے اپنی
جاب نہ چھوڑی تھی۔ وہ جاب کے
ساتھ ساتھ ابراہیم کے ساتھ لگا
ہوئے کام میں مصروف تھے۔

ساتھ ساتھ ابراہیم کے ساتھ لگا
رہا۔ مگر یہ ممکن نہ تھا ابراہیم کو
اس وقت اسکے مکمل ساتھ کی
ضرورت تھی فیکٹری میں مال ڈالنا
مشینری لگانا وہ یہ تو کر سکتا تھا۔ مگر
ورکرز کو سپروائز ایک ایکسپیرینسڈ
بندہ ہی کر سکتا تھا۔ جو پہلے ہی اس

ضرورت ہی فیلٹری میں مال ڈالنا
مشینری لگانا وہ یہ تو کر سکتا تھا۔ مگر
ورکرز کو سپروائز ایک ایکسپیرینسڈ
بندہ ہی کر سکتا تھا۔ جو پہلے ہی اس
کام میں مہارت رکھتا ہو۔ ابراہیم
چونکہ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں رہا
تھا ہمیشہ۔ اس لیے اس شعبے کے
بندے کو ہائیر کرنا ضروری تھا۔ اور

تھا ہمیشہ۔ اس لیے اس شعبے کے
بندے کو ہائیر کرنا ضروری تھا۔ اور
پھر اس نے عفان کو گزشتہ جاب
کی سیلیری پر جاب آفر کردی
تھی۔ ابراہیم جنید ذہین تھا وہ جانتا
تھا انویسٹمنٹ کہاں اور کس شخص
پر کرنی تھی۔ اسکے بعد فیکٹری کی

پر کرنی تھی۔ اسکے بعد فیکٹری کی
جواب کے لیے ویکینسز اور نکلیں
تھیں۔ عفان تب سے اسکے ساتھ
تھا۔ اسکا دایاں بازو بنا ہوا تھا۔

"تم جانتے ہو اس وقت کس
طرح پھنسا ہوا تھا میں۔۔۔ سر تک
اٹھا کر کہا فرصت نہیں تھی

سیٹھ عابد نے آگ لگنے کے بعد
جو وقت دیا تھا۔۔ بس وہی امتحان
تھا۔۔ "لیپ ٹاپ بند کرتا اٹھ کھڑا
ہوا۔ اس وقت اسکا جوڑ جوڑ تھکن
کا شکار تھا۔ پچھلے چھ ماہ سے وہ
پورے چوبیس گھنٹے میں بمشکل تین
سے چار گھنٹوں کی نیند لیتا تھا

سے چار گھنٹوں کی نیند لیتا تھا
بس۔ زندگی کا مقصد اس وقت کام
کام اور صرف انتھک کام بنا ہوا
تھا۔ دونوں ملازمین کے کام کا جائزہ
لیتے گراؤنڈ فلور پر آگئے تھے۔

عفان کے نیچے ایک سپروائزر اور
تھا جو تمام مال کی دیکھ ریکھ کرتا

تھا۔ گراؤنڈ فلور پر آگئے تھے۔

تھا۔ دونوں ملازمین کے کام کا جائزہ
لیتے گراؤنڈ فلور پر آگئے تھے۔

عفان کے نیچے ایک سپروائزر اور
تھا جو تمام مال کی دیکھ ریکھ کرتا
تھا۔ دو گارڈز فیکٹری کے باہر

کھڑے تھے۔ جب سے شارٹ

سرکٹ ہوا تھا وہ خاصہ محتاط ہو چکا

تھا۔ کونک چند سائبرائیڈ کے ہتھ

سرکٹ ہوا تھا وہ خاصہ محتاط ہو چکا
تھا۔ کیونکہ چند سیاسی پارٹی کے بھتہ
خور اب اسکی بڑھتی شہرت کو دیکھ
نظریں جما رہے تھے۔ ان چھ ماہ
میں اس ہزاروں فیکٹریوں سے
بھرے علاقے میں ابراہیم جنید
خود بخود ابھر کر آ رہا تھا۔

سرکٹ ہوا تھا وہ خاصہ محتاط ہو چکا
تھا۔ کیونکہ چند سیاسی پارٹی کے بھتہ
خور اب اسکی بڑھتی شہرت کو دیکھ
نظریں جما رہے تھے۔ ان چھ ماہ
میں اس ہزاروں فیکٹریوں سے
بھرے علاقے میں ابراہیم جنید
خود بخود ابھر کر آ رہا تھا۔

"اس مہینے کے اینڈ کی فائنل ہوئی
ہے میٹنگ۔۔!!" اسکی خبر پر عفان
چونکا تھا اور اسکی جانب دیکھا۔ مگر
اگلے پل اسکا ری ایکشن بڑا بے
ساختہ تھا۔ ابراہیم کو بے اختیار گلے
سے لگا گیا تھا۔

"میرے دوست تم نے کر
دکھایا۔۔ یعنی دیئی جارہے ہو
فائنلی۔۔!!" اسکی خوشی دیدنی
تھی۔ مگر ابراہیم نے بس ہلکا سا
مسکرا نے پر اکتفا کیا۔

"ابھی صرف میٹنگ ہے۔۔ باقی اللہ

تھی۔ مگر ابراہیم نے بس ہلکا سا
مسکرا نے پر اکتفا کیا۔

"ابھی صرف میٹنگ ہے۔۔ باقی اللہ
کے ہاتھ میں ہے۔۔"

"بے فکر رہو انشاء اللہ۔۔ ہمیں
ضرور ملے گا کانٹریکٹ۔۔" اسے

"ابھی صرف میٹنگ ہے۔۔ باقی اللہ
کے ہاتھ میں ہے۔۔"

"بے فکر رہو انشاء اللہ۔۔ ہمیں
ضرور ملے گا کانٹریکٹ۔۔" اسے
خدا حافظ کرتا وہ فیکٹری کے مین
گیٹ کی سمت بڑھ گیا۔ گارڈز نے
اسے دیکھتے ہی سلام کیا تھا۔ اور

"ابھی صرف میٹنگ ہے۔۔ باقی اللہ
کے ہاتھ میں ہے۔۔"

"بے فکر رہو انشاء اللہ۔۔ ہمیں
ضرور ملے گا کانٹریکٹ۔۔" اسے
خدا حافظ کرتا وہ فیکٹری کے مین
گیٹ کی سمت بڑھ گیا۔ گارڈز نے
اسے دیکھتے ہی سلام کیا تھا۔ اور

"بے فکر رہو انشاء اللہ۔۔ ہمیں
ضرور ملے گا کانٹریکٹ۔۔" اسے
خدا حافظ کرتا وہ فیکٹری کے مین
گیٹ کی سمت بڑھ گیا۔ گارڈز نے
اسے دیکھتے ہی سلام کیا تھا۔ اور
لوہے کا بڑا دروازہ کھول دیا۔ کار
میں بیٹھتا گیٹ سے باہر نکال گیا۔
تقریباً آدھ گھنٹہ بعد اس کا کار

اسے دیکھتے ہی سلام کیا تھا۔ اور
لوہے کا بڑا دروازہ کھول دیا۔ کار
میں بیٹھتا گیٹ سے باہر نکال گیا۔
تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسکی کار
گلشن میں واقع اپارٹمنٹس کی
پارکنگ میں آکر رکی تھی۔ یہ آٹھ
منزلہ عمارت تھی جس کے چوتھے
ف

منزلہ عمارت تھی جس کے چوتھے
فلور پر وہ لوگ آج سے پانچ ماہ
پہلے شفٹ ہوئے تھے۔

لفٹ میں داخل ہوتا چو تھی منزل
کا بٹن دبا گیا۔ اسے آج بھی وہ دن
یاد تھا جب اس نے ماں سے گھر
بہنہ کی اجازت مانگی تھی۔ وہ عیب

بیچنے کی اجازت مانگی تھی۔ وہ عبیر
کی وجہ سے خفا تھیں۔ اسکے بزنس
کے آئیڈیا پر کوئی تبصرہ نہیں کیا
تھا۔ مگر خاموشی سے اجازت دے
دی تھی۔ لیکن اسے معلوم تھا اسکے
اس ڈسجین پر اسکی پوری فیملی
افسردہ تھی۔ کیز سے دروازہ کھولتا

افسردہ تھی۔ کیز سے دروازہ کھولتا
اندر داخل ہوا تو پورے گھر میں
سناٹا چھایا تھا۔ یہ تین بیڈ

روم، ڈرائنگ روم اور چھوٹے سے
لاؤنج پر مشتمل صاف ستھرا

اپارٹمنٹ تھا۔ جس میں ایک اسکا
کمر تھا ایک اسامہ کا اور ایک میں

لاؤنج پر مشتمل صاف ستھرا
اپارٹمنٹ تھا۔ جس میں ایک اسکا
کمرہ تھا ایک اسامہ کا اور ایک میں
ارہا اور آسیہ بیگم رہتی تھی۔ آپن
کچن کے کاؤنٹر پر کیز ڈالتا اپنے
کمرے کی سمت بڑھ گیا۔ جہاں
پچھلے کئی ماہ سے وہ اپنی قیدِ تنہائی

لاؤنج پر مشتمل صاف ستھرا
اپارٹمنٹ تھا۔ جس میں ایک اسکا
کمرہ تھا ایک اسامہ کا اور ایک میں
ارہا اور آسیہ بیگم رہتی تھی۔ آپن
کچن کے کاؤنٹر پر کیز ڈالتا اپنے
کمرے کی سمت بڑھ گیا۔ جہاں
پچھلے کئی ماہ سے وہ اپنی قیدِ تنہائی

ارہا اور آسیہ بیگم رہتی تھی۔ آپن
کچن کے کاؤنٹر پر کیز ڈالتا اپنے
کمرے کی سمت بڑھ گیا۔ جہاں
پچھلے کئی ماہ سے وہ اپنی قید تنہائی
کاٹ رہا تھا۔

'میں اب کبھی اس گھر میں قدم
نہیں رکھوں گی۔'

'میں اب کبھی اس گھر میں قدم
نہیں رکھوں گی۔'

اور وہ گھر ہی نہ رہا تھا۔ جہاں وہ
اسے چھوڑ کر گئی تھی۔ کمرے کا
دروازہ بند کرتے ایک طائرانہ نگاہ
پورے کمرے میں ڈالی سب کچھ
تکتے تھے۔

اور وہ گھر ہی نہ رہا تھا۔ جہاں وہ
اسے چھوڑ کر گئی تھی۔ کمرے کا
دروازہ بند کرتے ایک طائرانہ نگاہ
پورے کمرے میں ڈالی سب کچھ
ویسا ہی تھا۔ کچھ بھی تو نہ بدلا تھا۔
اسکے کمرے میں عبیر جہانگیر کی
ایک ایک چیز آج بھی اسی طرح
جنانا کھ تھ جس

پورے کمرے میں ڈالی سب کچھ
ویسا ہی تھا۔ کچھ بھی تو نہ بدلا تھا۔
اسکے کمرے میں عبیر جہانگیر کی
ایک ایک چیز آج بھی اسی طرح
حفاظت سے رکھی تھی جیسی وہ
چھوڑ کر گئی تھی۔ شفٹنگ کے بعد
اس نے خود اسکا سامان کبڈ، بیڈ
ارٹ ٹیبل، ٹیبل گ، پینچ

چھوڑ کر گئی تھی۔ شفٹنگ کے بعد
اس نے خود اسکا سامان کبڈ، بیڈ
سائیڈ ٹیبل اور ڈریسنگ پر ارینج کیا
تھا۔ مگر ان اشیاء کو استعمال کرنے
والی کہیں نہ تھی۔ وہ تو ایسی روٹھی
تھی کہ بات کرنا تو دور کی بات
اسکا نمبر تک بلاک کر دیا تھا۔ مگر وہ
اسے ٹیکسٹ کرتا رہتا تھا۔ اسے

اسے ٹیکسٹ کرتا رہتا تھا۔ اسے
معلوم تھا وہ اس کے ٹیکسٹ میسجز
پڑھتی تھی۔ اور نجانے کیا بات تھی
اس سے اپنی ہر بات اپنے مسائل
اپنی پروگریس اپنے ڈیجیٹل ڈسکس
کرنے کا دل چاہتا تھا۔ اسے ایک
امید سی تھی وہ ایک نہ ایک دن
تو اس کے سامنے کھڑے ہو جائے گا۔

امید سی تھی وہ ایک نہ ایک دن
تو اسے رپلائے ضرور کرے گی۔
مگر ہر گزرتا دن اس سے دوری کا
اب شدت سے احساس دلا رہا تھا۔
بیڈ پر ڈھیر ہوتا موبائل نکال گیا۔
گیلری آپن کرتا عبیر کی مختلف
جگہوں کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔
سکھنا نہ سکتا تھا

اب شدت سے احساس دلا رہا تھا۔
بیڈ پر ڈھیر ہوتا موبائل نکال گیا۔
گیلری آپن کرتا عبیر کی مختلف
جگہوں کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔
جب اسکی نظر اپنی برتھ ڈے
ویڈیو پر ایک بار پھر ٹھہر چکی
تھی۔ اسامہ کی جانب سے سینڈ کی

تھی۔ اسامہ کی جانب سے سینڈ کی
گئی اس ویڈیو کو نجانے کتنی بار
دیکھ چکا تھا۔ اور جب جب اس
ویڈیو کو دیکھتا وہ اور شدت سے
یاد آنے لگتی تھی۔ آخر چھ ماہ
ہو چکے تھے اسے دیکھے۔۔۔ چھ ماہ
ہو گئے تھے اسکی آواز سننے اسکا
لمس محسوس کرنے کا

مس محسوس کیے۔ دل میں پھر
بے چینیاں کروٹیں لینے لگیں
تھیں۔ کیا وہ اسے بھول گئی
تھی۔۔؟ دل کے بند کواڑوں میں
چھپا یہ خوف اسکی حرکتِ قلب
سست کر دیتا۔ یہی تو خوف تھا جو وہ
اسے بار بار میسج کر کے اپنی یاد
دلاتا تھا۔ لیکن دوسری جانب سے

دلاتا تھا۔ لیکن دوسری جانب سے
مکمل خاموشی اسے الگ ذہنی
خلفشار میں مبتلا کر رہی تھی۔ دو دن
کا تھکا ہارا دماغ اب بھی اس لڑکی
میں الجھا تھا۔ سکون جیسے اس سے
چھین لیا گیا تھا۔

"مجھ مانا ہے تم سے" ننھا ز

"مجھے ملنا ہے تم سے۔۔۔" نجانے
کیا ہوا تھا اسے اچانک۔۔۔ میسج ٹائپ
کرتا اسے سینڈ کر گیا۔ آج جیسے یاد
شدت اختیار کر چکی تھی۔

جاری ہے

تیری رہگزر

قسط 50

"میں نہیں کہتی تھی بھابھی آپ سے
کہ ایسے جلد بازی میں فیصلہ نہ
کرس۔۔" مرینہ صاحبہ نے افسردگی

سے پاس بیٹھیں حفصہ صاحبہ سے
شکوہ کیا تھا۔ وہ چار دن پہلے ہی لندن
سے فیملی کے ساتھ پاکستان آئیں
تھیں۔ اور جب عبیر کا پتہ چلا وہ تو
حیران ہی رہ گئیں تھیں۔

"میں کہتی رہی بچی اس گھر میں
ایڈجسٹ کر ہی نہیں سکتی۔ آپ نے

"میں لہتی رہی بچی اس گھر میں
ایڈجسٹ کر ہی نہیں سکتی۔۔ آپ نے
دیکھا نہیں تھا کیا اپنے اور ان لوگوں
کے اسٹیٹس میں فرق۔۔؟"

"ابراہیم سے ہم نے ہر گز یہ توقع
نہیں کی تھی۔۔" وہ چاہ کر بھی اس
بار داماد کی طرفداری نہ کر سکیں

"ابراہیم سے ہم لے ہر لڑیہ لوح
نہیں کی تھی۔۔" وہ چاہ کر بھی اس
بار داماد کی طرف داری نہ کر سکیں
تھیں۔ بلکہ اب تو ملال نے انہیں
آگھیرا تھا۔

"توقع۔۔؟ ارے میں پوچھتی ہوں
ایسے شخص سے جو اپنی فیملی کا پیٹ
توقع کرتا ہو۔۔"

بہم میں بھونک دیا۔ میں جا ہی ہوں
وہ بالکل خوش نہیں تھی اس شادی
سے۔۔ شادی کے دنوں میں ہی اسکا
چہرہ دیکھ لیا تھا میں نے۔۔ "انہوں
نے خفگی سے حفصہ صاحبہ کو دیکھا تھا
جو بس پہلو بدل کر رہ گئیں تھیں۔

"ایسا نہیں ہے مبینہ تم غلط سمجھ رہی
صحیح ہے

جو بس پہلو بدل کر رہ گئیں تھیں۔

"ایسا نہیں ہے مبینہ تم غلط سمجھ رہی
ہو۔ شروع شروع سب صحیح تھا ابھی
مائرہ کی شادی کی تصویریں نہیں
دیکھیں تھیں تم نے کتنا خوش نظر
آ رہی تھی وہ۔" انکی وضاحت پر مبینہ
صاحبہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"میری بیٹی اگر کچھ منہ سے کہہ
نہیں رہی تھی تم نے خود ہی اخذ
کر لیا۔ ارے میں نے کتنا منع کیا تھا
کہ اسٹیٹس سے بچے نہیں کرو۔
میرے کلیجے کی ٹھنڈک کو تم نے ان
گھٹیا لوگوں کے ہاتھ۔۔" اسی پل کچن
سے زینب نکل آئی۔ مرینہ صاحبہ نے
اس پر ناگوار نگاہ ڈالی تھی۔ حفصہ

گھٹیا لوگوں کے ہاتھ۔۔ "اسی پل کچن
سے زینب نکل آئی۔ مرینہ صاحبہ نے
اس پر ناگوار نگاہ ڈالی تھی۔ حفصہ
صاحبہ نے بھی اسکی جانب دیکھا تھا۔

"بس نجانے کیسی پٹی بندھ گئی تھی
مرینہ۔۔ کاش اپنی بیٹی کی سن لیتی
میں۔۔" زینب لب کاٹتی آگے بڑھ گئی

اس پر ہمارا دل تھا۔
صاحبہ نے بھی اسکی جانب دیکھا تھا۔

"بس نجانے کیسی پٹی بندھ گئی تھی
مرینہ۔۔ کاش اپنی بیٹی کی سن لیتی
میں۔۔" زینب لب کاٹتی آگے بڑھ گئی
جب اسکے کانوں میں مرینہ صاحبہ کی
آواز پڑی تھی۔

"اب بھی دیر نہیں ہوئی بھابھی۔۔"

"بھاجن یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔؟
کیوں اپنی اور میری زندگی دواؤں پر
لگا دی۔۔؟" اپنے کمرے میں آکر وہ
گھبراہٹ کے سبب بالکنی میں نکل
آئی۔ اس کا دل گزرے چند ماہ میں
کس طرح مردہ ہو چکا تھا یہ وہی

لگا دی۔۔؟"اپنے کمرے میں آکر وہ
گھبراہٹ کے سبب بالکنی میں نکل
آئی۔ اس کا دل گزرے چند ماہ میں
کس طرح مردہ ہو چکا تھا یہ وہی
جانتی تھی۔

عبیر گھر پر موجود نہ تھی۔ آج شام
زوہیب اسے زبردستی اپنے گھر لے

بیر ہر پر موبود نہ فی۔ ان سام
زوہیب اسے زبردستی اپنے گھر لے
گیا تھا۔ کیونکہ اس نے بھی ان
گزرے ماہ میں بمشکل ہی گھر سے
باہر قدم نکالا تھا۔ بالکنی میں رکھی چیر
پر بیٹھتی دور تک پھیلے لان کو دیکھنے
لگی۔ اس وقت وہ جتنا تنہا خود کو
محسوس کر رہی تھی یہ وہی جانتی

میں نے اس سے یہ کہہ دیا تھا

تھی۔ اپنی ماں اپنے بہن بھائی کتنی

شدت سے یاد آرہے تھے۔ مگر وہ

ابراہیم سے بالکل بات نہیں کرنا چاہتی

تھی وہ کال بھی کرتا تھا تو اب وہ

ریسو نہیں کرتی تھی۔ آخر کیوں کرتی

وہ اس سے بات۔۔؟ جب وہ اسے

کچھ بتانے کو کچھ کلیر کرنے کو تیار نہ

وہ اس سے بات۔۔؟ جب وہ اسے
کچھ بتانے کو کچھ کلیر کرنے کو تیار نہ
تھا تو اسے بھی اس سے بات نہیں
کرنی تھی۔ حالانکہ یہ ایک ان ریزن
ایبل حرکت تھی اسکا بھائی اپنی زندگی
کا جو چاہے فیصلہ لے سکتا تھا۔ اس
نے ٹھیکا نہیں اٹھایا ہوا تھا۔ اور یہ
بات اسید کو سمجھنی چاہیے تھی کہ وہ

نے کھیکا نہیں اٹھایا ہوا تھا۔ اور یہ
بات اسید کو سمجھنی چاہیے تھی کہ وہ
بہن کے لیے اپنی بیوی کو دیوار سے
لگا چکا تھا۔

اسی پل نیچے ڈرائیو وے پر اسید کی
کار آکر رکی تھی۔ مگر اسکی سوچوں کا
تسلل کار کی آمد نے نہیں بلکہ اسکے
پہلے کھیکا تھا۔

کار آکر رکی تھی۔ مگر اسکی سوچوں کا
تسلل کار کی آمد نے نہیں بلکہ اسکے
ساتھ کھلکھلاتی ہوئی ہنسی کے ساتھ
نکلنے والی ہستی نے توڑا تھا۔ جینز اور
ٹاپ میں ملبوس کندھے تک آتے
بالوں کو کھلا چھوڑی مبشرہ اسید کی
ہمراہی میں چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔

سماہ صفا ہوں گی سے سماہ

نکلنے والی ہستی نے توڑا تھا۔ جینز اور

ٹاپ میں ملبوس کندھے تک آتے

بالوں کو کھلا چھوڑی مبشرہ اسید کی

ہمراہی میں چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔

اسید بھی اس پل بڑے خوشگوار موڈ

میں تھا۔ اور یہ پہلا خوشگوار منظر نہ

تھا جو وہ نظر انداز کر دیتی۔ گزشتہ تین

میں تھا۔ اور یہ پہلا خوشلوار منظر نہ
تھا جو وہ نظر انداز کر دیتی۔ گزشتہ تین
روز سے یہی ہوتا چلا آرہا تھا۔ مبشرہ
اس سے کبھی دوست کے گھر یا مال
ڈراپ کرنے کا کہہ دیتی۔ کبھی اس
کے لیے کافی بنا کر لے آتی۔ ان
دونوں کے درمیان بڑھتے تعلقات
زینب جنید کے دل میں سوئیاں چبھو

اس کے ساتھ ساتھ اس کے سر پر
ڈراپ کرنے کا کہہ دیتی۔ کبھی اس
کے لیے کافی بنا کر لے آتی۔ ان
دونوں کے درمیان بڑھتے تعلقات
زینب جنید کے دل میں سوئیاں چھو
رہے تھے۔ اسکی آنکھوں کے سامنے
دھند سی چھانے لگی۔ اس شخص کو اس
بات کی پرواہ تک نہیں تھی کہ اسکی

دھند سی چھانے لگی۔ اس شخص کو اس
بات کی پرواہ تک نہیں تھی کہ اسکی
کیا حالت تھی وہ کس کیفیت سے
گزر رہی تھی۔ ڈائٹ میڈیسن پر اپری
لے بھی رہی تھی یا نہیں۔ جبکہ خود
وہ فیملی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا تھا۔ اور
وہ۔! اسکا ٹیبل پر سب کے ساتھ
ہونا نہ ہونا برابر تھا۔ آنسو اسکی جھیل

وہ۔۔! اسکا تیل پر سب لے ساکھ
ہونا نہ ہونا برابر تھا۔ آنسو اسکی جھیل
سی آنکھوں کا بند توڑتے اب باہر
آ رہے تھے۔ اسے نہیں معلوم تھا اتنی
جان لٹانے والا شخص یوں بدل جائے
گا۔ عقب سے اسے کمرے کا دروازہ
کھلنے کی آواز آئی تھی۔ مگر وہ بغیر
توجہ دیے کرسی پر پاؤں رکھے بیٹھی

ٹھٹھنے کی آواز آئی تھی۔ مگر وہ بغیر
توجہ دیے کرسی پر پاؤں رکھے بیٹھی
رہی البتہ آنسو دوپٹے سے رگڑ ڈالے
تھے۔ کچھ دیر بعد اسے اپنے پیچھے اسید
کی موجودگی محسوس ہوئی تھی۔

"یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔۔ نیچے
سب کھانے پر ویٹ کر رہے

تھے۔ لچھ دیر بعد اسے اپنے پیچھے اسید
کی موجودگی محسوس ہوئی تھی۔

"یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔۔ نیچے
سب کھانے پر ویٹ کر رہے
ہیں۔۔" اسکی سپاٹ آواز پر وہ بغیر
کوئی تاثر دیے اسی اینگل میں بیٹھی
رہی تھی۔

کوئی تاثر دیے اسی اینگل میں بیٹھی
رہی تھی۔

"تم سے کہہ رہا ہوں۔۔!"

"بھوک نہیں مجھے۔۔" لہجے کو نرم
ہونے سے بمشکل روکا تھا۔

"میکیٹس بھی یہ تو میں دیکھ چکی تھی۔"

"بھوک نہیں مجھے۔۔" لہجے کو نم
ہونے سے بمشکل روکا تھا۔

"میٹیکسٹس بھی ہوتے ہیں۔۔ پھپھو آئی
ہوئی ہیں کیا سوچیں گی وہ۔۔؟" زینب
کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ بکھر
گئی۔

"ایسیکیٹس بھی ہوتے ہیں۔۔ پھپھو آئی
ہوئی ہیں کیا سوچیں گی وہ۔؟" زینب
کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ بکھر
گئی۔

"بے فکر رہیں وہ ایسا کچھ نہیں
سوچیں گی بلکہ اگر ان کے سامنے
چلی گئی دو چار باتیں اور مار دیں

"کیا بلواس لر رہی ہو۔۔ وہ ایسا لیوں
کریں گی۔۔؟" زینب نے نگاہ اٹھا کر
اسکے چہرے پر چھائی ناگواری دیکھی۔
اور لب بھینختی اپنی جگہ سے اٹھ
کھڑی ہوئی۔

"کیوں آپ سمیت پورا گھر یہی تو
کرتا آرہا ہے۔۔ بھاجن کے کیے کا بدلا

"کیوں آپ سمیت پورا لھر یہی تو
کرتا آرہا ہے۔۔ بھاجن کے کیے کا بدلا
مجھ سے لے رہے ہیں۔۔ جن میں
اب آپکی پھپھو بھی ایڈ ہو چکی
ہیں۔۔" اسکی بھی برداشت کی انتہا
ہو چکی تھی۔ ان لوگوں کی کاٹ دار
نظروں اور جملوں سے تنگ آ چکی تھی
وہ۔ جبکہ اسید کا چہرہ غضب سے سرخ

"کیوں آپ سمیت پورا لھر یہی تو
کرتا آرہا ہے۔۔ بھاجن کے کیے کا بدلا
مجھ سے لے رہے ہیں۔۔ جن میں
اب آپکی پھپھو بھی ایڈ ہو چکی
ہیں۔۔" اسکی بھی برداشت کی انتہا
ہو چکی تھی۔ ان لوگوں کی کاٹ دار
نظروں اور جملوں سے تنگ آ چکی تھی
وہ۔ جبکہ اسید کا چہرہ غضب سے سرخ

صخروں اور جنگلات سے ایک ایسی سی
وہ۔ جبکہ اسید کا چہرہ غضب سے سرخ
پڑھنے لگا۔

"شٹ اپ۔۔۔!!! کیا بدلا لیا تم سے
ہاں۔۔۔؟ مارا ہے زدو کو ب کیا ہے۔۔۔ یا
تمہارے میکے پھینک آیا۔۔۔؟" وہ اتنی
زور سے دھاڑا تھا کہ زینب بے اختیار
پچھم پھٹ پھٹ تھم تھم کر

"شٹ اپ۔۔۔!!! لیا بدلا لیا کم سے

ہاں۔۔۔؟ مارا ہے زدو کو ب کیا ہے۔۔۔ یا

تمہارے میکے پھینک آیا۔۔۔؟" وہ اتنی

زور سے دھاڑا تھا کہ زینب بے اختیار

پچھے ہٹی تھی۔ جس کے سبب پچھے

رکھی چیئر گر گئی۔ وہ زرد چہرے پر

بے یقینی لیے محبت کا دعویٰ کرنے

والے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔ اسکی

پیچھے ہی تھی۔ جس نے سبب پیچھے
رکھی چیئر گر گئی۔ وہ زرد چہرے پر
بے یقینی لیے محبت کا دعویٰ کرنے
والے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔ اسکی
رنگت نچڑنے لگی تھی۔ جسکا احساس
اسید کو بھی ہوا تھا۔ اور فوراً ایک قدم
نزدیک آیا مگر وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی
اور چیئر کی وجہ سے لڑکھڑائی۔

"زینی۔۔!" اس نے بازو پکڑ کر اسے
سنجھالا تھا مگر وہ اگلے پل چھڑا گئی۔
اسکے چہرے پر اتنی بے یقینی تھی کہ
اسید کو اپنے سنگین جملوں پر بے اختیار
پچھتاوا سا ہونے لگا۔ اپنی نم ہوتی
آنکھیں اسکی آنکھوں سے پھیرتی دیوار
کا سہارا لے کر آگے بڑھ گئی۔ آج اس
شخص نے اس پر اپنی فرسٹریشن نہیں

پچھتاوا سا ہونے لگا۔ اپنی نم ہوتی
آنکھیں اسکی آنکھوں سے پھیرتی دیوار
کا سہارا لے کر آگے بڑھ گئی۔ آج اس
شخص نے اس پر اپنی فرسٹریشن نہیں
نکالی تھی بلکہ اسکی اوقات بتائی تھی۔

میں ملنا چاہتا ہوں م سے۔۔ یہ ایک
مسیح نہیں تھا۔ ایک تیر تھا جو اسکے
روح و جسم میں زہر کے ساتھ لگا
تھا۔ بلاخر اس شخص کو اسکی یاد آگئی
تھی۔ بلاخر اسکی جانب سے دی گئی
سزا ختم ہوئی تھی۔ بلاخر اس شخص کو
پلٹنے کا خیال آیا تھا۔ اس مسیح کو آئے
تین دن گزر چکے تھے اور وہ نجانے

پیسے کا حیاں آیا تھا۔ اس میسج کو اے
تین دن گزر چکے تھے اور وہ نجانے
کتنی بار اس میسج کو پڑھ چکی تھی۔ مگر
رپلائے آج بھی نہ کر سکی تھی۔ اور
اب بھی موبائل بند کرتی سائیڈ میں
ڈال گئی تھی۔ اسکا دل گھبرانے لگا تھا۔
جب جب اسکے میسجز پڑھتی تھی اسکا
دل انہی کیفیات کا شکار ہوتا تھا۔ وہ

رہ گئے آج بھی نہ لڑی سی۔ اور
اب بھی موبائل بند کرتی سائیڈ میں
ڈال گئی تھی۔ اسکا دل گھبرانے لگا تھا۔
جب جب اسکے میسجز پڑھتی تھی اسکا
دل انہی کیفیات کا شکار ہوتا تھا۔ وہ
آخر چاہتا کیا تھا اب۔۔؟ اس مسلسل
رابطے کا مقصد کیا تھا۔۔؟ اور اب
کیوں ملنا چاہتا تھا جب خود سے دور

جب جب اسے سوچوں میں گم ہو۔۔؟ "اسید کی

دل انہی کیفیات کا شکار ہوتا تھا۔ وہ
آخر چاہتا کیا تھا اب۔۔؟ اس مسلسل
رابطے کا مقصد کیا تھا۔۔؟ اور اب
کیوں ملنا چاہتا تھا جب خود سے دور
بھی اسی نے کیا تھا۔۔!

"کن سوچوں میں گم ہو۔۔؟" اسید کی
آواز سے وہ چونک کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور

جب جب اسے سوچوں میں گم ہو۔۔؟ "اسید کی

دل انہی کیفیات کا شکار ہوتا تھا۔ وہ
آخر چاہتا کیا تھا اب۔۔؟ اس مسلسل
رابطے کا مقصد کیا تھا۔۔؟ اور اب
کیوں ملنا چاہتا تھا جب خود سے دور
بھی اسی نے کیا تھا۔۔!

"کن سوچوں میں گم ہو۔۔؟" اسید کی
آواز میں وہ جھنجھکی تھی بلکہ سوچوں اور

ن سوپوں میں م ہو۔۔ اسید
آواز پر وہ چونکی تھی۔ بلو سوٹ اور
وائٹ شرٹ میں ملبوس اسید کھڑا تھا۔
شام کے چھ بج رہے تھے۔ اس وقت
وہ لاؤنج میں تنہا بیٹھی تھی۔

"کہیں نہیں۔۔ آج جلدی آگئے
آپ۔۔؟" سنبھل کر بیٹھتے اس سے

اور جہاں بھی اسکا راز ملے۔ آگیا

سامنے پھرتے رہے۔ اس وقت
وہ لاؤنج میں تنہا بیٹھی تھی۔

"کہیں نہیں۔۔ آج جلدی آگئے
آپ۔۔؟" سنبھل کر بیٹھتے اس سے
پوچھا۔ اسید بھی اس کے برابر میں آبیٹھا
تھا۔

"بس فارغ ہو گیا تھا۔۔ پھر مبشرہ کی

"بس فارغ ہو گیا تھا۔۔ پھر مبشرہ کی

کال آگئی کہ سب کو ساتھ باہر ڈنر

کیے کافی وقت ہو گیا ہے آج

چلیں۔۔" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ

کے ساتھ بتایا۔ عبیر نے بغور اپنے

بھائی کو دیکھا تھا۔ اس نے بھی محسوس

کیا تھا وہ مبشرہ کے ساتھ آج کل

کچھ زیادہ ہی وقت گزارنے لگا تھا۔ اور

ریب نو بس سراموں سرچھا ہا۔ اس
سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سیاہ جینز اور
بلو کلر کے ٹاپ میں ملبوس مبشرہ
سیڑھیوں سے اترتی انہی کے پاس
چلی آئی۔

"آگئے آپ۔ چلیں جلدی سے فریش
ہو جائیں اور عبیر تم بھی ریڈی
ہو جائیں۔"

"اٹکے آپ۔۔ پیس جلدی سے فریس

ہو جائیں اور عبیر تم بھی ریڈی
ہو جاؤ۔۔ میں نے باقی سب کو بھی
ریڈی ہونے کا کہہ دیا ہے۔۔"

"کہاں جارہے ہیں آپ

لوگ۔۔؟" ایک کھوجتی نگاہ اس نے
مبشرہ سے اسید تک ڈالی۔ نجانے کیوں

"کہاں جارہے ہیں آپ
لوگ۔۔؟" ایک کھوجتی نگاہ اس نے
مبشرہ سے اسید تک ڈالی۔ نجانے کیوں
اسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

"کہیں بھی چلیں گے۔۔ کسی اچھے
سے بیچ ریسٹورنٹ میں ڈنر کریں
گے۔۔"

"کہیں بھی چلیں گے۔۔ کسی اچھے
سے بیچ ریسٹورنٹ میں ڈنر کریں
گے۔۔"

"اٹھ جاؤ یہ لڑکی نہیں تھانے دارنی
ہے۔۔" اسید نے ہنستے ہوئے مبشرہ کو
چھیڑا تھا اسی پل لیمن کلر کے ڈھیلے
ڈھالے قمیض شلوار پر دوپٹہ اوڑھی

"اٹھ جاؤ یہ لڑکی نہیں تھا نے دارنی
ہے۔۔" اسید نے ہنستے ہوئے مبشرہ کو
چھیڑا تھا اسی پل لیمن کلر کے ڈھیلے
ڈھالے قمیض شلوار پر دوپٹہ اوڑھی
زرد چہرہ لیے زینب کچن سے برآمد
ہوئی تھی اور لاؤنج کا منظر دیکھ
رنگت مزید پھیکی پڑ گئی۔ اسید مسکراتی
نگاہوں سے کھلکھلاتی مبشرہ کو دیکھ رہا

زرد چہرہ لیے زینب پن سے برآمد
ہوئی تھی اور لاؤنچ کا منظر دیکھ
رنگت مزید پھیکی پڑ گئی۔ اسید مسکراتی
نگاہوں سے کھلکھلاتی مبشرہ کو دیکھ رہا
تھا۔ اس سے پہلے کہ منظر دھندلاتا وہ
نظریں پھیرتی قدم آگئے بڑھا گئی۔ مگر
عبیر اسکی رنگت اور آنکھیں دونوں
دیکھ چکی تھی۔ اس لیے فوراً پکار گئی۔

دیکھ چکی تھی۔ اس لیے فوراً پکار گئی۔

"بھابھی۔۔!" زینب کے قدم ٹھہرے
تھے۔ اور بے اختیار آنکھیں بند کیں۔
اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔ آہستہ
سے پلٹی تھی جب اسے باقی دو نفوس
کی نگاہ بھی خود پر ٹھہرتی محسوس
ہوئی اور نچاڑ کھڑا اس پر مشعل

سے پی سی جب اسے باقی دو سہوں
کی نگاہ بھی خود پر ٹھہرتی محسوس
ہوئی۔ اور نجانے کیوں اس پل شدید
انسیکیوریٹی نے اسے آگھیرا۔ وہ شکل و
صورت میں کسی سے کم نہ تھی۔ اسکا
معصوم حسن ہی تھا جس نے اسید کو
اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ مگر سامنے
کھڑی لڑکی خوبصورت بھی تھی۔

دور میں سے آئے تھے۔ اس

معصوم حسن ہی تھا جس نے اسید کو
اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ مگر سامنے
کھڑی لڑکی خوبصورت بھی تھی۔

کانفیڈینٹ بھی۔۔ اور ماڈرن بھی۔۔ وہ
اس کے مقابلے میں ایک سیدھی
سادھی لڑکی تھی۔

"لڑکی، یہ جاننا ہے کہ تم کو کون سا

"ریڈی ہو جائیں ہم آؤٹنگ پر جارہے
ہیں۔۔" عبیر نے اسکی شکل دیکھ
بے حد نرمی سے کہا۔ اسے اس پل
اپنے بھائی پر بے طرح غصہ آیا تھا۔
جسے اپنی بیوی کی کنڈیشن کی پرواہ
تک نہ تھی۔

"سوری۔۔ میں نہیں جاسکوں

سوری۔۔ میں میں جا سکتوں

گی۔۔ "اس نے اسید کی پر تپش نگاہیں
اپنے چہرے پر محسوس کیں تھیں مگر
نگاہ اٹھا کر بھی اسکی جانب نہ دیکھا۔
دو رات پہلے کا منظر آج بھی اسکے
ذہن میں پہلے دن کی طرح روشن
تھا۔ اور اس رات کے بعد سے اس
نے اسید سے بالکل بات بند کر دی

نے اسید سے بالکل بات بند کر دی
تھی۔ بلکہ اسکی موجودگی سے ہی خائف
رہنے لگی تھی۔

"لو شروع بس ٹینٹر مز۔۔" مبشرہ کی
اکتاہٹ بھری بڑبڑاہٹ پر زینب نے
چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ ناگواری تو
عجسہ کی آنکھوں میں بھی اٹھ رہی تھی

کیونکہ وہ بھی سن چکی تھی۔

"چلیں بھابھی فریش فیل کریں گی
آپ بھی۔۔"

"نہیں عبیر۔۔"

"کیا ڈرامے ہیں ہاں۔۔؟ جب کہہ

آپ بھی۔۔"

"نہیں عبیر۔۔"

"کیا ڈرامے ہیں ہاں۔۔؟ جب کہہ رہی ہے وہ چلو تو یہ نخرے کس بات کے ہیں۔۔؟" اسید کی سخت آواز پر عبیر اور زینب دونوں کے چہروں کے

میری طبیعت ٹھیک ہیں۔۔ میں آپ
لوگوں کو جانے سے نہیں روک
رہی۔۔ "ایک کاٹ دار نگاہ سینے پر
ہاتھ باندھے کھڑی مبشرہ پر ڈالتے
اسید کو جواب دیا تھا۔ ویسے بھی صبح
سے عجیب بیزار سی طبیعت ہو رہی
تھی۔

"تو تم سے کس نے کہا ہمیں تمہاری
پر میشن کی ضرورت ہے۔۔" اسید سرخ
چہرہ لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ عبیر بھی
صوفے کی آرم تھامتی بے ساختہ
اٹھی۔

"بھائی آپ ان کی شکل تو دیکھیں
بلکل زرد ہو رہی ہے۔۔ واقعی ان

"کچھ نہیں ہوا اسے۔۔ میں بھوکا نہیں

مار رہا اسے۔۔ گھر والوں کی یاد میں
خود مر رہی ہے تو یہ میرا قصور نہیں
ہے۔۔" زینب کو اپنے حلق میں ایک
گولہ سا اٹکتا محسوس ہوا۔ رنگت مزید
نچڑ گئی تھی۔ اس شخص کے ایسے
روپ وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتی
تھی کہ یوں سرِ عام اسکی تزئین

گولہ سا اٹکتا محسوس ہوا۔ رنگت مزید
نچڑ گئی تھی۔ اس شخص کے ایسے
روپ وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتی
تھی کہ یوں سرِ عام اسکی تزئین
کرے گا۔

"صحیح کہہ رہے ہیں۔۔ مجھے بہت یاد
آ رہے اپنے گھر والے کیونکہ مجھے

"صحیح کہہ رہے ہیں۔۔ مجھے بہت یاد
آ رہے اپنے گھر والے کیونکہ مجھے
نہیں معلوم تھا یہاں اتنے کم ظرف
رہتے ہوں گے۔" ایک نظر قریب
آتی ساس کو دیکھ وہ شوہر کی آنکھوں
میں دیکھتی غم سے پھٹ پڑی تھی۔
جبکہ اسید کا چہرہ توہین اور غضب سے
تمتہ اٹھ رہا تھا۔

میں دیکھی م سے چھٹ پری ق۔
جبکہ اسید کا چہرہ توہین اور غضب سے
تمتھا اٹھا۔ اس نے دو قدموں میں
فاصلہ طے کیا تھا۔ اور ایک زوردار
طمانچہ اسکے دائیں رخسار پر جڑ دیا۔
لاؤنج میں طمانچے کی آواز کے ساتھ
زینب کی دبی دبی سسکی بھی ابھری
تھی۔ اور پھر جیسے موت کا سا سناٹا چھا

ی۔ اور پھر جیسے موت کا سا سناٹا چھا
گیا ہو۔ عبیر حفصہ صاحبہ یہاں تک
کہ مبشرہ بھی اپنی اپنی جگہ شکاٹ
کھڑی رہ گئیں۔ جیسے کسی کے وہم و
گمان میں بھی نہ تھا یہ سب۔۔

"ہاؤ ڈیر یو۔۔ میری فیملی کے بارے
میں اتنی بکواس کرنے کی جرات کیسے

اُتے ہو؟" "اُتے ہو؟" "اُتے ہو؟"

کھڑی رہ گئیں۔ جیسے کسی کے وہم و
گمان میں بھی نہ تھا یہ سب۔۔

"ہاؤ ڈیر یو۔۔ میری فیملی کے بارے
میں اتنی بکواس کرنے کی جرات کیسے
ہوئی تمہاری۔۔" وہ جو رخسار پر ہاتھ
رکھے اس قدر بے یقینی کی کیفیت
میں تھے کہ اس کی کیفیت

میں اتنی بکواس کرنے کی جرات کیسے
ہوئی تمہاری۔۔۔" وہ جو رخسار پر ہاتھ
رکھے اس قدر بے یقینی کی کیفیت
میں تھی کہ اسے اب تک یقین ہی
نہ آیا تھا۔ اس کے ساتھ کیا ہو چکا
تھا۔ جیسی اسید نے بازوؤں سے تھامتے
اسے جھنجھوڑ ڈالا۔ مگر اسے کچھ سنائی

اسے جھنجھوڑ ڈالا۔ مگر اسے کچھ سنائی
ہی نہیں دے رہا تھا۔ اسکا دل جیسے
اس پل بند ہو چکا تھا۔ وہ دھندلی
نگاہوں سے اسے دیکھتی آہستہ آہستہ
ریت کی طرح پھسلتی جا رہی تھی۔
اسے کئی چنچیں ایک ساتھ سنائی دی
تھیں پھر وہ خرد سے بیگانہ ہو گئی۔ اسید
جوا سے بازوؤں سے تھلکا ہوا تھا اس سے

اں میں بند ہو چکا تھا۔ وہ دھڑکی
نگاہوں سے اسے دیکھتی آہستہ آہستہ
ریت کی طرح پھسلتی جا رہی تھی۔
اسے کئی چنچیں ایک ساتھ سنائی دی
تھیں پھر وہ خرد سے بیگانہ ہو گئی۔ اسید
جو اسے بازوؤں سے تھاما ہوا تھا۔ اسے
اپنے ہاتھوں سے نکلتا دیکھ ایک پل
کے لیے جیسے بلینک ہو گیا تھا۔

اپنے ہاتھوں کے ساتھ دیکھ ایک پس
کے لیے جیسے بلینک ہو گیا تھا۔

"بھا بھی۔۔ بھا بھی۔۔ پلینز اٹھیں۔۔" عبیر
فاصلہ طے کرتی اس تک پہنچی تھی۔
اسکا رخسار تھپک رہی تھی جس پر
اسید کی انگلیاں چھپیں تھیں۔

"بھا بھی۔۔!!"

"بھابھی۔۔۔!!"

"زے۔۔۔ زینی۔۔۔ زینی اٹھو۔۔۔" اسید
نے اپنا لرزتا ہاتھ اسکے رخسار کی
سمت بڑھانا چاہا۔ مگر عبیر بری طرح
جھٹک گئی۔

"دور ہو جائیں ان سے۔۔۔ آپ لائق

صاحبہ بھی قریب چلی آئیں۔

"زینب۔۔ بیٹا اٹھو۔۔ ہاسپٹل۔۔ اسید
ہاسپٹل لے کر چلو اسے فوراً۔۔" عبیر
نے سرخ ملا متی نگاہ ماں پر ڈالی۔

"کیوں یہی تو چاہتی تھیں آپ۔۔ اب
ہاسپٹل نہ جائیں۔۔ بلکہ میری سسرال

یوں یہی تو چاہی میں آپ۔۔ اب
ہاسپٹل نہ جائیں۔۔ بلکہ میری سسرال
کال کریں کہ مر گئی آپکی بیٹی۔۔ لے
لیا آپ لوگوں نے بدلا۔۔۔"

"عجیر۔۔۔!!!" اسید دھاڑا تھا۔ اسکی
سرخ آنکھوں میں آنسو چمک رہے
تھے۔ زینب کو کسی قیمتی متاع کی طرح

اسید نے کہا کہ میں نے آپ کی بیٹی کو

"عبیر۔۔۔!!!" اسید دھاڑا تھا۔ اسکی
سرخ آنکھوں میں آنسو چمک رہے
تھے۔ زینب کو کسی قیمتی متاع کی طرح
باہوں میں بھرتا باہر کی جانب لپکا
تھا۔ عبیر اور حفصہ صاحبہ بھی اسکے
پیچھے پیچھے تھیں۔

"تم۔۔۔ تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔ یہیں رکو

اس وقت میں بھابھی کے لیے جارہی
ہوں۔۔" ماں پر ایک سرد نگاہ ڈالتی
کار کی سمت بڑھ گئی۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ
کی۔۔؟" آسیہ بیگم اپنے کمرے میں

لی۔۔؟" اسیہ بیگم اپنے مرے میں
بیٹھیں نماز پڑھ رہیں تھیں۔ جب وہ
چلا آیا تھا۔ آج کئی ہفتوں بعد وہ اس
وقت گھر پر موجود تھا۔ آج وہ چھ بجے
ہی لوٹ آیا تھا کیونکہ کچھ دیر میں
اسے لاہور کے لیے نکلنا تھا۔ اور ابھی
اسے پیکنگ بھی کرنی تھی۔

چپ کے چپڑے وہاں سے۔۔۔ بتائیں
کر رہیں مگر اتنا تو بتا سکتیں ہیں
نا۔۔؟ "ان کی چپ پر وہ زچ ہوتا
نزدیک آگیا۔

"ٹھیک ہے۔۔" دو لفظ کہتیں جا نماز
اٹھا کر طے کرنے لگیں۔ اور یہ تو
پچھلے چھ ماہ سے ہوتا چلا آرہا تھا۔ وہ
اس سے اساتذہ، لیا دیا، روئے رکھی

اٹھا کر طے کرنے لگیں۔ اور یہ تو
پچھلے چھ ماہ سے ہوتا چلا آرہا تھا۔ وہ
اس سے ایسا ہی لیا دیا رویہ رکھی
ہوئیں تھیں۔ ایک تو بہو کے گھر چھوڑ
کر جانے اور دوسرا بیٹی کے گھر سے
لا تعلق ہونے پر وہ صدمے سے دوچار
ہو چکی تھیں۔ پھر جو شخص اس فساد کی

جڑ تھا اس سے لیسے بات کر لیں۔

"لیکن ارہا بتارہی ہے۔۔ صبح آپکا بلڈ
پریشتر بڑھا ہوا آیا تھا۔ دوائیاں نہیں
لے رہیں آپ۔۔؟"

"امی۔۔!! آخر کب تک چلے گا
ایسے۔۔؟" اسکے جھنجھلا کر چیخنے پر
آہستہ سے منہ لگا کر دیکھنے لگی۔

"امی۔۔۔!! آخر کب تک چلے گا
ایسے۔۔؟" اس کے جھنجھلا کر چیخنے پر
آسیہ بیگم نے ناگواری سے اس کی
جانب دیکھا۔

"یہ طنطنہ مجھے نہ دکھاؤ۔۔ یہ سب
کرنے والے تم ہی ہو۔۔ آج یہ گھر
ویران کرنے والے بھی تم ہی

کرنے والے تم ہی ہو۔۔ آج یہ گھر
ویران کرنے والے بھی تم ہی
ہو۔۔ "ابراہیم لب بھینچ گیا۔

"اگر عبیر آج اس گھر میں ہوتی۔۔
میری زینب کے راستے بھی اپنے میکے
پر بند نہ ہوتے مگر تم۔۔ تمہارا
غصہ۔۔ تمہاری عقل کو اور رشتوں کو

میں ریب کے رانے میں اپنے لیے

پر بند نہ ہوتے مگر تم۔۔ تمہارا

غصہ۔۔ تمہاری عقل کو اور رشتوں کو

کھا رہا ہے۔۔ مجھے بتاؤ اس بچی نے

تمہاری خدمت میں کس چیز کی کمی

چھوڑی تھی۔۔؟ وہ اونچے گھرانے کی

لڑکی یہاں آکر ہم میں گھل مل گئی

کوئی نخرہ نہیں کوئی فرمائشیں نہیں اور

تو یہ کہہ کر تھک کر بیٹھ گئی

کھا رہا ہے۔۔ مجھے بتاؤ اس بچی نے
تمہاری خدمت میں کس چیز کی کمی
چھوڑی تھی۔۔؟ وہ اونچے گھرانے کی
لڑکی یہاں آکر ہم میں گھل مل گئی
کوئی نخرہ نہیں کوئی فرمائشیں نہیں اور
تم نے اسکی قدر نہیں کی۔۔!!" ماں
کے ملامت بھرے جملوں پر اسکی
آنکھوں کی سرخی بڑھنے لگی تھی۔ کیا

لوی حمرہ نہیں لوی فرما میں نہیں اور
تم نے اسکی قدر نہیں کی۔۔!!" ماں
کے ملامت بھرے جملوں پر اسکی
آنکھوں کی سرخی بڑھنے لگی تھی۔ کیا
وہ نہیں جانتا تھا جو سب وہ کہہ رہیں
تھیں۔۔؟

"اسی لیے تو چاہتا ہوں وہ بہتر زندگی

گم

آنکھوں کی سرچی بڑھنے لگی تھی۔ کیا
وہ نہیں جانتا تھا جو سب وہ کہہ رہیں
تھیں۔۔؟

"اسی لیے تو چاہتا ہوں وہ بہتر زندگی
گزارے۔۔۔" اداس مسکراہٹ لیے
سر جھٹکتا ان کے کمرے سے باہر
نکل گیا۔ آسیہ بیگم کے دل کو کچھ ہوا

گزارے۔۔۔"اداس مسکراہٹ لیے
سر جھٹکتا ان کے کمرے سے باہر
نکل گیا۔ آسیہ بیگم کے دل کو کچھ ہوا
تھا۔ اس پل ان کے بیٹے کے چہرے
پر جو تاثرات تھے وہ ان کے دل کو
ہلا کر رکھ گئے تھے۔

اپر سن سیر کا دروازہ بند ہوئے

نجانے کتنے گھنٹے بیت چکے تھے۔ مگر

اب تک کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ اسید

بیچ پر سر دونوں ہاتھوں میں تھامے

بیٹھا تھا۔ عبیر روئی روئی آنکھیں لیے

لب بھینچے اسکے سامنے والی بیچ پر

بیٹھی تھی۔ جبکہ حفصہ صاحبہ مسلسل

ورد میں مشغول تھیں۔ اسی پل ہاسپٹل

خبر

لب بھینچے اسکے سامنے والی پینج پر
بیٹھی تھی۔ جبکہ حفصہ صاحبہ مسلسل
ورد میں مشغول تھیں۔ اسی پل ہاسپٹل
کے کاریڈور میں جہانگیر صاحب داخل
ہوئے تھے۔ وہ ابھی اسلام آباد سے
لوٹے تھے۔ عبیر انہیں دیکھتے ہی بلکتی
ہوئی ان سے لپٹ گئی۔

ہوئے تھے۔ وہ ابھی اسلام آباد سے
لوٹے تھے۔ عبیر انہیں دیکھتے ہی بلکتی
ہوئی ان سے لپٹ گئی۔

"بس میرا بچہ کچھ نہیں ہوگا زینب
کو۔ حوصلہ رکھو۔"

"بابا ان لوگوں نے بہت۔۔ بہت غلط
کے ساتھ کیا ہے۔"

کو۔۔ حوصلہ رکھو۔۔"

"بابا ان لوگوں نے بہت۔۔ بہت غلط
کیا ہے بھابھی کے ساتھ۔۔ مم۔۔ میں
نے ہمیشہ منع کیا مگر ان لوگوں نے
نہیں سنی۔۔ اور بھابھی سے بدلے لیتے
رہے۔۔" اسکی ہچکیاں بندھ گئیں
تھیں۔ جہانگیر صاحب نے بیٹی کو سینے

کیا ہے بھابھی کے ساتھ۔۔۔م۔۔۔میں
نے ہمیشہ منع کیا مگر ان لوگوں نے
نہیں سنی۔۔۔اور بھابھی سے بدلے لیتے
رہے۔۔۔"اسکی ہچکیاں بندھ گئیں
تھیں۔ جہانگیر صاحب نے بیٹی کو سینے
سے لگاتے افسردہ نظروں سے بیوی
اور بیٹے کو دیکھا تھا۔

ہیں۔ جہاں میر صاحب نے بی بی کو سینے
سے لگاتے افسردہ نظروں سے بیوی
اور بیٹے کو دیکھا تھا۔

"حفصہ کتنی بار سمجھایا میں نے
تمہیں۔۔ مگر تم نے نہیں سنی۔۔ اور
تم۔۔! تم تو بڑی محبت سے شادی
کر کے لائے تھے اسے۔۔!!" اسید

سنا کہ اس نے اسے...

تمہیں۔۔ مگر تم نے نہیں سنی۔۔ اور
تم۔۔! تم تو بڑی محبت سے شادی
کر کے لائے تھے اسے۔۔!! "اسید
آنکھوں میں نمی لیے سر جھکا گیا تھا۔
اس سے زیادہ بھلا اور کسے پچھتاوا
ہو سکتا تھا۔۔!!

"مگر آج جو حرکت تم نے کی ہے۔۔

انہوں میں می لیے سر جھکا لیا تھا۔
اس سے زیادہ بھلا اور کسے پچھتاوا
ہو سکتا تھا۔!!

”مگر آج جو حرکت تم نے کی ہے۔۔
تف ہے تمہاری مردانگی پر۔۔ بیوی پر
ہاتھ اٹھایا وہ بھی جو اتنے کڑے وقت
سے گزر رہی ہے۔۔ مجھے شرم آرہی
تھی۔۔“

اھوں میں کی یہ سر بھکا لیا تھا۔

اس سے زیادہ بھلا اور کسے پچھتاوا

ہو سکتا تھا۔!!

"مگر آج جو حرکت تم نے کی ہے۔۔

تف ہے تمہاری مردانگی پر۔۔ بیوی پر

ہاتھ اٹھایا وہ بھی جو اتنے کڑے وقت

سے گزر رہی ہے۔۔ مجھے شرم آرہی

تمہیں یہ کت

ہوئے۔۔!"جہانگیر صاحب کا بس
نہیں چل رہا تھا اسکے منہ پر بھی دو
تین لگا دیتے۔

"بس میرا بچہ۔۔طبیعت خراب
ہو جائے گی آپکی۔۔"جہانگیر صاحب
اسے لیے بیچ پر آ بیٹھے تھے۔اسی پل
آپریشن تھیٹر کا دروازہ بھی وا ہوا تھا۔

ہو جائے گی آپکی۔۔" جہانگیر صاحب
اسے لیے بیچ پر آ بیٹھے تھے۔ اسی پل
آپریشن تھیٹر کا دروازہ بھی وا ہوا تھا۔
وہ سب ہی اپنی اپنی جگہ سے اٹھ
کھڑے ہوئے۔

"مبارک ہو۔۔! بیٹی ہوئی
ہے۔۔" نرس نے باہر آتے سفید کمبل

وہ پہلا حیاں اس کی کاٹھا ہو وہ
صرف زینب تھی۔

"میری۔۔ میری وائف۔۔؟ کیسی ہیں
وہ۔۔؟" عبیر نے بچی کو تھام لیا تھا۔
اور نرس کے اگلے جملوں کی شدت
سے منتظر تھی۔

"شی از فائن۔۔ کچھ دیر میں روم میں

شفٹ کر دیں گے۔۔ آپ مل لیجیے
گا۔۔ "وہ مسکراتی آگے بڑھ گئی تھی۔
اور اسید یکدم ہی اللہ کا شکر ادا کرتا
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ جہانگیر
صاحب نے بے اختیار اسے اپنے ساتھ
لگا لیا تھا۔ "مجھے۔۔ مجھے معاف کر دیں
بابا۔۔ پتہ نہیں یہ سب مجھ سے کیسے
ہو گیا۔" ان کے گلے سے اگا وہ

صاحب نے بے اختیار اسے اپنے ساتھ
لگا لیا تھا۔ "مجھے۔۔ مجھے معاف کر دیں
بابا۔۔ پتہ نہیں یہ سب مجھ سے کیسے
ہو گیا۔۔" ان کے گلے سے لگا وہ
بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ جہانگیر
صاحب نے بیٹے کی پیٹھ تھپکی تھی۔

"یہ مجھ سے نہیں اپنی بیوی سے

بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ جہاں لیر
صاحب نے بیٹے کی پیٹھ تھپکی تھی۔

"یہ مجھ سے نہیں اپنی بیوی سے
کہنا۔۔۔ حصہ آسیہ آپا کو کال کر کے
انفارمیشن کریں آپ۔۔!" وہ اپنی پوتی
کو باہوں میں لیتیں سر اثبات ہلا
گئیں تھیں۔ اور عبیر کو اب یہاں اپنا

کہنا۔۔۔ حفصہ اُسیہ آپا کو کال کر کے
انفارمیشن کریں آپ۔۔۔!" وہ اپنی پوتی
کو باہوں میں لیتیں سر اثبات ہلا
گئیں تھیں۔ اور عبیر کو اب یہاں اپنا
ٹھہرنا ناممکن لگنے لگا۔ کیونکہ وہ جانتی
تھی وہ ضرور آئے گا۔!!

جاری ہے

تیری رہنمائی

قسط 51

اسکی آنکھ کھلی تو اپنے کمرے کے
بجائے ایک انجان کمرہ سامنے تھا۔ پلکیں
جھپکتے ارد گرد دیکھا۔ ایک جانب ڈرپ
لٹکتے تھے۔

تک جا رہا تھا دوسری جانب دیکھا جہاں
پھل دوائیاں اور پھولوں کے گلدستے
رکھے تھے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اسکا
ذہن بیدار ہونے لگا۔ اس وقت وہ
ہاسپٹل میں موجود تھی۔ اس سے پہلے
کہ مزید ذہن پر زور ڈالتی۔ کمرے کا
دروازہ وا کرتیں آسیہ بیگم اندر داخل
ہوئیں تھیں۔

دروازہ وا کرتیں آسیہ بیگم اندر داخل
ہوئیں تھیں۔

"امی۔۔۔!!!" زینب کے لبوں سے
بے اختیار نکلا تھا۔ آسیہ بیگم مسکراتیں
قریب چلی آئیں۔

"اٹھ گئیں بیٹا۔۔۔" اسکی پیشانی سے بال

"امی۔۔۔!!! "زینب کے لبوں سے
بے اختیار نکلا تھا۔ آسیہ بیگم مسکراتیں
قریب چلی آئیں۔

"اٹھ گئیں بیٹا۔۔۔" اسکی پیشانی سے بال
ہٹاتے ممتا سے پر لہجے میں پوچھا۔ "کیسا
محسوس کر رہی ہو۔۔۔؟" اس نے نا سمجھی
سے ماں کو اور پھر اپنے وجود کو دیکھا۔
بکدم ایک خالی سن کا احساس ہوا تھا۔

"اٹھ لیں بیٹا۔" اسکی پیشانی سے بال
ہٹاتے ممتا سے پر لہجے میں پوچھا۔ "کیسا
محسوس کر رہی ہو۔؟" اس نے نا سمجھی
سے ماں کو اور پھر اپنے وجود کو دیکھا۔
یکدم ایک خالی پن کا احساس ہوا تھا۔

"امی۔۔ امی میرا بے بی۔۔؟" اسکی بے تابی
پر وہ مسکراتیں۔ سہارا دے کر بٹھا
گئیں۔

"امی۔۔ امی میرا بے بی۔۔؟" اسلی بے تابی
پر وہ مسکراتیں۔ سہارا دے کر بٹھا
گئیں۔

"بلکل ٹھیک ہے میری نواسی۔۔ فکر کی
کوئی بات نہیں۔۔" اور اسکے چہرے پر
اطمینان پھیل گیا۔

"کہاں ہے وہ۔۔ اسے لائیں مجھے۔۔ مجھے

"بطل تھیک ہے میری لواسی۔۔۔ عسری
کوئی بات نہیں۔۔۔" اور اسکے چہرے پر
اطمینان پھیل گیا۔

"کہاں ہے وہ۔۔۔ اسے لائیں مجھے۔۔۔ مجھے
دیکھنا ہے اسے۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔۔ باہر ہی ہے۔۔۔" اسکی
بے چینی پر وہ ہنس دیں تھیں۔ جبھی

"کہاں ہے وہ۔۔ اسے لائیں مجھے۔۔ مجھے
دیکھنا ہے اسے۔۔"

"ہاں ہاں۔۔ باہر ہی ہے۔۔" اسکی
بے چینی پر وہ ہنس دیں تھیں۔ جیجی
حفصہ صاحبہ اور ان کے ساتھ کمبل
میں لیٹی بیٹی کو لیے اسید بھی کمرے
میں داخل ہوا تھا۔ زینب کی نظر بے
ساختہ دروازے تک گئی تھی مگر سامنے

"ہاں ہاں۔۔ باہر ہی ہے۔۔" اسلی
بے چینی پر وہ ہنس دیں تھیں۔ جبھی
حفصہ صاحبہ اور ان کے ساتھ کمبل
میں لیٹی بیٹی کو لیے اسید بھی کمرے
میں داخل ہوا تھا۔ زینب کی نظر بے
ساختہ دروازے تک گئی تھی مگر سامنے
کھڑے شخص کو دیکھ وہیں منجمد رہ
گئی۔

کھڑے شخص کو دیکھ وہیں منجمد رہ گئی۔

آنکھوں کے سامنے ایسا بھیانک منظر ابھرا تھا۔ کہ وہ اس شخص کی باہوں میں موجود اپنی بیٹی تک کو بھول گئی۔ کچھ دیر پہلے بے تابی کے سبب جو ماں کی کلائی تھامی ہوئی تھی اس پر گرفت

کچھ دیر پہلے بے تابی کے سبب جو ماں
کی کلائی تھامی ہوئی تھی اس پر گرفت
خود بخود کمزور پڑ چکی تھی۔ آنکھوں کے
سامنے بس ایک منظر تھا جو بار بار
چھپ کر ظاہر ہو رہا تھا۔ یہ شخص جو
اس سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا جو اسکے
حصول کے لیے دیوانہ تھا آج غیر کے
سامنے اسے دو کوڑی کا کر گیا تھا۔ آج
اس شخص نے اسکے مان کی کرچیاں

سمائے میں ایک سر ہلکا ہو بار بار
چھپ کر ظاہر ہو رہا تھا۔ یہ شخص جو
اس سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا جو اسکے
حصول کے لیے دیوانہ تھا آج غیر کے
سامنے اسے دو کوڑی کا کر گیا تھا۔ آج
اس شخص نے اسکے مان کی کرچیاں
بکھیر دیں تھیں۔ اسکی آنکھوں کے
سامنے دھند سی چھانے لگی۔

سارے دھند سی چھانے لگی۔

"لو آگئے اسید تمہاری بیٹی کو لے
کر۔" ماں کی آواز نے اسے حال میں
لا کر پٹخا تھا۔ اور اسکی رنگت مزید نہچڑ
گئی۔ اسید کی نظریں اس دشمنِ جاں کے
چہرے پر پھیلے ہر اس اور آنکھوں میں
بھرتیں ٹوٹے مان کی کرچیوں پر

کردی۔ حفصہ صاحبہ افسردگی سے اسے
دیکھیں پوتی کو لیے زینب کی سمت بڑھ
گئیں۔

"بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔" بیٹی اسے
تھماتے سر پر ہاتھ پھیرا تھا مگر وہ بغیر
کوئی تاثر دیے اپنے ننھے پھول کی سمت
متوجہ ہو گئی۔

کردی۔ حفصہ صاحبہ افسردگی سے اسے
دیکھیں پوتی کو لیے زینب کی سمت بڑھ
گئیں۔

"بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔" بیٹی اسے
تھماتے سر پر ہاتھ پھیرا تھا مگر وہ بغیر
کوئی تاثر دیے اپنے ننھے پھول کی سمت
متوجہ ہو گئی۔

"بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔" بی بی اسے
تھماتے سر پر ہاتھ پھیرا تھا مگر وہ بغیر
کوئی تاثر دیے اپنے ننھے پھول کی سمت
متوجہ ہو گئی۔

"ڈسچارج کب کرنے کا کہہ رہے ہیں
ڈاکٹر ز۔۔؟" آسیہ بیگم نے اسید سے
پوچھا تھا۔ جو اب بھی وہیں کھڑا ترستی
نگاہوں سے بیوی اور بیٹی کو دیکھ رہا

"ڈسچارج لب لرنے کا کہہ رہے ہیں
ڈاکٹر ز۔۔؟" آسیہ بیگم نے اسید سے
پوچھا تھا۔ جو اب بھی وہیں کھڑا ترستی
نگاہوں سے بیوی اور بیٹی کو دیکھ رہا
تھا۔

"آج شام تک کر دیں شاید۔۔" بھاری
آواز میں ساس کو جواب دیا۔ "میں
ڈاکٹر سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔"

"آج شام تک کر دیں شاید۔۔" بھاری
آواز میں ساس کو جواب دیا۔ "میں
ڈاکٹر سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔"

"امی میں آپکے ساتھ اپنے گھر چلوں
گی۔۔" زینب کی سرد آواز پر اسکے
دروازے کی جانب مڑتے قدم
بے اختیار کھٹکے تھے۔ اور پلٹ کر زینب
کی جانب دیکھا جس کے حہرہ ملکولہ

اس میں آپ کا ہاتھ آپ سر پر

گی۔۔ "زینب کی سرد آواز پر اسکے

دروازے کی جانب مڑتے قدم

بے اختیار کھٹکے تھے۔ اور پلٹ کر زینب

کی جانب دیکھا۔ جس کے چہرہ بالکل بے

تاثر تھا۔ کسی بھی جذبے سے عاری۔

آسیہ بیگم نے ایک نظر داماد کو اور پھر

بیٹی کو دیکھا۔

بے اختیار اگلے گئے۔ اور پلٹ کر زینب
کی جانب دیکھا۔ جس کے چہرہ بالکل بے
تاثر تھا۔ کسی بھی جذبے سے عاری۔
آسیہ بیگم نے ایک نظر داماد کو اور پھر
بیٹی کو دیکھا۔

"لیکن بیٹا۔۔"

"امی میں آپکے ساتھ جاؤں گی۔۔" اسکا

"یمن بیٹا۔۔"

"امی میں آپکے ساتھ جاؤں گی۔۔" اسکا
لہجہ حتمی تھا کسی بھی لحاظ سے
عاری۔۔!

"کوئی بات نہیں آپ۔۔ اگر زینب کا دل
چاہ رہا ہے تو کسی کو کوئی اعتراض
نہیں۔۔" حفصہ صاحبہ نے بات

"کوئی بات نہیں آپ۔۔ اگر زینب کا دل
چاہ رہا ہے تو کسی کو کوئی اعتراض
نہیں۔۔" حفصہ صاحبہ نے بات
سنجھالتے نرمی سے کہا تھا۔ جبکہ اسید
کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کوئی ایسا غلط فیصلہ بھی نہیں لیا انہوں

"کوی ایسا غلط فیصلہ جی نہیں لیا کہ ہوں
نے۔۔" شام کے چار بج رہے تھے۔

جب اسے ہاسپٹل سے حفسہ صاحبہ کی
کال آئی تھی۔ اور تمام بات اس کے گوش
گزار کروا گئیں تھیں۔ وہ ہاسپٹل دوبارہ
نہ جاسکی تھی۔ اس خوف سے کہ کہیں
ابراہیم سے ٹکراؤ نہ ہو جائے۔ مگر آج
زینب کا فیصلہ سن کر وہ بے چین بھی
ہوئی تھی، کونکہ اس نے بس ایک نظر

ابراہیم سے ٹکراؤ نہ ہو جائے۔ مگر آج
زینب کا فیصلہ سن کر وہ بے چین بھی
ہوئی تھی کیونکہ اس نے بس ایک نظر
ہی اپنی بھتیجی کو دیکھا تھا اور زینب سے
بھی نہ مل سکی تھی۔ اگر وہ اپنے گھر
چلی جاتی نجانے کب واپسی ہوتی۔

"اسید بہت پریشان تھے نجانے کہاں
حلے گئے جب سے زینب کا ڈسچین سنا

"اسید بہت پریشان تھے نجانے کہاں
چلے گئے جب سے زینب کا ڈسچین سنا
ہے۔۔" حفصہ صاحبہ نے افسردگی سے
اسے بتایا تھا۔ عبیر بے اختیار اپنی پیشانی
مس گئی۔

"میں نے کتنا منع کیا تھا آپ سب کو
کہ بھابھی کو میرے معاملے میں مت
گھسیٹیں۔۔ اور کل جو انتہائی قدم بھائی

اسے بتایا تھا۔ عبیر بے اختیار اپنی پیشانی
مسلم گئی۔

"میں نے کتنا منع کیا تھا آپ سب کو
کہ بھابھی کو میرے معاملے میں مت
گھسیٹیں۔۔ اور کل جو انتہائی قدم بھائی
نے اٹھایا ہے اس کے بعد آپ لوگ
بھابھی سے اور کیا ایکسیکٹ کر رہے
تھے۔؟"

میں نے سنا لیا تھا آپ سب کو
کہ بھابھی کو میرے معاملے میں مت
گھسیٹیں۔۔ اور کل جو انتہائی قدم بھائی
نے اٹھایا ہے اس کے بعد آپ لوگ
بھابھی سے اور کیا ایکسیکٹ کر رہے
تھے۔۔؟"

"اسید شرمندہ ہیں بیٹا اپنی حرکت پر
اور دوسرا تم ہماری اکلوتی بیٹی اور اسید

بھابھی سے اور کیا ایکسیکٹ کر رہے
تھے۔۔؟"

"اسید شرمندہ ہیں بیٹا اپنی حرکت پر
اور دوسرا تم ہماری اکلوتی بیٹی اور اسید
کی بہن ہو ایسے کیسے لا تعلق
ہو جاتے۔۔؟"

"اسید شرمندہ ہیں بیٹا اپنی حرکت پر
اور دوسرا تم ہماری اکلوتی بیٹی اور اسید
کی بہن ہو ایسے کیسے لا تعلق
ہو جاتے۔۔؟"

"تو آپ نے بھابھی سے بدلہ لیا۔۔؟
سوچیں اگر ابراہیم کو پتہ چل گیا کہ
بھائی نے ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔؟" وہ تو خود
کل سے اسی بات سے خوف زدہ تھی۔

اس شخص کا غصہ اس سے بہتر کون
جان سکتا تھا بھلا۔ ایسے میں اگر زینب
کو ہمیشہ کے لیے اسید سے دور
کر دیتا۔! کون روک سکتا تھا اسے۔؟

"ابراہیم فلحال شہر میں نہیں ہیں۔۔ اور
زینب جتنی سمجھدار لڑکی ہے وہ کبھی
اپنا پر سنل معاملہ یوں نہیں اچھالے

کر دیتا۔۔! کون روک سکتا تھا اسے۔۔؟

"ابراہیم فلحال شہر میں نہیں ہیں۔۔ اور
زینب جتنی سمجھدار لڑکی ہے وہ کبھی
اپنا پر سنل معاملہ یوں نہیں اچھالے
گی۔۔" ماں کی بات پر اسکی تیوری پر
بل جمع ہونے لگے۔

"اگر بھابھی کی جگہ میں رہتی آ

لی۔۔"ماں کی بات پر اسی تیوری پر
بل جمع ہونے لگے۔

"اگر بھابھی کی جگہ میں ہوتی آپ تب
بھی یہی کہتیں۔۔؟" اس کے چٹخ کر سوال
کرنے پر دوسری جانب خاموشی چھا چکی
تھی۔

"سب کو افسوس ہے اسید کی اس

حالات نے معاملات اس نہج پر پہنچا دیے تھے۔ رابطہ منقطع کرتی اپنا ہینڈ

بیگ اور کرتے کا ہم رنگ دوپٹہ اٹھاتی کمرے سے نکل گئی۔ اس وقت وہ چکن کے سفید کمر کے گھٹنوں تک آتے

کرتے اور پلازو میں ملبوس تھی۔ چہرہ اداسی کے باوجود بھی دمک رہا تھا۔ جبکہ لمبے سیاہ بال بن کی شکل میں لپٹے

کے سفید کمر کے گھٹنوں تک آتے
کرتے اور پلازو میں ملبوس تھی۔ چہرہ
اداسی کے باجود بھی دمک رہا تھا۔ جبکہ
لمبے سیاہ بال بن کی شکل میں لپٹے
تھے۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟" وہ پورچ میں آئی
تو جینز اور ٹی شرٹ میں ارسل کار

لمبے سیاہ بال بن کی شکل میں لپٹے
تھے۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟" وہ پورچ میں آئی
تو جینز اور ٹی شرٹ میں ارسل کار
سے اترتا نظر آیا تھا۔

"ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل جا رہی
ہوں۔۔!"

"ڈرائیور کے ساتھ ہا پیل جا رہی
ہوں۔۔!"

"آؤ میں ڈراپ کر دوں۔۔"

"میں چلی جاؤں گی۔۔ کوئی بات
نہیں۔۔"

"یار آجاؤ اسی بہانے میں بھی دیکھ لوں
گے۔۔۔۔۔"

دروازہ کھولتے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور
اس بار عبیر مسکراتی اسکی کار کی سمت
بڑھ گئی۔

شام کے پانچ بج رہے تھے جب اسکی
کار ہاسپٹل کی پارکنگ میں آکر رکی
تھی۔ وہ ابھی اسکی کار میں بیٹھی تھی کہ اسکی

شام کے پانچ بج رہے تھے جب اسکی
کار ہاسپٹل کی پارکنگ میں آکر رکی
تھی۔ وہ لاہور میں تھا جب اسے اسامہ
کی کال آئی تھی کہ زینب کے گھر بیٹی
ہوئی ہے۔ وہ اس خوشی کی خبر پر اسی
وقت آنا چاہتا تھا۔ اپنی چھوٹی کا ماتھا
چومنا چاہتا تھا جو ماں کی طرح اس
سے خفا تھی۔ مگر غم روزگار میں ایسا

وقت آنا چاہتا تھا۔ اپنی چھوٹی کا ماتھا
چومنا چاہتا تھا جو ماں کی طرح اس
سے خفا تھی۔ مگر غم روزگار میں ایسا
الجھا تھا کہ آج دوپہر میں فرصت ملی۔
اور وہ ایمر جنسی فلائٹ سے واپس آگیا
تھا۔ اس وقت بھی ایئرپورٹ سے سیدھا
ہاسپٹل آیا تھا۔

سیاہ ڈریس پینٹ اور وائٹ شرٹ میں
ملبوس گرے لائننگ والی ٹائی لوز کیا
ہوا تھا۔ چہرے پر ہمہ وقت رہنے والی
سنجیدگی تھی۔ بال جیل سے پیچھے کی
جانب سیٹ تھے۔ سیاہ ذہین آنکھیں نیند
کی کمی کی وجہ سے ہلکی ہلکی سرخ
ہو رہیں تھیں۔ جن کے گرد گہرے حلقے
تھے۔ مگر اسکی شاندار پرسنلیٹی پر کوئی

جانب سیٹ تھے۔ سیاہ ذہین آنکھیں نیند
کی کمی کی وجہ سے ہلکی ہلکی سرخ
ہورہیں تھیں۔ جن کے گرد گہرے حلقے
تھے۔ مگر اسکی شاندار پرسنلیٹی پر کوئی
ایسا خاص فرق نہیں ڈال رہے تھے۔ کار
لاک کر کے ہاسپٹل میں داخل ہوتا
ریسپشن کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں سے
زینب کا روم معلوم کیا تھا اور قدم

زینب کا روم معلوم کیا تھا اور قدم
لفٹ کی سمت بڑھا گیا۔ اسامہ نے اسے
آسیہ بیگم کی یہاں موجودگی کی اطلاع
دے دی تھی۔ لفٹ کھلنے پر باہر نکلتا
روم نمبرز دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کی
نگاہ ٹھٹھک گئی۔ وہ جیسے ایک پل
کے لیے اپنی جگہ تھم گیا۔ ذہن سے ہر
خیال ہر بات جو چند لمحے پہلے چل

لے لے لے اپنی جلد سم لیا۔ وہاں سے ہر
خیال ہر بات جو چند لمحے پہلے چل
رہی تھی اس پل جیسے محو ہو چکی تھی۔
وہ جیسے پھر سے ساڑھے چھ ماہ پیچھے
چلا گیا تھا۔ جب آخری بار اس پری پیکر
کو دیکھا تھا۔

سفید شرٹ اور پلازو پر ہمرنگ شیفون
کا دوپٹہ اوڑھے ساتھ چلتے شخص سے

سفید سرٹ اور پیارو پر ہارنک میٹون
کا دوپٹہ اوڑھے ساتھ چلتے شخص سے
باتیں کرتی اسی سمت آرہی تھی۔ ابراہیم
کی پیاسی نگاہیں اسکے چہرے پر جم سی
گئیں تھیں۔ گزرے ماہ نے جیسے اس
قاتل کو مزید حسین کر دیا تھا۔ اسکے
چہرے پر الوہی چمک تھی۔ بلکہ ابراہیم
کو ایسا لگا تھا جیسے وہ کچھ بھر گئی تھی۔
ہلے بھی وہ کوئی کمزور نہ تھی۔

گئیں تھیں۔ گزرے ماہ نے جیسے اس
قاتل کو مزید حسین کر دیا تھا۔ اسکے
چہرے پر الوہی چمک تھی۔ بلکہ ابراہیم
کو ایسا لگا تھا جیسے وہ کچھ بھر گئی تھی۔
پہلے بھی وہ کوئی کمزور نہ تھی۔
خوبصورتی کی پوری مثالوں پر اترتی
تھی۔ مگر اب۔۔! اب تو یہ لڑکی کچھ
اور دلکش ہو گئی تھی اسکا ہلکا سا بھرا

کو ایسا لگا تھا جیسے وہ کچھ بھری لٹی تھی۔
پہلے بھی وہ کوئی کمزور نہ تھی۔

خوبصورتی کی پوری مثالوں پر اترتی
تھی۔ مگر اب۔۔! اب تو یہ لڑکی کچھ
اور دلکش ہو گئی تھی اسکا ہلکا سا بھرا
بھرا پن اسے مزید حسن بخش رہا تھا۔

عبیر اس پل کھل کر مسکرائی تھی۔
ابراہیم اب چونکا تھا اور اسکے ساتھ

اور دلکش ہو گئی تھی اسکا ہلکا سا بھرا
بھرا پن اسے مزید حسن بخش رہا تھا۔

عبیر اس پل کھل کر مسکرائی تھی۔
ابراہیم اب چونکا تھا اور اسکے ساتھ
چلتے شخص پر بھی نظر ڈالی۔ اور ارسل
کو دیکھ اسکی آنکھوں میں تیزی سے
ناگواری ابھرنے لگی۔ وہ کیوں تھا اس
کے ساتھ؟

ابراہیم اب چونکا تھا اور اسکے ساتھ
چلتے شخص پر بھی نظر ڈالی۔ اور ارسل
کو دیکھ اسکی آنکھوں میں تیزی سے
ناگواری ابھرنے لگی۔ وہ کیوں تھا اس
کے ساتھ۔۔؟ عبیر کو بھی جیسے اپنے
چہرے پر کسی کی پر تپش نظروں کا
احساس ہو گیا تھا۔ جبھی کاریڈور میں
ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔ اور نگاہ نیچ و

ابراہیم اب چونکا تھا اور اسکے ساتھ
چلتے شخص پر بھی نظر ڈالی۔ اور ارسل
کو دیکھ اسکی آنکھوں میں تیزی سے
ناگواری ابھرنے لگی۔ وہ کیوں تھا اس
کے ساتھ۔۔؟ عبیر کو بھی جیسے اپنے
چہرے پر کسی کی پر تپش نظروں کا
احساس ہو گیا تھا۔ جبھی کاریڈور میں
ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔ اور نگاہ نیچ و

ناواری ابھرے سی۔ وہ بیوں تھا اس
کے ساتھ۔۔؟ عبیر کو بھی جیسے اپنے
چہرے پر کسی کی پر تپش نظروں کا
احساس ہو گیا تھا۔ جیہی کاریڈور میں
ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔ اور نگاہ نیچ و
نیچ اسی جاہ و جلال لیے کھڑے شخص
سے جا ٹکرائی۔ اسکے آگے بڑھتے قدم
جیسے زمین میں جم گئے تھے۔ ساکت
ہوتی خود سے کچھ فاصلہ بر کھڑے

اس کا ہوا تھا۔ بن ہاریدور میں
ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔ اور نگاہ بیچ و
بیچ اسی جاہ و جلال لیے کھڑے شخص
سے جا ٹکرائی۔ اس کے آگے بڑھتے قدم
جیسے زمین میں جم گئے تھے۔ ساکت
ہوتی خود سے کچھ فاصلے پر کھڑے
شخص کو دیکھے گئی جو اسے ہی دیکھ رہا
تھا۔ بلکہ نگاہوں سے دل میں اتار رہا
تھا۔

لیا ہوا۔۔۔ ارسل نے اسے رلما دیکھ
پلٹ کر دیکھا مگر وہ تو بت بنی کھڑی
سامنے دیکھ رہی تھی۔ ارسل نے پلٹتے
اسکی نظروں کا تعاقب کیا تھا۔ اور
سامنے کھڑے ابراہیم کو دیکھ اسکی
آنکھوں میں حیرت اور پھر ناگواری
ابھر آئی۔

"چلو عبیر۔۔۔!" واپس اسکی جانب دیکھتے

"چلو عبیر۔۔!" واپس اسکی جانب دیکھتے
اپنی طرف متوجہ کیا۔ عبیر نے زرد چہرہ
لیے ارسل کی سمت دیکھا تھا۔ اور لب
بھینچتی سر اثبات میں ہلا گئی۔ اس نے
اس شخص کو نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ اس
شخص کو نہیں جانتی تھی۔۔ اس شخص
سے بات بھی نہیں کرنی تھی۔ انجان
بنتی نظریں جھکا کر ارسل کے ساتھ
آگے بڑھ گئے۔ اور اہم کی گئی۔ نگاہوں

اس شخص کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس
شخص کو نہیں جانتی تھی۔ اس شخص
سے بات بھی نہیں کرنی تھی۔ انجان
بنتی نظریں جھکا کر ارسل کے ساتھ
آگے بڑھ گئی۔ ابراہیم کی گہری نگاہوں
نے اسکے چہرے کا ایک ایک تاثر دیکھا
تھا۔ مگر وہ یہ بھول گئی تھی جو شخص
اس سے ملنے کے لیے اس سے بات

تھا۔ مگر وہ یہ بھول گئی تھی جو جس
اس سے ملنے کے لیے اس سے بات
کرنے کے لیے اسے دیکھنے کے لیے اتنا
بے تاب تھا اب سامنے آکر کیسے جانے
دیتا۔

اس سے پہلے کہ وہ ابراہیم کے آگے
سے گزرتی آگے بڑھ جاتی ابراہیم کلائی
تھامتا روک گیا۔ عبیر نے چونک کر سر

اس سے پہلے کہ وہ ابراہیم کے آگے
 سے گزرتی آگے بڑھ جاتی ابراہیم کلائی
 تھامتا روک گیا۔ عبیر نے چونک کر سر
 اٹھایا تھا۔ اس وقت اسکا دل کانوں میں
 دھڑک رہا تھا۔ کاش وہ یہاں نہ آتی۔
 کاش وہ دماغ سے کام لیتی۔۔!

اٹھایا تھا۔ اس وقت اسکا دل کانوں میں
دھڑک رہا تھا۔ کاش وہ یہاں نہ آتی۔
کاش وہ دماغ سے کام لیتی۔۔!

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔" اسکی
وحشت زدہ آنکھوں میں دیکھتا نرم مگر
گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔ عبیر کے جبرے
آپس میں بھینچ گئے۔

آپس میں بھینچ گئے۔

"ہاتھ چھوڑیں۔۔!" اپنا ہاتھ اسکی
گرفت سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔
وہ یہاں کوئی تماشا نہیں کروانا چاہتی
تھی۔

"میں نے میج بھی کیا تھا تمہیں۔۔!"

"میں نے میسج بھی کیا تھا تمہیں۔۔!"

"اور میرا جواب نہ دینا ہی میرا جواب تھا۔۔!!" ابراہیم کی نگاہیں اسکی آنکھوں میں بڑھتی سرخی پر تھیں۔

"چلو یہ تو کنفرم ہوا۔ تم میرے میسج پڑھتی ہو۔۔!" غصے سے عبیر کا چہرہ
سرخ پڑھنے لگا

"چلو یہ تو کنفرم ہوا۔۔۔ تم میرے تیج
پڑھتی ہو۔۔۔!" غصے سے عبیر کا چہرہ
سرخ پڑھنے لگا۔

"ہاتھ __ چھوڑیں __ میرا۔۔۔!!!" اس
بار ارسل بھی آگے بڑھ آیا۔

"ہاتھ چھوڑیں اس کا۔۔۔!!!" ارسل کی
ناگواری سے پر آواز پر ابراہیم کی

"ہاتھ __ چھوڑیں __ میرا __۔۔۔!!!" اس
بار ارسل بھی آگے بڑھ آیا۔

"ہاتھ چھوڑیں اس کا۔۔۔!!!" ارسل کی
ناگواری سے پر آواز پر ابراہیم کی
تیوری پر بل پڑے تھے۔ اور نگاہ موڑ
کر اسکی سنجیدہ صورت دیکھی۔ اسکے
چہرے پر یکدم ہی غیض ابھرنے لگا۔

چہرے پر یکدم ہی غنیمت ابھرنے لگا۔

"یہ کیا کر رہا ہے تمہارے ساتھ۔۔؟"

"آپ کا کوئی لینا دینا نہیں۔۔ ہاتھ
چھوڑیں میرا۔۔" عبیر کے تاثرات میں
کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

"ہاتھ چھوڑیں اسکا۔۔ کوئی جگہ نہیں

چھوڑیں میرا۔۔"عبیر کے تاثرات میں
کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

"ہاتھ چھوڑیں اسکا۔۔ یہ کوئی جگہ نہیں
ہے ایسی۔۔"

"شٹ اپ۔۔!! اپنے کام سے کام
رکھو۔۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ کھڑا
ہوں کسی کے باپ میں ہمت ہے تو

ہے ایسی ____"

"شٹ اپ۔۔!! اپنے کام سے کام
رکھو۔۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ کھڑا
ہوں کسی کے باپ میں ہمت ہے تو
چھڑا کر دکھائے" سامنے کھڑی اسکی
بیوی جو چاہے کہتی مگر یہ دو ٹکے کا
شخص ہوتا کون تھا۔ اجازت کس نے
دی تھی اس سے کہ وہ اس کے سنلہ میں

ہوں کسی کے باپ میں ہمت ہے تو
چھڑا کر دکھائے "سامنے کھڑی اسکی
بیوی جو چاہے کہتی مگر یہ دو ٹکے کا
شخص ہوتا کون تھا۔ اجازت کس نے
دی تھی اسے کہ وہ اسکے پرسنلزم میں
بولے۔۔!! بلکہ وہ تھا ہی کیوں اسکے
ساتھ۔۔؟ ابراہیم کو اپنی آنکھوں میں
خون اترتا محسوس ہوا تھا۔ جبکہ عبیر اسکی
بانہ بہتی آواز پر سکھڑا۔

بولے۔۔!! بلکہ وہ تھا ہی کیوں اسکے
ساتھ۔۔؟ ابراہیم کو اپنی آنکھوں میں
خون اترتا محسوس ہوا تھا۔ جبکہ عبیر اسکی
بلند ہوتی آواز پر یکدم ارسل کے
سامنے آگئی۔ اس شخص سے کوئی بعید نہ
تھی کہ ارسل کو دو تین پیچ ہی مار
دیتا۔ یہ ایک بے ساختہ عمل تھا۔ جسے
دیکھ ابراہیم کو اپنا ضبط ٹوٹا محسوس

دیتا۔ یہ ایک بے ساختہ مل تھا۔ جسے
دیکھ ابراہیم کو اپنا ضبط ٹوٹا محسوس
ہوا۔ کیا بدل گئی تھی اسکی عبیر۔۔؟ کیا
صرف ان چھ ماہ نے اسے بھلا دیا
تھا۔۔؟ کیا وہ واقعی آگے بڑھ گئی
تھی۔۔؟ ابراہیم کی آنکھیں اسکے چہرے
کو اسکے تاثرات کو ٹٹول رہیں تھیں۔

"آخر مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ۔۔؟ یہ

و اسے تارات لو سول رہیں ہیں۔

"آخر مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ۔۔؟ یہ

سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے

ہیں۔۔؟" ارسل کے دفاع میں کھڑی

چٹخ اٹھی۔ ہاتھ اب بھی ابراہیم کے ہاتھ

میں تھا۔ جسے وہ جلد از جلد چھڑانا

چاہتی تھی۔ اس سے پہلے کہ۔۔۔۔

میں تھا۔ جسے وہ جلد از جلد چھڑانا
چاہتی تھی۔ اس سے پہلے کہ۔۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے تم
سے۔۔۔!" اسکی وہی تکرار
تھی۔۔۔ "اکیلے میں۔۔۔" ایک زہریلی نگاہ
عبیر کے عقب میں کھڑے ارسل پر
ڈالی تھی۔ عبیر نے کچھ سوچتے ارسل
کی سمت دیکھا۔

ڈالی تھی۔ عبیر نے کچھ سوچتے ارسل
کی سمت دیکھا۔

"تم کار میں ویٹ کرو۔۔ میں آرہی
ہوں۔۔"

"مگر عبیر۔۔۔" وہ کچھ تردد کا شکار ہوا
تھا۔ اور ابراہیم کا شدت سے دل چاہا
کہ اسے اسی کاریڈور کے فرش پر لٹا کر

ہوں۔۔۔"

"مگر عبیر۔۔۔" وہ کچھ تردد کا شکار ہوا

تھا۔ اور ابراہیم کا شدت سے دل چاہا
کہ اسے اسی کاریڈور کے فرش پر لٹا کر
اتنا مارے کہ اسی ہاسپٹل میں بھرتی
ہونا پڑ جائے۔ اس شخص میں اتنی ہمت
تھی کہ وہ اسی کے سامنے کھڑا ہو کر
اسکی سہیلی سے بات کر رہا تھا۔

تھا۔ اور ابراہیم کا شدت سے دل چاہا
کہ اسے اسی کاریڈور کے فرش پر لٹا کر
اتنا مارے کہ اسی ہاسپٹل میں بھرتی
ہونا پڑ جائے۔ اس شخص میں اتنی ہمت
تھی کہ وہ اسی کے سامنے کھڑا ہو کر
اسکی بیوی سے بات کر رہا تھا اس پر
حق جتا رہا تھا۔ اور اسے جو کہ اسکا
شوہر تھا اس سے بات کرنے سے

حق جتا رہا تھا۔ اور اسے جو کہ اسکا
شوہر تھا اس سے بات کرنے سے
روک رہا تھا۔

"آئی کین ہینڈل۔۔!" ارسل اسکے
اشارے پر سر اثبات میں ہلاتا خود کو
یتنی نگاہوں سے دیکھتے ابراہیم پر نظر
ڈالتا باہر کی سمت بڑھ گیا۔

ای مین ہیڈس۔۔! اس سے
اشارے پر سر اثبات میں ہلاتا خود کو
پتی نگاہوں سے دیکھتے ابراہیم پر نظر
ڈالتا باہر کی سمت بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے بولیں۔۔؟" اسے دور
جاتے ارسل کی پشت گھورتا دیکھ عبیر
نے فوراً اپنی سمت متوجہ کیا۔ اور جب
ابراہیم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ

"کیا بات ہے بولیں۔۔۔؟" اسے دور
جاتے ارسل کی پشت گھورتا دیکھ عبیر
نے فوراً اپنی سمت متوجہ کیا۔ اور جب
ابراہیم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ
پہلے سے زیادہ سرخ ہو چکی تھیں۔ کلائی
پر گرفت مضبوط کرتا کاریڈور کے بیچ
سے نکلتے کٹ میں لے آیا۔ جہاں

ابراہیم کے اس اسٹاف میں دیکھا وہ
پہلے سے زیادہ سرخ ہو چکی تھیں۔ کلائی
پر گرفت مضبوط کرتا کاریڈور کے بیچ
سے نکلتے کٹ میں لے آیا۔ جہاں
اسٹاف روم تھا عوام نہ ہونے کے برابر
تھی۔

"یہ خبیث کس حق سے تم پر حق جتا
رہا تھا۔؟" بھنچی ہوئی آواز میں کہتا

یہ صحبت سس سے سس پر سس جسا
رہا تھا۔۔؟" بھنچی ہوئی آواز میں کہتا
اسے دیوار کے ساتھ لگا گیا۔ عبیر نے
بے اختیار ارد گرد دیکھا تھا۔

"دور ہٹیں۔۔ میں بات کرنے کے لیے
رک گئی اسکا مطلب یہ نہیں آپ کی
ہر حرکت برداشت کر لوں گی۔۔ یہ کوئی
طریقہ نہیں بات کرنے کا۔ اور یہ آپکا

"دور نہیں۔۔ میں بات کر لے لے لے
رک گئی اسکا مطلب یہ نہیں آپ کی
ہر حرکت برداشت کر لوں گی۔۔ یہ کوئی
طریقہ نہیں بات کرنے کا۔ اور یہ آپکا
ہیڈیک نہیں کہ وہ مجھ سے کس حق
سے بات کر رہا تھا۔" ابراہیم کی کشادہ
پیشانی پر لاتعداد شکنیں سمٹ آئیں۔

"کیا کہا۔۔ میرا ہیڈیک نہیں۔۔؟ تو بتانا

ہیڈیک نہیں کہ وہ مجھ سے سس حق
سے بات کر رہا تھا۔ "ابراہیم کی کشادہ
پیشانی پر لاتعداد شکنیں سمٹ آئیں۔

"کیا کہا۔۔ میرا ہیڈیک نہیں۔۔؟ تو بتانا
پسند کرو گی کس کا ہیڈیک ہے
یہ۔۔۔؟"

"اب آپ کا کوئی لینا دینا نہیں کہ میں

کیا کر رہی ہوں اور کس کے ساتھ
ہوں۔۔ آپ نے خود آج سے چھ ماہ
پہلے مجھے چھوڑا تھا۔ "اسکی آنکھوں میں
آنکھیں ڈالتی مضبوط اور دو ٹوک لہجے
میں بولی تھی۔ ابراہیم کا تو دماغ ہی
گھوم گیا۔

"چھوڑا نہیں تھا۔۔ کچھ وقت کے لیے

چہرہ میں تھا۔۔۔ پھر دھڑکے یہ

خود سے دور کیا تھا یہ بات اپنے دماغ
میں بٹھاؤ۔۔۔ "اسکی کنپٹی پر دو انگلیاں
ماری تھیں۔" تم آج بھی میری امانت
ہو میری بیوی ہو۔۔۔ "وہ اپنی نم ہوتی
آنکھیں پھیرتی ہنس پڑی۔

"بیوی۔۔۔! اور پچھلے چھ ماہ میں کہاں
تھی یہ فکر یہ احساس یہ حق یہ

ہو میری بیوی ہو۔۔" وہ اپنی نم ہوتی
آنکھیں پھیرتی ہنس پڑی۔

"بیوی۔۔! اور پچھلے چھ ماہ میں کہاں
تھی یہ فکر یہ احساس یہ حق یہ
دھونس۔۔؟"

"یہ تم بھی جانتی ہو۔۔ میں نے وقت
دیا تھا تمہیں بھی اور خود کو بھی۔۔ اس

"یہ تم بھی جانتی ہو۔۔ میں نے وقت
دیا تھا تمہیں بھی اور خود کو بھی۔۔ اس
وقت وقت کی ضرورت تھی ہماری
عارضی جدائی۔۔!"

"اچھا۔۔!! یعنی جب آپ چاہیں گے
علیحدگی کا فیصلہ کریں گے اور جب
چاہیں گے مجھ سے سوال کرنے آجائیں
گر آپ نے مجھے سمجھ کر رکھا

اچھا۔۔!! یہی جب آپ چاہیں گے
علیحدگی کا فیصلہ کریں گے اور جب
چاہیں گے مجھ سے سوال کرنے آجائیں
گے۔۔ آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا
ہے۔۔؟ "ابراہیم کا غصہ اسکی شکایت
اور نم آنکھیں دیکھ جھاگ کی طرح
بیٹھنے لگا۔

"تم جانتی ہو تم کیا ہو میرے لیے۔۔

ہے۔۔۔ ابراہیم کا حصہ اسی شہادت
اور نم آنکھیں دیکھ جھاگ کی طرح
بیٹھنے لگا۔

"تم جانتی ہو تم کیا ہو میرے لیے۔۔
یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے کس
طرح۔۔ کس دل سے وہ فیصلہ لیا تھا۔۔
پہلے بھی بتا چکا ہوں میری زندگی میں
تمہارے علاوہ کوئی نہیں۔۔ ان گزرے

یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے کس
طرح۔۔ کس دل سے وہ فیصلہ لیا تھا۔۔
پہلے بھی بتا چکا ہوں میری زندگی میں
تمہارے علاوہ کوئی نہیں۔۔ ان گزرے
ماہ میں اتنی شدت سے تمہیں یاد کیا
ہے کہ خود کو ہی بھول بیٹھا ہوں۔۔
حال دیکھو میرا۔۔ اس بات کا تو یقین
ہے نا۔۔ "عبیر نے اسکا ہاتھ اپنے

تمہارے علاوہ کوئی نہیں۔۔ ان گزرے
ماہ میں اتنی شدت سے تمہیں یاد کیا
ہے کہ خود کو ہی بھول بیٹھا ہوں۔۔
حال دیکھو میرا۔۔ اس بات کا تو یقین
ہے نا۔۔ "عبیر نے اسکا ہاتھ اپنے
رخسار تک پہنچنے سے پہلے ہی روک
دیا۔

"نہیں، میں اس سے کسی بات کا یقین نہ کر سکتا ہوں۔"

حال دیکھو میرا۔۔۔ اس بات کا نو تین
ہے نا۔۔۔ "عبیر نے اسکا ہاتھ اپنے
رخسار تک پہنچنے سے پہلے ہی روک
دیا۔

"نہیں ہے اب کسی بات کا یقین اگر
ان گزرے ماہ میں اتنی شدت سے یاد
کیا ہوتا تو میری سمت پلٹتے۔۔۔ مجھے
میرے گھر والوں اور دنیا کی نظروں

ان گزرے ماہ میں اتنی شدت سے یاد
کیا ہوتا تو میری سمت پلٹتے۔۔ مجھے
میرے گھر والوں اور دنیا کی نظروں
کے سامنے تنہا نہیں کرتے۔۔ "آنکھ
سے آنسو ٹپک کر رخسار پر گرا تھا۔
ابراہیم بے بس ہوتا بالوں میں ہاتھ پھیر
گیا۔

لے سامنے سنا نہیں کرے۔۔" اٹھ
سے آنسو ٹپک کر رخسار پر گرا تھا۔
ابراہیم بے بس ہوتا بالوں میں ہاتھ پھیر
گیا۔

"کس نے کہا تم تنہا ہو میری جان۔۔؟
خدا کی قسم تمہیں خود سے دور کرنا
میرے لیے جتنا مشکل اور کٹھن تھا تم
سوچ بھی نہیں سکتیں روز ڈریسنگ پر

خدا کی قسم تمہیں خود سے دور کرنا
میرے لیے جتنا مشکل اور کٹھن تھا تم
سوچ بھی نہیں سکتیں روز ڈرینگ پر
تمہارا سامان دیکھنا کبڈ کھولوں تو
تمہارے وجود کی مہک سے پھر خود کو
افیت پہنچانا۔۔۔ روز تمہیں دیکھے بغیر
آفس جانا اور واپسی پر تمہارا چہرہ دیکھنے
کی کوئی آس نہ ہونا آسان بات ہے

خدا کی قسم تمہیں خود سے دور کرنا
میرے لیے جتنا مشکل اور کٹھن تھا تم
سوچ بھی نہیں سکتیں روز ڈریسنگ پر
تمہارا سامان دیکھنا کبڈ کھولوں تو
تمہارے وجود کی مہک سے پھر خود کو
افیت پہنچانا۔۔۔ روز تمہیں دیکھے بغیر
آفس جانا اور واپسی پر تمہارا چہرہ دیکھنے
کی کوئی آس نہ ہونا آسان بات ہے

تمہارے وجود کی مہک سے پھر خود کو
افیت پہنچانا۔۔۔ روز تمہیں دیکھے بغیر
آفس جانا اور واپسی پر تمہارا چہرہ دیکھنے
کی کوئی آس نہ ہونا آسان بات ہے
یہ۔۔۔؟ "عبیر اس شخص کے سامنے قطعاً
رونا نہیں چاہتی تھی۔ مگر آنسو خود بخود
ہی آنکھوں میں خارج ہو رہے تھے۔
آج نجانے کتنے دن بعد اس شخص کو
کے ساتھ رہ سکا ہے۔ سنہ ۱۹۷۲ء

ہی اٹھوں میں خارج ہو رہے تھے۔
آج نجانے کتنے دن بعد اس شخص کو
دیکھا تھا اسکی آواز سنی تھی اسکا لمس
محسوس کیا تھا۔ مگر اس وقت وہ پگھلنا
نہیں چاہتی تھی۔ اس لیے اپنا ہاتھ اسکی
گرفت سے نکال گئی۔

"ان باتوں کے لیے روکا تھا
مجھے۔۔؟" اسکے سیاٹ انداز پر ابراہیم کی

محسوس کیا تھا۔ مگر اس وقت وہ پھلنا
نہیں چاہتی تھی۔ اس لیے اپنا ہاتھ اسکی
گرفت سے نکال گئی۔

"ان باتوں کے لیے روکا تھا
مجھے۔۔؟" اسکے سپاٹ انداز پر ابراہیم کی
آنکھوں میں اداسی سی بھرنے لگی۔

"تمہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔ تمہیں واپس

مجھے۔۔؟" اس کے سپاٹ انداز پر ابراہیم کی
آنکھوں میں اداسی سی بھرنے لگی۔

"تمہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔ تمہیں واپس
اپنے پاس چاہتا ہوں۔۔ یہ دوری مجھے
کھار ہی ہے۔۔"

"ناممکن۔۔!! ارسل میرا انتظار کر رہا
ہوگا نیچے مجھے۔۔" وہ کہاں اپنے دل

ہوگا نیچے مجھے ___ "وہ کہاں اپنے دل
کی کیفیت اسے بتا رہا تھا اور وہ۔۔!!
اسے نظر انداز کرتی گزرنے لگی مگر
ابراہیم ایک جھٹکے سے اسکا بازو تھامتا
دیوار سے لگا گیا۔

"اگر آئندہ وہ خبیث تمہارے ساتھ
نظر آیا میں جان سے مار دوں گا

نظر آیا میں جان سے مار دوں گا
اسے۔۔۔!!"

"یہ تم کس طرح اپنی پریگنٹ وائف
کو ٹریٹ کرتا ہے۔۔ کیسا ہسبینڈ ہے
تم۔۔" کاریڈور میں داخل ہوتی ایک
ادھیڑ عمر نرس ان کے قریب آتی تیز
لہجے میں بولی تھی۔ جبکہ اسکے لبوں سے
نکلنے والے الفاظ ان دونوں کو ہی اک

کو ٹریٹ کرتا ہے۔۔ کیسا ہسبینڈ ہے
تم۔۔ "کاریڈور میں داخل ہوتی ایک
ادھیڑ عمر نرس ان کے قریب آتی تیز
لہجے میں بولی تھی۔ جبکہ اسکے لبوں سے
نکلنے والے الفاظ ان دونوں کو ہی ایک
پل کے لیے فریز کر گئے۔ ابراہیم نے
ٹرنس کی سی کیفیت میں نرس کی سمت
دیکھا۔ جو بڑی ناگواری سے اسے دیکھ

ہجے میں بولی گئی۔ جبکہ اس کے لبوں سے
نکلنے والے الفاظ ان دونوں کو ہی ایک
پل کے لیے فریز کر گئے۔ ابراہیم نے
ٹرنس کی سی کیفیت میں نرس کی سمت
دیکھا۔ جو بڑی ناگواری سے اسے دیکھ
رہی تھی۔ اور واپس عبیر کی جانب
دیکھا۔ جس کا چہرہ اس وقت بالکل سفید
پڑ چکا تھا۔

"واٹ ڈڈ تھی جسٹ سے۔۔؟" ابراہیم
کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو۔ بھلا
ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اتنی بڑی خبر
عبیر اس سے چھپائے۔ یقیناً اس نرس کو
کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی تھی۔

"دیکھیں یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے اور
ایسا کچھ نہیں۔۔"

"دیکھیں یہ ہمارا پرسنل میسٹر ہے اور
ایسا کچھ نہیں۔۔"

"تم میری آنکھوں میں دھول نہیں
جھونک سکتا مسٹر سالوں سے اس فیلڈ
میں ہوں عورت کو ایک نظر دیکھ کر
ہی معلوم کر لیتی ہوں۔۔" نرس کی
تیوری پر بل پڑ گئے تھے۔ اور عبیر کو
اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس

"تم میری آنکھوں میں دھول نہیں
جھونک سکتا مسٹر سالوں سے اس فیلڈ
میں ہوں عورت کو ایک نظر دیکھ کر
ہی معلوم کر لیتی ہوں۔۔" نرس کی
تیوری پر بل پڑ گئے تھے۔ اور عبیر کو
اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس
ہوئی۔ اس سے پہلے کہ ابراہیم تہہ تک
پہنچتا اس نے یہاں سے نکلنا ہی بہتر

تیسری پر بل پڑ گئے تھے۔ اور عبیر کو
اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس
ہوئی۔ اس سے پہلے کہ ابراہیم تہہ تک
پہنچتا اس نے یہاں سے نکلنا ہی بہتر
سمجھا۔

"مجھے اس نان سینس میں ہوئی دلچسپی
نہیں۔۔ آئی ایم گوئنگ۔۔" تیزی سے

ہوں۔ اس کے چہرے نے ابراہیم کو ہر
پہنچتا اس نے یہاں سے نکلنا ہی بہتر
سمجھا۔

"مجھے اس نان سینس میں ہوئی دلچسپی
نہیں۔۔ آئی ایم گوئنگ۔۔" تیزی سے
اسکی ایک جانب سے نکل گئی تھی۔ مگر
اس سے پہلے کہ مین کاریڈور کی جانب
بڑھتی ابراہیم کے ہاتھ میں اسکی کلائی

اس سے پہلے کہ مین کاریڈور کی جانب
بڑھتی ابراہیم کے ہاتھ میں اسکی کلائی
تھی۔ اس نے آنکھیں بے اختیار بند
کر لیں۔۔۔ وہ جانتی تھی اب یہ شخص
اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اور جب پلٹی
وہ اسے آ رہی ہوتی نگاہوں سے دیکھ
رہا تھا۔ وہ تو شکر تھا وہ ڈھیلے سے
کرتے میں ملبوس تھی۔ نرس ابراہیم کو
سنا کہ آگے بڑھ چکا تھا مگر عرصہ کہ

رہا تھا۔ وہ لو سسر تھا وہ ڈھیلے سے
کرتے میں ملبوس تھی۔ نرس ابراہیم کو
سنا کر آگے بڑھ چکی تھی۔ مگر عبیر کو
اپنے گرد شکنجہ کستا محسوس ہو رہا تھا۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔" اسکا ہاتھ تھاما
مین کاریڈور کی سمت بڑھ گیا۔ وہ یکدم
گڑبڑائی تھی۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔" اسکا ہاتھ تھاما
میں کاریڈور کی سمت بڑھ گیا۔ وہ یکدم
گڑبڑائی تھی۔

"کہاں۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہیں
مجھے۔۔"

"اگر تم نے۔۔ ابھی اور اسی

وقت میں مجھے سچ نہیں بتا دیتا تو میں اسے

"کہاں۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہیں
مجھے۔۔"

"اگر تم نے__ ابھی اور اسی
وقت__ مجھے سچ نہیں بتایا__ میں اسی
ہاسپٹل کی ڈاکٹر کے منہ سے سچ سنوں
گا یا سیدھا گھر لے جا کر خود معلوم
کر لوں گا۔" اس کے انتہائی سنگین لہجے پر
ع

دست سے ج میں بھایا۔ میں ۱۱
ہاسپٹل کی ڈاکٹر کے منہ سے سچ سنوں
گا یا سیدھا گھر لے جا کر خود معلوم
کر لوں گا۔" اس کے انتہائی سنگین لہجے پر
عبیر کو لگا اس کا دل قدموں میں آگرا
ہو۔ مگر وہ اس کے تاثرات نہیں دیکھ رہا
تھا بلکہ اسے گھسیٹتا آگے بڑھ رہا تھا۔

"رک۔۔ رکیں۔۔ ابراہیم میں کہہ رہی

عبیر کو لگا اسکا دل قدموں میں آگرا
ہو۔ مگر وہ اسکے تاثرات نہیں دیکھ رہا
تھا بلکہ اسے گھیٹتا آگے بڑھ رہا تھا۔

"رک۔۔ رکیں۔۔ ابراہیم میں کہہ رہی
ہوں رکیں۔۔ میں بتا رہی ہوں آپ
کو۔۔" اسکی خوفزدہ آواز پر ابراہیم کے
قدم خود بخود ٹھہرے تھے۔ اور پلٹ کر
اسکے زرد چہرے کی جانب دیکھا جو

"رک۔۔ رکیں۔۔ ابراہیم میں کہہ رہی
ہوں رکیں۔۔ میں بتا رہی ہوں آپ
کو۔۔" اسکی خوفزدہ آواز پر ابراہیم کے
قدم خود بخود ٹھہرے تھے۔ اور پلٹ کر
اسکے زرد چہرے کی جانب دیکھا۔ جو
پوری کہانی صاف بتا رہا تھا۔ یعنی یہ سچ
تھا۔۔ !!! جبرے بھینچتا اس بار وہ
اسے لیے لفٹ کی سمت بڑھ گیا۔

قدم خود بخود کھہرے تھے۔ اور پلٹ کر
اسکے زرد چہرے کی جانب دیکھا۔ جو
پوری کہانی صاف بتا رہا تھا۔ یعنی یہ سچ
تھا۔ !!! جبرے بھینچتا اس بار وہ
اسے لیے لفٹ کی سمت بڑھ گیا۔

"ابراہیم۔۔! جب میں کہہ رہی ہوں
کہ۔۔" مگر وہ انگلی اٹھاتا خاموش کروا
گیا۔

"ایک ورڈ ہمیں۔۔۔!" لفٹ لراؤنڈ
فلور پر آکر رکی تھی جہاں کیفیٹیریا بنا
تھا۔ جس میں اس وقت اتنا رش نہ
تھا۔ اسے لیے ایک پرسکون گوشے کی
سمت بڑھ گیا۔

"بیٹھو۔۔۔!!" عبیر نے نم آنکھوں سے
ارد گرد دیکھتے بے اختیار لب کاٹ کر
آنسو روکنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے

اسو روئے قی توں قی قی۔ اے

سامنے براجمان ہوتا دو انگلیاں لبوں پر
ٹکائے اسے دیکھتا رہا۔ اگلے چند لمحے اسی
طرح گزر گئے تھے۔

"کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔ بتاؤ۔۔۔؟" اسکا
جواب دینے کے بجائے وہ نم آنکھوں
سے اپنی کلائی گھورتی رہی جو کچھ دیر
پہلے اسکی گرفت میں تھی۔ "گیومی

"کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔ بتاؤ۔۔۔؟" اسکا
جواب دینے کے بجائے وہ نم آنکھوں
سے اپنی کلائی گھورتی رہی جو کچھ دیر
پہلے اسکی گرفت میں تھی۔ "گیومی
آنسر عبیر۔۔۔!!" اس بار دانت پیستا
بڑے ضبط سے بولا تھا۔ عبیر نے سرخ
ہوتی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کس لڑکی سے ملے؟" اس نے پوچھا۔

پہلے اس حرکت میں۔۔۔ یوں
آنسر عبیر۔۔۔!! "اس بار دانت پیتا
بڑے ضبط سے بولا تھا۔ عبیر نے سرخ
ہوتی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کس لیے بتاتی۔۔۔؟ بولیں۔۔۔ میں یہ نیوز
آپ کو دیتی اور آپ بھیک میں اپنے گھر
میں جگہ دے دیتے مجھے ہے
نا۔۔۔؟" وہ بھی پھٹ پڑی تھی۔ یہ ہوتا

"کس لیے بتاتی۔۔؟ بولیں۔۔ میں یہ نیوز
آپکو دیتی اور آپ بھیک میں اپنے گھر
میں جگہ دے دیتے مجھے ہے
نا۔۔؟" وہ بھی پھٹ پڑی تھی۔ یہ ہوتا
کون تھا اتنے ماہ بعد اچانک پلٹ کر
اس سے باز پرس کرنے والا۔۔" یہ نیوز
میں آخری دم تک آپ سے چھپانا
چاہتی تھی سنا آپ نے۔۔ مجھے اسکی آڑ

"کس لیے بتاتی۔۔؟ بولیں۔۔ میں یہ نیوز
آپکو دیتی اور آپ بھیک میں اپنے گھر
میں جگہ دے دیتے مجھے ہے
نا۔۔؟" وہ بھی پھٹ پڑی تھی۔ یہ ہوتا
کون تھا اتنے ماہ بعد اچانک پلٹ کر
اس سے باز پرس کرنے والا۔۔" یہ نیوز
میں آخری دم تک آپ سے چھپانا
چاہتی تھی سنا آپ نے۔۔ مجھے اسکی آڑ

چاہتی تھی سنا آپ نے۔۔ مجھے اسکی آڑ
میں آپکے گھر میں جگہ نہیں

چاہیے۔۔!! چھ ماہ سے اس راز کو دل
میں رکھے گھوم رہی تھی اگلے چند ماہ
اور گزر جاتے مگر آج۔۔ "الب بھینختی
ناگواری سے نظریں پھیر گئی۔ جبکہ

ابراہیم تو سن بیٹھا تھا۔ اسکی بیوی اس
سے اسکی اولاد کی خبر چھپانا چاہتی تھی۔

چاہیے۔۔!! چھ ماہ سے اس راز کو دل
میں رکھے گھوم رہی تھی اگلے چند ماہ
اور گزر جاتے مگر آج۔۔"الب بھینچتی
ناگواری سے نظریں پھیر گئی۔ جبکہ

ابراہیم تو سن بیٹھا تھا۔ اسکی بیوی اس
سے اسکی اولاد کی خبر چھپانا چاہتی تھی۔

اس سے اتنی بڑی خوشی چھیننا چاہتی
تھی۔۔؟ بلکہ چھین چکی تھی۔ وہ حسین

مل جو یہ مرد کا یہ شہر کا ارباب

تھی۔۔؟ بلکہ چھین چکی تھی۔ وہ حسین
پل جو ہر مرد کا ہر شوہر کا ارمان
ہوتے ہیں۔۔!

"تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی سے
محروم رکھا۔۔ یہ گزرے ماہ کس کرب
اور افیت میں گزارے ہیں میں
نے۔۔۔ یہ میرا حق تھا عبیر۔۔۔!!" اس
کا لہو نہہرہ چلا۔۔۔ اتنا اس کی لٹکی ک

"تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی سے
محروم رکھا۔۔۔ یہ گزرے ماہ کس کرب
اور افیت میں گزارے ہیں میں
نے۔۔۔ یہ میرا حق تھا عبیر۔۔۔!!" اس
کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو
جھنجھوڑ دیتا۔

"اچھا۔۔؟ میں بتا دیتی اور آپ کیا
کرتے ہیں؟ اس سو کالڈ ڈسیجن کو

لے۔۔۔ یہ میرا حق تھا بھیر۔۔۔!! اس
کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو
جھنجھوڑ دیتا۔

"اچھا۔۔؟ میں بتا دیتی اور آپ کیا
کرتے۔۔؟ اپنے اس سو کالڈ ڈسیجن کو
واپس لے لیتے۔۔؟ یہ مت بھولیں آپ
نے خود جانے کو کہا تھا۔۔ پھر میں کس
لیے بتاتی۔۔؟" اس کے سرد انداز پر ابراہیم

"اچھا۔۔؟ میں بتا دیتی اور آپ کیا کرتے۔۔؟ اپنے اس سو کالڈ ڈسیجن کو واپس لے لیتے۔۔؟ یہ مت بھولیں آپ نے خود جانے کو کہا تھا۔۔ پھر میں کس لیے بتاتی۔۔؟" اس کے سرد انداز پر ابراہیم کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا تھا۔

"کاش، تم مجھ اس وقت بتا دیتیں، کم

یہ بتائی۔۔؟" اسلے سرد انداز پر ابراہیم
کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا
تھا۔

"کاش تم مجھے اس وقت بتا دیتیں۔۔ کم
از کم یہ سزا تو نہ کاٹتا جو مسلسل چھ ماہ
سے کاٹ رہا ہوں۔۔ تم تو وہاں سکون
میں ہوگی۔۔ اور میں۔۔؟" تلخی سے
مسکراتا سر جھٹک گیا۔ عبیر کو اپنی

"کاس کم مجھے اس وقت بتا دیں۔۔۔ م
از کم یہ سزا تو نہ کاٹا جو مسلسل چھ ماہ
سے کاٹ رہا ہوں۔۔۔ تم تو وہاں سکون
میں ہو گی۔۔۔ اور میں۔۔۔؟" تلخی سے
مسکراتا سر جھٹک گیا۔ عبیر کو اپنی
آنکھوں کی جلن بڑھتی محسوس
ہوئی۔ "مگر بہر حال۔۔۔ اب میں ہر گز
تمہیں کسی پر نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔" عبیر
کی نا سچھی سے کھنکھائی سکین تھیں

مسکراتا سر جھٹک گیا۔ عبیر کو اپنی
آنکھوں کی جلن بڑھتی محسوس
ہوئی۔ "مگر بہر حال۔۔ اب میں ہرگز
تمہیں کسی پر نہیں چھوڑ سکتا۔۔" عبیر
کی نا سمجھی سے بھنویں سکیں تھیں۔

"کیا مطلب۔۔؟"

"مطلب یہ اب میں مزید تمہیں خود

کی نا سچھی سے بھنویں سکیں تھیں۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"مطلب یہ اب میں مزید تمہیں خود
سے دور نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ یہ فیصلہ
تو میں ایک ہفتے پہلے ہی لے چکا تھا
جب تمہیں میسج کیا تھا آج تم نے
"عہد چھٹکا" سنو گے

"مطلب یہ اب میں مزید تمہیں خود
سے دور نہیں ہونے دوں گا۔۔ یہ فیصلہ
تو میں ایک ہفتے پہلے ہی لے چکا تھا
جب تمہیں میسج کیا تھا آج تم نے
مزید۔۔۔" عبیر جھٹکے سے اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"شاید آپ بھول رہے ہیں۔۔ آپ نے
فیصلہ کا اختیار مجھ سے لیا تھا۔" اس نے اپنا

مزید _____ "عبیر جھٹکے سے اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"شاید آپ بھول رہے ہیں۔۔ آپ نے
فیصلے کا اختیار مجھے دیا تھا۔۔" اسے اپنا
دل تیز رفتار ٹرین کی طرح دھڑکتا
محسوس ہوا تھا۔ جبکہ غصے کی ایک شدید
لہر اٹھی تھی۔ وہ ہر چیز جب چاہتا اپنی
منشاء کر مطابق نہیں ڈھال سکتا

مساید آپ جوں رہے ہیں۔۔ آپ نے
فیصلے کا اختیار مجھے دیا تھا۔۔ "اسے اپنا
دل تیز رفتار ٹرین کی طرح دھڑکتا
محسوس ہوا تھا۔ جبکہ غصے کی ایک شدید
لہر اٹھی تھی۔ وہ ہر چیز جب چاہتا اپنی
منشاء کے مطابق نہیں ڈھال سکتا
تھا۔۔ !

"کچھ نہیں بھولا ہوں۔۔ سب یاد

"کچھ نہیں بھولا ہوں۔۔ سب یاد ہے۔۔ مگر ان گزرے ماہ نے جس طرح میرے کس بل نکالے ہیں اسکے بعد میں تمہیں کسی صورت خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔" وہ انتہائی پرسکون نگاہوں سے اسکا پارہ چڑھتا دیکھ رہا تھا۔
عبیر کی مارے غصے کے مٹھیاں بھینچ

"ہر چیز آپ کی مرضی سے نہیں ہوگی
اب۔۔!! کہ جب جی چاہا مجھے زندگی
سے نکال کر پھینک دیا اور جب جی چاہا
حق جتانے آگئے۔۔ میرا فیصلہ سن
لیں۔۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ
اب۔۔!!" وہ غصے سے چیخ اٹھی تھی۔
ابراہیم کو اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ یکدم
اسکی کنڈیشیں کلاں کلاں ہوا تھا

لیں۔۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ
اب۔۔!! "وہ غصے سے چیخ اٹھی تھی۔
ابراہیم کو اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ یکدم
اسکی کنڈیشن کا احساس ہوا تھا۔

"کول ڈاؤن اتنے غصے کی ضرورت
نہیں۔۔ تمہاری صحت کے لیے ٹھیک
نہیں ہے۔۔" اسکے سنجیدگی کے ساتھ
مخاطب انداز پر عبیر کا شرم اور غصے سے

نیں ہے۔۔ اے بیدی کے ساھ
مخاط انداز پر عبیر کا شرم اور غصے سے
چہرہ دہک اٹھا۔

"آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی
ضرورت نہیں۔۔ میں اپنا فیصلہ۔۔"

"مجھ سے اتنی بڑی بات چھپانے کے
بعد تمہارے پاس اب ایسا کوئی آپشن

"آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی
ضرورت نہیں۔۔ میں اپنا فیصلہ۔۔"

"مجھ سے اتنی بڑی بات چھپانے کے
بعد تمہارے پاس اب ایسا کوئی آپشن
نہیں بچا۔۔"

"میں قطعاً آپکو اپنی منمانی کرنے نہیں
دوں گی۔۔" اسے ہینڈ بیگ اٹھاتا دیکھ

نہیں بچا۔۔"

"میں قطعاً آپکو اپنی منمانی کرنے نہیں
دوں گی۔۔" اسے ہینڈ بیگ اٹھاتا دیکھ
خود بھی اٹھ کھڑا ہو گیا۔

"دو دن بعد میں دبئی جا رہا ہوں۔۔
واپس آکر تمہیں لینے آؤں گا۔۔"

"دیکھتا ہوں کون روکتا ہے۔۔ یہ خبیث
جو تمہارا باہر انتظار کر رہا ہے یا تمہارا
بھائی جس نے میری بہن کو ماں کی
شکل تک سے محروم کر دیا ہے۔۔ میرا
بدلا اس نے جس طرح اس سے لیا
ہے خوب جانتا ہوں۔۔" اس کے کٹیلے لہجے
پر عبیر نے لب بھینچتے اسکی جانب
دیکھا۔ جس کے چہرے پر سخت ناگواری

دیکھا۔ جس لے چہرے پر سخت نالواری
چھائی تھی۔

"امی کو معلوم ہے اس بارے
میں۔۔؟" اسکے سوال پر وہ چونکہ تھی۔
اور جواب دینے کے بجائے خاموشی
سے نظریں پھیر گئی۔ ابراہیم کے جبرٹوں
میں حرکت ہوئی تھی۔

"یعنی ایک میں ہی الو کا پٹھا ہوں جسے
اس بات سے بے خبر رکھا گیا۔" اسکی
جھنجھلاہٹ بھری آواز پر وہ بے اختیار
تھوک نگلتی تیزی سے قدم آگے بڑھا
گئی۔ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ اگر اس
شخص کو اسکے بھائی کی حرکت کا پتہ
چل جاتا نجانے کیا کھرام مچاتا۔ ابراہیم
اسکے ساتھ ہی چل رہا تھا۔

گئی۔ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ اگر اس
شخص کو اسکے بھائی کی حرکت کا پتہ
چل جاتا نجانے کیا کھرام مچاتا۔۔ ابراہیم
اسکے ساتھ ہی چل رہا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔۔ خیال رکھنا اپنا۔۔ جلد
آؤں گا۔۔" اسکے کان میں سرگوشی کرتا
پیچھے ہٹ گیا کیونکہ ایگزٹ ڈور کے
پچھلے سے اس کا دل کھینچ رہا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔۔ خیال رکھنا اپنا۔۔ جلد
آؤں گا۔۔" اسکے کان میں سرگوشی کرتا
پیچھے ہٹ گیا کیونکہ ایگزٹ ڈور کے
باہر ہی ارسل کار لیے کھڑا تھا۔ عبیر کو
لگا اس کا دل بھر آیا ہو مگر وہ اسکی
گھمبیر سرگوشی نظر انداز کرتی آگے بڑھ
گئی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو زینب
دروازے کی جانب سے کروٹ کیے
اپنی بیٹی کو پاس ہی لٹائی ہوئی تھی۔ کچھ
الجھن کا شکار چند پل تو وہیں کھڑا رہا
پھر ہمتیں مجتمع کرتا آگے بڑھ آیا۔
زینب کے ڈارک براؤن بال بے ترتیب
سے پونی ٹیل میں جکڑے تھے۔ برابر
میں سوئی بیٹی کا ننھا سا ہاتھ تھامی اسے

ان کا شہر پسند نہیں ہو وہیں ٹھہرا رہا

پھر ہمتیں مجتمع کرتا آگے بڑھ آیا۔

زینب کے ڈارک براؤن بال بے ترتیب

سے پونی ٹیل میں جکڑے تھے۔ برابر

میں سوئی بیٹی کا ننھا سا ہاتھ تھامی اسے

ہی دیکھ رہی تھی جب عقب میں کسی

کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

اس نے بے اختیار گردن موڑ کر دیکھا۔

جہاں سرخ آنکھیں اور بھینچے لب لیے
ملگے سے حلے میں اسید کھڑا تھا۔ اس
نے لب بھینچتے اٹھنا چاہا مگر وہ فوراً
روک گیا۔

"پلیز نہیں اٹھو۔۔۔ میں۔۔۔ میں بس کچھ
دیر کے لیے بات کرنے آیا
ہوں۔۔۔" اس کے ملتچی لہجے کے باوجود وہ

"پیر میں اھو۔۔ میں۔۔ میں بس چھ
دیر کے لیے بات کرنے آیا
ہوں۔۔" اس کے ملتجی لہجے کے باوجود وہ
احتیاط سے اٹھتی بیڈ کے سرہانے سے
ٹیک لگا گئی۔

"اب بھی کچھ بچا ہے بات کرنے
کے لیے۔۔؟" اس کے تلخ انداز پر اسید کے
چہرے پر کرب بکھرنے لگا۔

"اب بھی کچھ بچا ہے بات کرنے
کے لیے۔۔؟" اسکے تلخ انداز پر اسید کے
چہرے پر کرب بکھرنے لگا۔

"مجھے معاف کر دو زینب۔۔" زینب اپنی
نم ہوتی نگاہیں پھیر گئی تھی۔ کیا اتنا
آسان تھا سب کچھ۔۔؟ اور اسکے اس
طرح نگاہ پھیرنے پر اسید کی تو جیسے
سب کچھ گھٹ گیا تھا۔

نم ہوتی نگاہیں پھیر گئی تھی۔ کیا اتنا
آسان تھا سب کچھ۔۔؟ اور اسکے اس
طرح نگاہ پھیرنے پر اسید کی تو جیسے
دنیا الٹ گئی تھی۔ بے اختیار فاصلے سمیٹتا
قریب چلا آیا۔

"پلیز ایسے نگاہ مت پھیرو مجھ سے۔۔
میں۔۔ میں بتا نہیں سکتا ان گزرے دو

ہوں۔۔۔ کیا سر مسدہ ہوں۔۔۔ خود اپنی
نظروں میں گر چکا ہوں۔۔۔ "زینب کی
آنکھوں سے تیزی سے آنسو گر رہے
تھے۔ مگر اس نے اسید کی جانب نہیں
دیکھا۔

"پلیز مجھ سے دور مت ہو زینبی۔۔۔ میں
مر جاؤں گا۔۔۔"

یہ کہنے پر وہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"پلیز مجھ سے دور مت ہو زینی۔۔ میں
مر جاؤں گا۔۔"

"کوئی نہیں مرتا کسی کے بغیر جب میں
اتنی بے عزتی کے بعد نہیں مری تو
آپ کیسے مرجائیں گے۔۔؟" اسکا سرد
لہجہ اسید کو چابک کی طرح لگا تھا۔

"مجھے معاف کر دو۔۔ تم جو چاہے سزا

"لوی نہیں مرتا سی لے بعیر جب میں
اتنی بے عزتی کے بعد نہیں مری تو
آپ کیسے مرجائیں گے۔۔؟" اسکا سرد
لہجہ اسید کو چابک کی طرح لگا تھا۔

"مجھے معاف کر دو۔۔ تم جو چاہے سزا
دو مگر خود سے دور مت کرو۔۔ میری
غلطی ہے میں جانتا ہوں۔۔ مگر پلیز
ازالے کا ایک موقع دے دو۔۔"

"مجھے معاف کر دو۔۔ تم جو چاہے سزا
دو مگر خود سے دور مت کرو۔۔ میری
غلطی ہے میں جانتا ہوں۔۔ مگر پلیز
ازالے کا ایک موقع دے دو۔۔"

"کیوں کیا اب آپ بھول جائیں گے
کہ میں ابراہیم کی بہن ہوں جس کی
وجہ سے آپکی بہن آپکے گھر میں
سے۔۔؟ کسا آپکی امی بھول جائیں گی۔۔؟"

"کیوں کیا اب آپ بھول جائیں گے
کہ میں ابراہیم کی بہن ہوں جس کی
وجہ سے آپکی بہن آپکے گھر میں
ہے۔۔؟ کیا آپکی امی بھول جائیں گی۔۔؟
کیا میں بھول جاؤں گی کہ آپ نے
سب کے سامنے میرے منہ پر طمانچہ
مارا تھا۔۔؟ بولیں۔۔؟" یہ تلخ افیت
بھرے جملے کہتے خود زینب کا اپنا دل

کیا میں بھول جاؤں گی کہ آپ نے
سب کے سامنے میرے منہ پر طمانچہ
مارا تھا۔۔؟ بولیں۔۔؟" یہ تلخ افیت
بھرے جملے کہتے خود زینب کا اپنا دل
کٹ رہا تھا۔ اور اس وقت اس نے اسید
کے چہرے پر پشیمانی اور ملال واضح
دیکھا تھا۔

"اکاش میں وقت کو پیچھے لے جاسکتا۔
تمہاری نظروں میں اٹھنا تو دور کی بات
میں اپنی نظروں میں گر چکا
ہوں۔۔" نچلا لب سختی سے دانتوں میں
دباتا آنکھوں میں آئی نمی ضبط کر رہا
تھا۔ مگر زینب کے آنسو مسلسل گر رہے
تھے۔

"تم جاؤ! سنہ گھر مجھے کوئی اعتراض

دباتا آنھوں میں آئی می ضبط لر رہا
تھا۔ مگر زینب کے آنسو مسلسل گر رہے
تھے۔

"تم جاؤ اپنے گھر مجھے کوئی اعتراض
نہیں مگر پلیز مجھ سے ناراض ہو کر
مت جاؤ زینی۔۔" ہاتھ آگے بڑھاتے
اسکا چہرہ اپنی جانب کیا تھا۔ "کچھ دن
وہاں رہو اور واپس آ جاؤ۔۔ میں سب

وہاں رہو اور واپس آ جاؤ۔۔ میں سب
ٹھیک کر دوں گا۔۔ "زینب کی نظریں
اسکی نم آنکھوں پر تھیں جبکہ اسکا
بے بس لہجہ اسکے زخموں سے کھرنٹ
اکھاڑ رہا تھا۔ اسید فاصلے مزید سمیٹتا اسکے
ماتھے پر لب رکھ گیا۔

"تھینک یو سو مچ مجھے اتنی بڑی خوشی
دینے کے لیے۔۔" زینب لب بھینچتی

ماتھے پر لب رکھ گیا۔

"تھینک یو سو مچ مجھے اتنی بڑی خوشی
دینے کے لیے۔۔" زینب لب بھینچتی
نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی۔ اور اسید
اسکا گریز محسوس کرتا خود ہی دور ہٹ
کر بیٹی کی جانب متوجہ ہو گیا۔ جو ہو بہو
زینب پر ہی گئی تھی۔ براؤن بال بڑی

اسکا گریز محسوس کرتا خود ہی دور ہٹ
کر بیٹی کی جانب متوجہ ہو گیا۔ جو ہو بہو
زینب پر ہی گئی تھی۔ براؤن بال بڑی
بڑی آنکھیں اور سنہرا رنگ۔

"جو بھی نام رکھو مجھے بتا دینا۔" بیٹی کو
بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔ زینب خاموش
ہی رہی۔ وہ قتنی جلدی ہر چیز نہیں
کھا سکتی تھی اسد ایک آخری نگاہ اس

"جو بھی نام رکھو مجھے بتا دینا۔" بیٹی کو
بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا۔ زینب خاموش
ہی رہی۔ وہ قتنی جلدی ہر چیز نہیں
بھلا سکتی تھی۔ اسید ایک آخری نگاہ اس
پر ڈالتا باہر نکل گیا تھا۔ مگر دروازے پر
ہی اسکے قدم ٹھٹھک گئے۔ جہاں کچھ
ہی فاصلے پر اسکی ساس کے ساتھ
ابراہیم کھڑا تھا۔ دونوں کی نگاہ ملی تھی

پر ڈالتا باہر نکل گیا تھا۔ مگر دروازے پر
ہی اسکے قدم ٹھٹھک گئے۔ جہاں کچھ
ہی فاصلے پر اسکی ساس کے ساتھ
ابراہیم کھڑا تھا۔ دونوں کی نگاہ ملی تھی
مگر اسید کی آنکھوں میں یکدم ہی سرد
پن اور ناگواری ابھر آئی تھی۔ اگلے پل
نظر پھیرتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر نکل
گیا تھا جبکہ ابراہیم زینب کے روم کی

جی ہاں پرانی ساری سہا
ابراہیم کھڑا تھا۔ دونوں کی نگاہ ملی تھی
مگر اسید کی آنکھوں میں یکدم ہی سرد
پن اور ناگواری ابھر آئی تھی۔ اگلے پل
نظر پھیرتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر نکل
گیا تھا جبکہ ابراہیم زینب کے روم کی
جانب بڑھ گیا۔ آسیہ بیگم بھی اسکے
ساتھ ہی تھیں۔

جانب برہ لیا۔ اسیہ ہیتم ہی اے
ساتھ ہی تھیں۔

"بھاجن۔۔!!" زینب نے چونک کر اندر
داخل ہوتے ابراہیم کو دیکھا۔ ابھی چند
سیکنڈ پہلے تو اسید گیا تھا۔! اور ایسا
کیسے ہو سکتا تھا ان دونوں کا سامنا نہ
ہوا ہو۔!!

"کیسی ہو۔۔؟" قریب آتے نرمی سے
اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ محض لب
بھینچ گئی۔ بات تو وہ اس سے بھی کرنا
نہیں چاہتی تھی۔

"امی ان سے کہہ دیں مجھے کوئی بات
نہیں کرنی ان سے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ پھر میں اپنی بھانجی سے

"امی ان سے کہہ دیں مجھے کوئی بات
نہیں کرنی ان سے۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ پھر میں اپنی بھانجی سے
بات کر لیتا ہوں۔۔" بچی کو اٹھاتا گود
میں لے گیا۔

"احتیاط سے پکڑو کیا کر رہے

۱۱۲ گ : ۱۱۳

"ٹھیک ہے۔۔ پھر میں اپنی بھانجی سے
بات کر لیتا ہوں۔۔" بچی کو اٹھاتا گود
میں لے گیا۔

"احتیاط سے پکڑو کیا کر رہے
ہو۔۔" آسیہ بیگم نے صحیح طرح بچی
اسکی گود میں دی تھی۔ وہ نرمی سے
اسکے گال چھو گیا۔

"بے فکر رہیں آپکے پوتا پوتی آنے تک
سیکھ جاؤں گا۔۔۔" زینب اور آسیہ بیگم
نے بیک وقت اسکی سمت دیکھا۔ جو
بھانجی کے رخسار چھوتا اب انہیں ہی
خشمگین نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ "ابھی
تو تین ماہ ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" اور اس بار
ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا
تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو کس میں تین مہینے
ہیں۔۔" آسہ بیگم نے سرے سے
انجان بنتے بیٹے کو گھورا۔

"آپ دونوں سے میں نے بالکل
ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا کہ مجھ سے اتنی
بڑی بات چھپائیں گی۔۔" ان دونوں کو
شکایتی نظروں سے دیکھتا بچی زینب کی

"آپ دونوں سے میں نے بالکل
ایکسیکٹ نہیں کیا تھا کہ مجھ سے اتنی
بڑی بات چھپائیں گی۔" ان دونوں کو
شکایتی نظروں سے دیکھتا بچی زینب کی
گود میں دے گیا۔

"اسے ریڈی کروا کر باہر لائیں ویٹ
کر رہا ہوں میں۔" ناراضی بھرے لہجے
میں کہیں نکل گئی۔

شکایہ نظروں سے دیکھا پی زینب ی
گود میں دے گیا۔

"اسے ریڈی کروا کر باہر لائیں ویٹ
کر رہا ہوں میں۔" ناراضی بھرے لہجے
میں کہتا باہر نکل گیا تھا۔

.....

اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی وہ
آسمان پر ٹولیوں کی صورت اکھٹے ہوتے
سیاہ بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔ پچھلے کئی
دن سے جس کا ساما حول تھا۔ ہوا کا
دباؤ بھی کم تھا جو کہ تیز بارش کے
آثار دکھا رہا تھا۔ گہری سانس فضاء کے
سپرد کرتی واپس کمرے میں آگئی۔ آج
کل اسکی بھوک سانس بالکل اڑی ہوئی

دباؤ بھی کم تھا جو کہ تیز بارش کے
آثار دکھا رہا تھا۔ گہری سانس فضاء کے
سپرد کرتی واپس کمرے میں آگئی۔ آج
کل اسکی بھوک پیاس بالکل اڑی ہوئی
تھی۔ کسی چیز میں دل لگانا بھی چاہ رہی
تھی تو نہیں لگ رہا تھا۔ یہاں تک کہ
وہ دیر رات تک جاگتی بے سبب ہی
سوچوں میں الجھی رہتی۔

فی نو ہیں لک رہا تھا۔ یہاں تک کہ
وہ دیر رات تک جاگتی بے سبب ہی
سوچوں میں الجھی رہتی۔

زینب کو میکے گئے بیس دن سے اوپر
ہو چکے تھے۔ اور ابراہیم بھی اب تک
دبئی میں تھا شاید کیونکہ آج سے پندرہ
دن پہلے اس نے اپنی روانگی والے دن
میج کیا تھا۔ اسی رات اسکی کال بھی آئی

زینب کو میکے گئے بیس دن سے اوپر
ہو چکے تھے۔ اور ابراہیم بھی اب تک
دبئی میں تھا شاید کیونکہ آج سے پندرہ
دن پہلے اس نے اپنی روانگی والے دن
مسیح کیا تھا۔ اسی رات اسکی کال بھی آئی
تھی جسے اس نے ریسو نہیں کیا تھا۔ وہ
کیسے چھ ماہ دور رہ کر دوبارہ اسکے
قریب ہو جاتی۔۔؟ تقریباً وہ ہر دن ہی

دن پہلے اس نے اپنی روائی والے دن
میج کیا تھا۔ اسی رات اسکی کال بھی آئی
تھی جسے اس نے ریسو نہیں کیا تھا۔ وہ
کیسے چھ ماہ دور رہ کر دوبارہ اسکے

قریب ہو جاتی۔۔؟ تقریباً وہ ہر دن ہی
اسے میج کرتا تھا۔ مگر پچھلے دو تین دن
سے اسکی جانب سے کوئی میج موصول
نہیں ہوا تھا۔ جبکہ زینب اور ساس سے
اکثر کال و رساں ہو جاتی تھی۔ آسہ بیگم

نے اسی جانب سے دوں جگہوں
نہیں ہوا تھا۔ جبکہ زینب اور ساس سے
اکثر کال پر بات ہو جاتی تھی۔ آسیہ بیگم
نے اسے اسی دن ابراہیم کے اسکی
پریکٹینسی کے بارے میں باخبر ہونے کا
بتا دیا تھا اور یہ بھی کہ کتنے شکوے
اور شکایات کرتا رہا کہ یہ خبر اس سے
کیوں چھپائی۔ جس پر وہ بس چپ ہی
رہی تھی۔

جے اسے اسی دن ابراہیم نے اسی
پریکٹینسی کے بارے میں باخبر ہونے کا
بتا دیا تھا اور یہ بھی کہ کتنے شکوے
اور شکایات کرتا رہا کہ یہ خبر اس سے
کیوں چھپائی۔ جس پر وہ بس چپ ہی
رہی تھی۔

آج سے ساٹھ ماہ قبل اسے یہ نیوز اس
وقت ملی تھی جب وہ ابراہیم کو چھوڑ

کیوں چھپائی۔ جس پر وہ بس چپ ہی
رہی تھی۔

آج سے ساٹھ ماہ قبل اسے یہ نیوز اس
وقت ملی تھی جب وہ ابراہیم کو چھوڑ
کر میکے آچکی تھی۔ وہ اپنے بخار کے
سبب ڈاکٹر کے پاس گئی تھی جب اس
نے یہ گڈ نیوز سنی تھی۔ حفصہ صاحبہ

آج سے ساٹھ ماہ قبل اسے یہ نیوز اس
وقت ملی تھی جب وہ ابراہیم کو چھوڑ
کر میکے آچکی تھی۔ وہ اپنے بخار کے
سبب ڈاکٹر کے پاس گئی تھی جب اس
نے یہ گڈ نیوز سنی تھی۔ حفصہ صاحبہ
نے یہ نیوز اسے ابراہیم سے شیئر
کرنے کو کہی تھی مگر وہ سختی سے انکار
کر گئی تھی۔ جب وہ شخص اسے خود سے

جب وہ اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اس سے کہا کہ
نے یہ گڈ نیوز سنی تھی۔ حفصہ صاحبہ
نے یہ نیوز اسے ابراہیم سے شیئر
کرنے کو کہی تھی مگر وہ سختی سے انکار
کر گئی تھی۔ جب وہ شخص اسے خود سے
دور کر چکا تھا تو اسے یہ خوشی کی خبر
سننے کا بھی کوئی حق نہ تھا۔ اس نے
صرف ساس کو یہ نیوز دی تھی۔ وہ
جانتی تھی کتنی محبت کرتی تھیں وہ

سننے کا بھی کوئی حق نہ تھا۔ اس نے
صرف ساس کو یہ نیوز دی تھی۔ وہ
جانتی تھی کتنی محبت کرتیں تھیں وہ
اس سے۔۔ ایسے میں جس خبر کا انہیں
شدت سے انتظار تھا وہ ان سے بالکل
چھپانا نہیں چاہتی تھی۔ مگر اس نے ان
سے وعدہ لے لیا تھا کہ اگر ابراہیم کو
یہ خبر کسی سے پتہ چلی وہ اسکے سوا

جانی جانی جبت کریں میں وہ
اس سے۔۔ ایسے میں جس خبر کا انہیں
شدت سے انتظار تھا وہ ان سے بالکل
چھپانا نہیں چاہتی تھی۔ مگر اس نے ان
سے وعدہ لے لیا تھا کہ اگر ابراہیم کو
یہ خبر کسی سے پتہ چلی وہ اسکے سوا
کوئی نہ ہو۔ آسیہ بیگم اس کی خواہش کا
احترام کرتیں خاموشی اختیار کر گئیں
تھیں۔ اور یہ گزرے ماہ اس نے ابراہیم

ہیں۔ اور یہ گزرے ماہ اس نے ابراہیم
کے بغیر اسکی یاد میں کس طرح
گزارے تھے یہ وہی جانتی

تھی۔ ورنہ کیا اس کا دل نہیں تھا وہ
اس شخص سے یہ خوشی شیر کرتی اسکے
تاثرات دیکھتی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے
چھن سے بیس دن پرانا منظر ابھر آیا
تھا۔ کتنا بدل گیا تھا ان چھ ماہ میں وہ۔

تھی۔ ورنہ کیا اس کا دل نہیں تھا وہ
اس شخص سے یہ خوشی شیرِ کرتی اسکے
تاثرات دیکھتی۔ اسکی آنکھوں کے سامنے
چھن سے بیس دن پرانا منظر ابھر آیا
تھا۔ کتنا بدل گیا تھا ان چھ ماہ میں وہ۔
آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے۔ وہ
جانتی تھی اس وقت وہ اسٹر گلنگ اسٹیج
پر تھا بزنس گرو اور رن کرنا کوئی

جانی اس وقت وہ اسٹرگل میں
پر تھا بزنس گرو اور رن کرنا کوئی
آسان بات تو نہ تھی۔ مگر ابراہیم جنید
نے اپنی اس اسٹرگل میں اسے شامل
نہیں کیا تھا۔ اور اس سے شکوہ کر رہا تھا
کہ اس نے یہ نیوز اسے کیوں نہیں
دی۔۔۔!! ہاسپٹل میں جب اسے یہ
نیوز ملی کتنا شک رہ گیا تھا۔ مگر غصے
اور ناراضی کا تو سوال ہی پیدا نہیں

دی۔۔۔!! ہا پیل میں جب اسے یہ
نیوز ملی کتنا شک رہ گیا تھا۔ مگر غصے
اور ناراضی کا تو سوال ہی پیدا نہیں
ہوتا تھا۔ اور نہ ہی اسے اسکی کسی بھی
خفگی سے فرق پڑتا تھا۔

"میری جان۔۔۔ آپکے بابا بالکل اچھے
نہیں۔۔۔ ماما کو بالکل پسند نہیں
وہ۔۔۔!" اس نے بے خیالی میں اپنی اولاد

س کے سر پر ہاتھ۔

"میری جان۔۔ آپکے بابا بالکل اچھے
نہیں۔۔ ماما کو بالکل پسند نہیں

وہ۔۔!" اس نے بے خیالی میں اپنی اولاد
سے اسکے باپ کی شکایت کی تھی۔ مگر
اسے یہ نہیں معلوم تھا اس وقت وہ
اسکے ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔ اسی پل
زرینہ دروازہ ناک کرتی کمرے میں چلی

سے اسکے باپ کی شکایت کی تھی۔ مگر
اسے یہ نہیں معلوم تھا اس وقت وہ
اسکے ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔ اسی پل
زرینہ دروازہ ناک کرتی کمرے میں چلی
آئی تھی۔

"بی بی جی۔۔ بڑے صاحب آپ کو نیچے
بلا رہے ہیں۔۔" عبیر نے سائیڈ ٹیبل

"بی بی بی۔۔ بڑے صاحب اپ لوچے
بلا رہے ہیں۔۔" عبیر نے سائیڈ ٹیبل
سے موبائل اٹھاتے اسکی جانب
دیکھا۔ "کس لیے۔۔؟"

"وہ جی نیچے ابراہیم صاحب آئے ہیں
اور چھوٹے صاحب کی ان سے لڑائی
ہو رہی ہے۔۔" اسکی متفکر آواز پر عبیر
کا دل ایک پل کے لیے دھک سے رہ

"وہ جی نیچے ابراہیم صاحب آئے ہیں
اور چھوٹے صاحب کی ان سے لڑائی
ہو رہی ہے۔۔" اسکی متفکر آواز پر عبیر
کا دل ایک پل کے لیے دھک سے رہ
گیا۔

جاری ہے

شام کے چھ بج رہے تھے۔ جب اسکی
کار جہانگیر والا کے ڈرائیو وے پر آکر
رکی تھی۔ پچھلے پندرہ دن سے وہ
کانٹریکٹ کے سلسلے میں دبئی میں تھا
اسکا جانا کافی سود مند ثابت ہوا تھا۔
اسے امید تھی کانٹریکٹ اسے ہی ملے
گا۔ اسے وہاں بلانے والی دبئی بیزڈ
پاکستانی کمپنی ہی تھی۔ جسے اسکی فیکٹری

کا۔ اسے وہاں بلائے والی دبی بیزڈ
پاکستانی کمپنی ہی تھی۔ جسے اسکی فیکٹری
کارو مٹیریل پسند آگیا تھا۔ اگر دونوں
جانب سے کانٹریکٹ کی شرائط مان لی
جاتیں۔ کمپنی اسے اپنا مال بنانے کی
ہاف پیمینٹ بھی دے رہی تھی۔ اور
یہ ایک خوش آئند بات تھی۔ کیونکہ
پچھلے تمام لوکل کانٹریکٹس میں انہیں
سے ٹینٹس، تھیں، ٹینٹس، تھیں،

یہ ایک حوس اسند بات سی۔ لیونلہ
پچھلے تمام لوکل کانٹریکٹس میں انہیں
بس ٹوئٹی اور تھرٹی پرسنٹ ہی پہلے دیا
جاتا تھا۔ باقی آرڈر کمپلیٹ ہونے کے
بعد ملتا تھا۔ جس کے سبب ابراہیم کو
کانٹریکٹ میں ایک بڑی اماؤنٹ پھسانی
پڑتی تھی۔ کمپنی کے مینجر نے فلحال
ڈیل فائنل نہیں کی تھی۔ وہ لوگ ایک
اسٹریٹجک فیصلہ تھے جس کے

واپس آگیا تھا۔ اور صبح سب سے پہلے
فیکٹری کا وزٹ کیا تھا۔ جہاں عفان
ذمہ داری سے اپنا کام سرانجام دے
رہا تھا۔ اور اسکا چھوٹا اسامہ اسکی غیر
موجودگی میں عفان کی اسسٹینس میں
کام کر رہا تھا۔ ان کا چار سو شرٹس کا
آرڈر دو دن میں پنڈی پہنچانا تھا۔ اسی
سلسلے میں ورکرز کام میں لگے تھے۔ وہ

اسکے بعد اپنے کہے کے مطابق عبیر
کے گھر کی سمت روانہ ہو گیا تھا۔

ان گزرے بیس دن میں جتنی شدت
سے اس لڑکی کو مس کیا تھا وہ پچھلے
چھ ماہ سے کہیں زیادہ تھی۔ اسے اس
دن ہاسپٹل میں دیکھ کر جیسے تشنگی اور
تڑپ اور بڑھ گئی تھی۔ اب تو کسی

دن ہا پس میں دیکھ کر میسے اور
تڑپ اور بڑھ گئی تھی۔ اب تو کسی
صورت وہ پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔ لاؤنج
میں داخل ہوتے اسکا سامنا سب سے
پہلے اپنی ساس سے ہی ہوا۔

"ابراہیم آپ۔۔!!" ان کے شکاڈ
چہرے کو دیکھ اس نے گھمبیر آواز میں
سلام کیا تھا۔ جس کا وہ جواب دیتیں

میں داخل ہوتے اسکا سامنا سب سے
پہلے اپنی ساس سے ہی ہوا۔

"ابراہیم آپ۔۔!!" ان کے شکاڈ
چہرے کو دیکھ اس نے گھمبیر آواز میں
سلام کیا تھا۔ جس کا وہ جواب دیتیں
اسے ڈرائنگ روم میں لے آئیں۔

"بیٹھیں۔۔۔ کسے آنا ہوا۔۔۔؟" انہوں

موجود ہے۔

"میں عبیر کو لینے آیا ہوں۔۔!" اس
نے سنجیدگی سے اپنی بات سامنے رکھ
دی تھی۔ حفصہ صاحبہ اسکی بات پر
لب بھینچتیں پہلو بدل گئیں۔ اسی پل
لمبے لمبے ڈگ بھر کر آتا اسید ڈرائنگ
روم میں داخل ہوا تھا۔ اس کے ساتھ
جہانگیر صاحب بھی موجود تھے۔ ابراہیم

جب میں بیمار ہوں۔ اس میں
لمبے لمبے ڈگ بھر کر آتا اسید ڈرائنگ
روم میں داخل ہوا تھا۔ اس کے ساتھ
جہانگیر صاحب بھی موجود تھے۔ ابراہیم
نے دونوں کو ہی دیکھا تھا۔ ایک کے
چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جبکہ
دوسرے کے چہرے پر غصہ و
ناگواری۔۔!

دوسرے لے چہرے پر غصہ و
ناگواری۔۔!

"اسلام و علیکم۔۔!!" اس نے جگہ سے
اٹھتے جہانگیر صاحب کو سلام کیا تھا۔
جس کا وہ صرف سر کے اشارے سے
جواب دیتے سامنے رکھے تھری سیٹر پر
جا بیٹھے۔

جس کا وہ صرف سرے اسارے سے
جواب دیتے سامنے رکھے تھری سیٹر پر
جا بیٹھے۔

"خیریت اچانک یہاں آمد کی کوئی
خاص وجہ۔۔؟" ابراہیم لب بھینچتا اپنی
جگہ ٹک گیا۔

"میں عبیر کو لینے آیا ہوں۔۔!" اس کے

"میں عبیر کو لینے آیا ہوں۔۔!" اس کے
مخصوص انداز میں کہے جملے پر اسید جو
کب سے خاموش کھڑا تھا اسے آگ
ہی تو لگ گئی تھی۔

"کیوں۔۔؟ پچھلے چھ ماہ میں کیوں اسے
لے جانے کا خیال نہیں آیا۔۔ میں
پوچھ سکتا ہوں۔۔؟" حفصہ صاحبہ اور
بج

"اسید ہم بیٹھے ہوئے ہیں نا یہاں۔۔
بات کر رہے ہیں۔۔"

"نہیں بابا۔۔ آپ لوگ جس زبان میں
بات کر رہے ہیں پچھلے چھ ماہ سے میں
خوب جانتا ہوں۔۔ اب مجھے بات
کرنے دیں۔۔ آخر ہمیں بھی تو پتہ چلے
ہماری بیٹی نے ایسی کونسی انکی شان
میں گستاخ کیا تھا۔۔"

لرے دیں۔۔ آخر ہمیں بھی لو پتہ چلے
ہماری بیٹی نے ایسی کونسی انکی شان
میں گستاخی کی تھی جو اسے یہاں
پھینک کر اپنی زندگی میں مست
ہو گئے۔۔"

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔۔
تمہیں اگر کچھ پوچھنا ہے تو عبیر سے
پوچھو۔۔ لیکن بہتر یہی ہے تم ہمارے

ہو گئے۔۔"

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔۔
تمہیں اگر کچھ پوچھنا ہے تو عبیر سے
پوچھو۔۔ لیکن بہتر یہی ہے تم ہمارے
معاملے میں خود کو انوالو مت
کرو۔۔" ابراہیم کی بھنچی ہوئی آواز پر
وہ کچھ اور سلگا۔

رود۔۔ ابراہیم کی پین ہوں اور پر
وہ کچھ اور سلگا۔

"وہ بہن ہے میری۔۔ اس کے ایک ایک
آنسو کے جوابدہ ہو تم مجھے۔۔!!" اسید
کے دھاڑنے پر ابراہیم اپنی جگہ سے
اٹھ کھڑا ہوا۔ جہانگیر صاحب اور حفصہ
صاحبہ بھی بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھی
تھیں۔

"اسید۔۔۔!!!"

"اگر وہ میری وجہ سے روئی ہے تو
بلکل میں جوابدہ ہوں۔۔۔ بلکہ آپ سب
سے معذرت خواہ ہوں۔۔۔ اسی لیے آج
اسے لینے آیا ہوں۔۔۔ تاکہ یہ بات یہیں
ختم ہو جائے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اتنی آسانی سے ختم

اسے لینے آیا ہوں۔۔۔ تاکہ یہ بات یہیں
ختم ہو جائے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔! اتنی آسانی سے ختم
ہو جائے۔۔۔ بابا آپ اس شخص سے
پوچھیں گے نہیں کہ اس نے کیوں
چھوڑا تھا چھ ماہ پہلے اور اب کیوں لینے
آیا ہے۔۔۔؟"

"میں نے عبیر کو اپنے رشتے کے
بارے میں سوچنے کے لیے وقت دیا
تھا۔ اب وقت پورا ہو چکا۔ میں لینے
آیا ہوں اسے۔"

"خوب بہت خوب۔۔ مگر سن لو ابراہیم
اب وہ قطعاً تمہارے ساتھ رہنا نہیں
چاہتی۔۔ ہمارے ساتھ وہ بھی پچھتا رہی
ہے۔"

"خوب بہت خوب۔۔ مگر سن لو ابراہیم
اب وہ قطعاً تمہارے ساتھ رہنا نہیں
چاہتی۔۔ ہمارے ساتھ وہ بھی پکچھتا رہی
ہے اس رشتے پر۔۔" اسکی بکواس پر
ابراہیم کا چہرہ تزہیک اور غصے سے
سرخ پڑنے لگا۔

"میں یہاں تمہاری بکواس سننے نہیں

"میں یہاں تمہاری بکواس سننے نہیں
کھڑا ہوا۔۔ آنٹی عبیر کو بلائیں۔۔" اسکا
شعلے بھرا لہجہ ڈرائنگ روم کے باہر
لرزتی ٹانگیں لیے کھڑی عبیر نے بھی
سنا تھا۔ زرینہ کے بتانے پر وہ فوراً نیچے
چلی آئی تھی۔ مگر اتنی ہمت نہ تھی کہ
اندر قدم رکھتی۔ وہ تو شکر تھا مرینہ
صاحبہ فیملی سمیت اپنی نند کے گھر

صاحبہ بیملی سمیت اپنی نند کے گھر
دعوت پر گئی ہوئیں تھیں۔ ورنہ بات
اب تک نجانے اور کتنی بڑھ چکی
ہوتی۔

"میں بھائی ہوں اسکا تمہیں سنی پڑے
گی میری۔۔ کبھی سوچا ہے کیا گزری
ہوگی ان چھ ماہ میں اس پر۔۔ کیا
تو میری بہنیں نہیں، اگر اللہ کے ساتھ

"میں بھائی ہوں اسکا تمہیں سنی پڑے
گی میری۔۔ کبھی سوچا ہے کیا گزری
ہوگی ان چھ ماہ میں اس پر۔۔ کیا
تمہاری بہنیں نہیں اگر ان کے ساتھ
بھی یہی ہو۔۔"

"اگر زینب کے ساتھ ایسا ہوتا تو کم از
کم میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں کہ

"اگر زینب کے ساتھ ایسا ہوتا تو کم از کم میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں کہ اسکا بدلہ عبیر سے لیتا۔ میں اپنے ہر رشتے کو اسکا مقام اور اہمیت دینا جانتا ہوں اسید جہانگیر۔ میں بہن کے لیے نہ تو بیوی کو چھوڑوں گا نہ ہی بیوی کی وجہ سے بہن کا گھر برباد کرنا چاہوں گا۔!" ابراہیم کی مشتعل آواز پر

"اگر زینب کے ساتھ ایسا ہوتا تو کم از کم میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں کہ اسکا بدلہ عبیر سے لیتا۔۔ میں اپنے ہر رشتے کو اسکا مقام اور اہمیت دینا جانتا ہوں اسید جہانگیر۔۔ میں بہن کے لیے نہ تو بیوی کو چھوڑوں گا نہ ہی بیوی کی وجہ سے بہن کا گھر برباد کرنا چاہوں گا۔۔!" ابراہیم کی مشتعل آواز پر

بریں بیرون دروازے درمیں
داخل ہوئی تھی۔ سب ہی کی نظر اسکی
سمت اٹھی تھی۔ مگر عبیر کی نگاہیں اس
پل صرف غنیض و غضب سے دھکتا
چہرہ لیے کھڑے ابراہیم پر تھیں۔

"عبیر۔۔!! اچھا ہوا تم آگئیں بتاؤ اب
سب کو۔۔ کیوں تم وہ گھر چھوڑ کر
آئیں تھیں۔۔؟" اسید نے اسکے نزدیک

کہ سب کے سامنے وہ بات ٹھول
دے جس کا سرے سے ان کی زندگی
میں کوئی عمل دخل ہی نہ تھا۔ پھر وہ
کیوں اپنی بے گناہ بیوی پر سب کی
نظریں اٹھتی دیکھتا۔؟ وہ کیوں ایک
بے معنی راز کو شکوک کی ہوا دیتا۔

"بولو عبیر۔۔۔!!" عبیر کی نظریں فرش

پر گڑھ گئیں۔ وہ کسے سب کو اپنی

"بولو عبیر۔۔۔!!" عبیر کی نظریں فرش
پر گڑھ گئیں۔ وہ کیسے سب کو اپنی
بیوقوفی اور نادانی کا قصہ سناتی۔۔؟ کہ
کتنی بزدل تھی وہ کہ شوہر کو نہ سہی
اپنے اپنی ماں کو بھی نہ بتا سکی
تھی۔۔!

"تم کب تک اس شخص کے گناہوں
کے کئے کئے

"تم کب تک اس شخص کے گناہوں
پر پردہ ڈالو گی۔۔ بتاؤ سب کو کھل کر
حقیقت۔۔!"

"آپ لوگ اصرار کر رہے ہیں تو میں
بتا دیتا ہوں۔۔!" ابراہیم کی سپاٹ آواز
پر اس نے بے اختیار اپنی نم ہوتی
آنکھیں بند کر لیں۔ اس حقیقت کے

اے بدمعاشیں۔ اس صفت کے
بعد اسکا بھائی۔۔ اسکا باپ۔۔ اسکی ماں
جن سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے
والے تھے۔ اس احساس نے اسکے وجود
پر چیونٹیاں رنگوا دیں۔ بات دھوکے کی
نہیں تھی۔ بات شوہر پر اپنے اپنوں پر
یقین کرنے کی تھی جو اس نے نہیں
کیا تھا۔

بیر و ملّا تھا میرا کی کوئی سے

افیر ہے۔۔!" ابراہیم کی گھمبیر آواز پر
سب نے چونک کر اسکی سمت دیکھا
تھا۔ خود عبیر نے بھی دنگ بے یقین
نگاہیں لیے اسکی جانب دیکھا۔ "جس کی
وجہ سے اس نے کچھ عرصہ مجھ سے
علیحدہ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔" اسکی
آنکھوں میں عبیر جہانگیر کے لیے اس
وقت اگر کچھ تھا تو صرف محبت

یہ رہے گا یسہ کیا تھا۔۔۔ اس
آنکھوں میں عبیر جہانگیر کے لیے اس
وقت اگر کچھ تھا تو صرف محبت
تھی۔ "انکل میں آپکو پہلے ہی بتا چکا
ہوں میری زندگی میں آپکی بیٹی کے
علاوہ کوئی نہیں۔۔ جس کا آپکی بیٹی کو
بھی اچھی طرح علم ہے۔۔ ایک مس
انڈر سٹینڈنگ تھی جو کلیئر ہو چکی

میں اس سے واپس لے جانے

ہوں میری زندگی میں آپکی بیٹی کے
علاوہ کوئی نہیں۔۔ جس کا آپکی بیٹی کو
بھی اچھی طرح علم ہے۔۔ ایک مس
انڈر سٹینڈنگ تھی جو کلیئر ہو چکی

ہے۔۔ اب میں اسے واپس لے جانے
آیا ہوں۔۔ جو بھی بات ہے میں اس
سے کلیئر کر چکا ہوں۔۔ "عبیر نے بے
یقینی کے عالم میں اسکی سمت دیکھا تھا۔

اس نے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا
تھا۔؟ اس نے کیوں نہیں بتایا تھا وہ
اپنے ایک سنی عاشق کی وجہ سے اپنے
شوہر پر اعتبار نہیں کر سکی تھی۔ اور اس
پل اس نے اپنے ماں باپ اور بھائی
کی آنکھوں میں ابراہیم کے لیے واضح
ناگواری ابھرتی دیکھی تھی۔ "اب کوئی
تیسرا اگر میری زندگی میں انٹر فیئر

سوہر پر اعتبار ہیں مری کی۔ اور اس

پل اس نے اپنے ماں باپ اور بھائی

کی آنکھوں میں ابراہیم کے لیے واضح

ناگواری ابھرتی دیکھی تھی۔ "اب کوئی

تیسرا اگر میری زندگی میں انٹرفیئر

کر کے میری بیوی کو بھڑکائے گا تو مجھ

سے کسی نرمی کی توقع نہ

رکھے۔۔۔" اسکا اشارہ کس طرف تھا

بے چینی سمجھ آگیا تھا عین

سب کو بخوبی سمجھ آگیا تھا۔ عبیر نے
چونکتے ابراہیم کا سرد چہرہ اور بھائی کے
پتھر یلے ہوتے تاثرات دیکھے تھے۔ اس
پل دونوں ایک دوسرے کو اتنی پر
جلال نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کہ
ابھی پلک جھپکتی اور دونوں کے ہاتھ
میں ایک دوسرے کے گریبان
ہوتے۔ عبیر کی رنگت مزید متغیر ہونے

ہوئے۔ عبیر کی رملت مزید سبیر ہوئے
لگی۔ جہانگیر صاحب نے بھی ماحول میں
بڑھتا تناؤ محسوس کر لیا تھا۔

"اسید۔۔ ابراہیم۔۔ آپ دونوں بیٹھ کر
بات کریں۔۔ عبیر کا باپ میں ہوں
لہذا فیصلہ بھی میں کروں گا۔ آپ
دونوں اس طرح دھمکیاں دے کر
رشتوں میں مزید دراڑیں ڈال رہے

رشتوں میں مزید دراڑیں ڈال رہے
ہیں۔۔ "جہانگیر صاحب انتہائی دو ٹوک
اور سخت لہجے میں کہتے بیٹی کی سمت
متوجہ ہوئے تھے۔ جو لٹھے کی سی سفید
رنگت لیے اپنی جگہ ساکت کھڑی
تھی۔

"عبیر۔۔ بیٹا یہاں آؤ میرے

سوجہ ہوئے تھے۔ جو سہی سی سی سفید
رنگت لیے اپنی جگہ ساکت کھڑی
تھی۔

"عبیر۔۔ بیٹا یہاں آؤ میرے
پاس۔۔۔!" اس نے بے اختیار نم
آنکھوں سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔
جو بے حد نرمی اور شفقت سے اسے
دیکھ رہے تھے۔ اس کے قدم آگے بڑھنے

دیکھ رہے تھے۔ اس کے قدم آگے بڑھنے
لگے۔ ابراہیم اور اسید دونوں کی نگاہیں
وہ خود پر بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔ مگر
دونوں کی جانب ہی دیکھنے کی ہمت نہ
تھی۔ کیونکہ دونوں ہی اس پل اپنی اپنی
اناؤں کے جھنڈے لیے کھڑے تھے۔

"بیٹا یہ آپ کی زندگی ہے۔۔۔ اسے آپ

دو در پر دوں دوں کی رسیں۔
دونوں کی جانب ہی دیکھنے کی ہمت نہ
تھی۔ کیونکہ دونوں ہی اس پل اپنی اپنی
اناؤں کے جھنڈے لیے کھڑے تھے۔

"بیٹا یہ آپ کی زندگی ہے۔۔۔ اسے آپ
نے گزارنی ہے۔۔۔ لہذا فیصلہ بھی آپ
کریں گی۔۔۔ کیا آپ ابراہیم کے ساتھ
جانا چاہتی ہیں۔۔۔" عبیر کی نظریں سلیپر

"بیٹا یہ اپنی زندگی ہے۔۔۔ اسے آپ
نے گزارنی ہے۔۔۔ لہذا فیصلہ بھی آپ
کریں گی۔۔۔ کیا آپ ابراہیم کے ساتھ
جانا چاہتی ہیں۔۔۔" عبیر کی نظریں سلیپر
میں مقید اپنے پیروں پر تھیں۔ وہ اس
پل نگاہ نہیں اٹھانا چاہتی کیونکہ ایک
طرف اسکا بھائی تھا جو اس سے بے
انتہا محبت کرتا تھا جس نے اس کے لیے

طرف اسکا بھائی تھا جو اس سے بے
انتہا محبت کرتا تھا جس نے اسکے لیے
اپنی شادی شدہ زندگی بھی داؤں پر لگا
دی تھی جو اسکی شیلڈ بننا چاہتا تھا۔ اور
دوسری طرف۔۔!! دوسری طرف وہ
شخص تھا جو اسکی شیلڈ بن چکا تھا جس
نے آج سے ساٹھ ماہ پہلے اسے ایک
جانور سے بچایا تھا۔ جس نے اس شخص

دو سرقی صرف۔۔!! دو سرقی صرف وہ
شخص تھا جو اسکی شیلڈ بن چکا تھا جس
نے آج سے ساٹھ ماہ پہلے اسے ایک
جانور سے بچایا تھا۔ جس نے اس شخص
کے بارے میں اس سے ایک سوال
بھی نہیں کیا تھا۔ جس نے اسکے
دامن پر داغ لگنے سے بہتر اپنی ذات
پر الزام لینا بہتر سمجھا تھا۔ مگر۔۔!! مگر
اس شخص نے اس سے اس وقت خود سے

دامن پر داغ لکنے سے بہتر اپنی ذات
پر الزام لینا بہتر سمجھا تھا۔ مگر۔۔!! مگر
اس شخص نے اسے اس وقت خود سے
دور جانے کو کہا تھا جب انہیں سب
سے زیادہ ایک دوسرے کی ضرورت
تھی۔ جب اس شخص کو مشکل وقت
میں سب سے زیادہ مورل سپورٹ کی
ضرورت تھی اور اس نے کیا کہہ کر

ضرورت تھی اور اس نے کیا کہہ کر
اسے یہاں بھیجا تھا۔؟ کہ کوئی ساتھ
نہیں نبھاتا جب آپکے ہاتھ خالی ہوں۔
کیا ایسی تھی وہ۔؟

"مم۔۔ میں ابراہیم کے ساتھ جانا چاہتی
ہوں۔۔" اسکی آنسوؤں کے سبب بھاری
ہوتی آواز لاؤنج کی خاموشی میں ابھری

"م۔۔ میں ابراہیم لے ساکھ جانا چاہی
ہوں۔۔" اسکی آنسوؤں کے سبب بھاری
ہوتی آواز لاؤنج کی خاموشی میں ابھری
تھی۔ اور ایک انکی سانس ابراہیم کے
سینے سے آزاد ہوئی تھی۔ عبیر نے اسکی
سمت نہیں بلکہ اپنے بھائی کی جانب
دیکھا تھا۔ جو بس خاموش مگر شکایتی
نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے کہنے
کے لیے کچھ کہنا چاہتا تھا۔

نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے کہنے
کو مزید کچھ نہ بچا تھا۔ مگر وہ اپنے بھائی
کو کیسے بتاتی اگر اس وقت وہ واپسی کا
فیصلہ نہ کرتی تو جو تھوڑا بہت مان
رشتوں میں بچا تھا۔ سب ختم ہو جاتا۔
زینب بھی شاید اس سے میلوں کے
فاصلوں پر ہو جاتی۔ اور وہ بھی شاید اس
شخص کو ہمیشہ کے لئے کھو دیتی۔!

فیصلہ نہ کرتی تو جو تھوڑا بہت مان
رشتوں میں بچا تھا۔ سب ختم ہو جاتا۔
زینب بھی شاید اس سے میلوں کے
فاصلوں پر ہو جاتی۔ اور وہ بھی شاید اس
شخص کو ہمیشہ کے لیے کھو دیتی۔!
اسید نے قریب آتے اسکے سر پر ہاتھ
رکھا تھا۔

"میری دعا ہے تم نے جو فیصلہ لیا ہے
اس پر تمہیں کبھی پچھتاوا نہ
ہو۔۔" عبیر اسے نم آنکھوں سے
دیکھتی رہی۔ مگر وہ مزید بنا ٹھہرے
وہاں سے نکل گیا۔ اس کی نگاہ ابراہیم
سے جا ملی جو اس وقت بڑی گہری
جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ
نظر سے بھم گئی تھی

شام کے ساڑھے سات بج رہے تھے۔
جب ان کی کار اپارٹمنٹ کی پارکنگ
میں آ کر رکی تھی۔ سارا راستہ خاموشی
کی نظر ہوا تھا۔ ان دونوں میں سے
کسی نے بھی ایک دوسرے کو مخاطب
نہ کیا تھا۔ وہ سارا راستہ کھٹکی سے باہر

کی نظر ہوا تھا۔ ان دونوں میں سے
کسی نے بھی ایک دوسرے کو مخاطب
نہ کیا تھا۔ وہ سارا راستہ کھڑکی سے باہر
دیکھتی رہی تھی جبکہ ابراہیم نے اپنی
توجہ ڈرائیونگ پر ہی رکھی۔ اس وقت
اسے مخاطب کرنا گویا پھٹنے کا موقعہ دینا
تھا۔ ابراہیم کو کار سے اترتا دیکھ اس
نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ صاف ستھرے

دیکھتی رہی تھی جبکہ ابراہیم نے اپنی
توجہ ڈرائیونگ پر ہی رکھی۔ اس وقت
اسے مخاطب کرنا گویا پھٹنے کا موقعہ دینا
تھا۔ ابراہیم کو کار سے اترتا دیکھ اس
نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ صاف ستھرے
نیو اپارٹمنٹس تھے۔ وہ خود بھی خاموشی
سے کار سے اتر گئی۔ ہاتھ میں ایک ہینڈ
بیگ تھا۔ اور بیک سیٹ پر ایک بیگ

بیگ تھا۔ اور بیگ سیٹ پر ایک بیگ
رکھا تھا۔ جس میں اس کے کچھ لوز
کیڑے تھے۔ جو حفصہ صاحبہ نے خاص
طور پر اسکی پر یگننسی کی وجہ سے
سلوائے تھے۔

"آؤ۔۔۔!" اسے ارد گرد کا جائزہ لیتا
دیکھ ابراہیم اسکا بیگ نکالتا آگے بڑھ
گیا۔ وہ لب کاٹتی اسکے پیچھے ہی ہو لی

صور پرانی پرانی سی سی وجہ سے
سلوائے تھے۔

"آؤ۔۔۔!" اسے ارد گرد کا جائزہ لیتا
دیکھ ابراہیم اسکا بیگ نکالتا آگے بڑھ
گیا۔ وہ لب کاٹتی اسکے پیچھے ہی ہولی
تھی۔ لابی میں آتے لفٹ کے انتظار
میں ٹھہر گئے تھے۔ عبیر نے خود سے
ایک قدم آگے اپنا بیگ لیے کھڑے

ہی۔ لابی میں آتے لفٹ کے انتظار
میں ٹھہر گئے تھے۔ عبیر نے خود سے
ایک قدم آگے اپنا بیگ لیے کھڑے
شخص کو دیکھا۔ اسکائے بلو شرٹ اور
نیوی بلو ڈریس پینٹ میں ملبوس اس کا
لمبا چوڑا وجود آدھے سے زیادہ لفٹ
کے دروازے کو گھیرا ہوا تھا۔ لفٹ
کھلنے کی آواز پر وہ چونکتی اسکے ساتھ
خاکے رنگ کے

سننے کی آواز پر وہ چومٹی اسلے ساتھ
اندر داخل ہو گئی۔ ابراہیم نے ایک
ترچھی نگاہ اس پر ڈالی تھی اور لفٹ
بند ہونے پر چوتھی منزل کا بٹن پریس
کر گیا۔

”اگھر اتنا بڑا نہیں فلحال۔۔ امی اور
اسامہ آج کل ایک روم شیئر کر رہے
ہیں اور زینب اور ابراہیم دوسرا۔۔ تیسرا

"کھر اتنا بڑا نہیں فلحال۔۔ امی اور
اسامہ آج کل ایک روم شیئر کر رہے
ہیں اور زینب اور ارہا دوسرا۔۔ تیسرا
ہمارا ہے۔۔! مجھے بزنس کے لیے
انویسمنٹ چاہیے تھی اسی لیے۔۔"

"معلوم ہے مجھے۔۔" اسکی بات قطعہ
کرتی سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔ ابراہیم
نہا کہ اسکا اسکی جانے دیکھا

ہمارا ہے۔۔! جھے بزنس کے لیے
انویسمنٹ چاہیے تھی اسی لیے۔۔"

"معلوم ہے مجھے۔۔" اسکی بات قطعہ
کرتی سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔ ابراہیم
نے ایک ابرو اچکا اسکی جانب دیکھا جو
لفٹ کے دروازے کو گھور رہی تھی۔

"تو گویا میرے تمام میسجز پڑھتے تھے

"معلوم ہے مجھے۔۔" اسکی بات قطعہ کرتی سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔ ابراہیم نے ایک ابرو اچکا اسکی جانب دیکھا جو لفٹ کے دروازے کو گھور رہی تھی۔

"تو گویا میرے تمام میسجز پڑھتے تھے
لوگ۔۔!" لفٹ کھلنے پر وہ بغیر کوئی
رہسپونس دیے اسکے ساتھ باہر نکل

اپارٹمنٹ بنے تھے۔ بائیں جانب کے
دروازے پر ٹھہرتا وہ ڈور بیل بجا گیا
تھا۔ عبیر کا دل بڑے ہی عجیب انداز
میں دھڑکنے لگا۔ اتنے دن بعد سب
سے ملنے والی تھی۔ ان گزشتہ ماہ میں
کتنی شدت سے مس کیا تھا ان سب
کو۔ دروازہ ارہانے کھولا تھا۔ اور
ابراہیم نے خود داخل ہونے سے پہلے

ابراہیم نے خود داخل ہونے سے پہلے
جس ہستی کو اندر داخل ہونے کا کہا
تھا اسے دیکھ رہا کی چیخ ہی تو نکل گئی
تھی۔

"بھابھی۔۔۔!!!" عبیر درمیان سائز
کے مگر ماڈرن طرز کے بنے لاؤنج
میں داخل ہوئی تھی۔ اور بے ساختہ
مسکراتی اس سائز کے ساتھ لگا

"بس کردو۔۔ پوری بلڈنگ کو بتاؤ گی
کیا۔۔" ابراہیم اسکی اکسائیٹمینٹ پر
چھیڑے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ اور عبیر
محض پہلو بدل گئی۔ زینب، آسیہ بیگم اور
اسامہ تینوں ہی چلے آئے تھے۔ اور
اب عبیر کو لاؤنج میں کھڑا دیکھ بے
یقینی میں مبتلا ہو چکے تھے۔

"عبیر۔۔ بیٹا آپ۔۔!" آسہ بیگم نے
قریب آتے اسے گلے سے لگالیا۔ جبھی
ان کی نگاہ خود کو ناراضی سے دیکھتے
بیٹے سے جا ملی تھی۔ اور وہ کھل کر
مسکرا دیں۔

"بھابھی۔۔ یار سر پرانز دے دیا آپ
نے تو۔۔" اسامہ بھی قریب چلا آیا
تو ع۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کی نگاہ سودا گروں کی سی تھی
بیٹے سے جا ملی تھی۔ اور وہ کھل کر
مسکرا دیں۔

"بھابھی۔۔ یار سر پرانز دے دیا آپ
نے تو۔۔" اسامہ بھی قریب چلا آیا
تھا۔ عبیر نے مسکراتے ہمیشہ کی طرح
اسکے بال بکھرا دیے تھے۔ مگر وہ غور
کے بغیر نہ رہ سکی تھی۔ وہ ان ساتھ

تھا۔ چہرے پر داڑھی کے ساتھ ایک
بڑاپن سا بھی آگیا تھا۔ مگر اس کے
لیے وہ اب بھی وہی چھوٹو تھا۔ اس کا
بیسٹ فرینڈ۔

"میں نے تم سب کو بہت مس
کیا۔۔"

"سوائے میرے۔۔!" عبیر نے چونک

"سوائے میرے۔۔!" "عبیر نے چونک کر ابراہیم کی جانب دیکھا جو بڑبڑاتا اسکا بیگ لیے لاؤنج کے سب سے کونے والے دروازے کی سمت بڑھ گیا تھا۔ جو یقیناً 'ان دونوں' کا کمرہ تھا۔

"ہم نے بھی بہت مس کیا آپکو
بھابھی۔۔۔"

بھا بھی۔۔۔"

"آؤ بیٹھو چلو۔۔ اور ذرا بتاؤ۔۔ یہ کرشمہ
اچانک ہوا کیسے۔۔" زینب اسے لیے
صوفوں کی سمت بڑھ گئی۔ سب ہی
اسکے ارد گرد آ بیٹھے تھے۔ کتنا اپنا اپنا سا
لگ رہا تھا سب کچھ۔۔

صوفوں کی سمت بڑھ گئی۔ سب ہی
اسکے ارد گرد آبیٹھے تھے۔ کتنا اپنا اپنا سا
لگ رہا تھا سب کچھ۔۔

"سب بتا دوں گی پہلے آپ میری رونا
سے ملوائیں۔۔ ترس رہی ہوں اسے
چھونے کے لیے۔۔" اسکی بے تابی پر وہ
ہنستی ا رہا کو بھانجی لانے کا اشارہ کر گئی۔

"سب بتا دوں گی پہلے آپ میری رونا
سے ملوائیں۔۔ ترس رہی ہوں اسے
چھونے کے لیے۔۔" اسکی بے تابی پر وہ
ہنستی اربا کو بھانجی لانے کا اشارہ کر گئی۔

رات کے دس بج رہے تھے وہ ابھی

رات کے دس بج رہے تھے۔ وہ ابھی
کچھ دیر پہلے ہی سب کے ساتھ گپ
شپ کرتی کھانا کھا کر بیٹھی تھی۔ ابراہیم
اسے یہاں چھوڑنے کے تھوڑی دیر
بعد ہی فیکٹری کے لیے نکل گیا تھا۔
تب سے وہ لاؤنج یا زینب جس کمرے
میں اسے کر رہی تھی وہیں تھی۔ کیونکہ

چھ دیر پہلے ہی سب کے ساتھ لب
شپ کرتی کھانا کھا کر بیٹھی تھی۔ ابراہیم
اسے یہاں چھوڑنے کے تھوڑی دیر
بعد ہی فیکٹری کے لیے نکل گیا تھا۔
تب سے وہ لاؤنج یا زینب جس کمرے
میں اسے کر رہی تھی وہیں تھی۔ کیونکہ
اسکی بھتیجی بھی وہیں تھی۔ جس نے
اپنی ماں سمیت سب کی ناک میں دم

کے کہ

میں اسے سر زنی کی وہیں کی۔ یوں
اسکی بھتیجی بھی وہیں تھی۔ جس نے
اپنی ماں سمیت سب کی ناک میں دم
کر رکھا تھا۔

"چلو بیٹا یہ مہارانی صاحبہ تو سو
گئیں۔۔ تم بھی اب آرام کرو۔" آسیہ
بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی اٹھ گئی
تھی۔ اور انہی کے ساتھ چل پڑی۔ اسکی

"چلو بیٹا یہ مہارانی صاحبہ تو سو
گئیں۔۔ تم بھی اب آرام کرو۔۔" آسیہ
بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی اٹھ گئی
تھی۔ اور انہی کے ساتھ چل پڑی۔ اسکی
نظر بے اختیار والٹک تک گئی تھی۔
جہاں اب سوادس بج رہے تھے۔
ابراہیم کھانے پر بھی موجود نہ تھا۔
آسہ بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولنے

جہاں اب سوا دس بج رہے تھے۔
ابراہیم کھانے پر بھی موجود نہ تھا۔
آسیہ بیگم کے کمرے کا دروازہ کھولنے
پر وہ ان کے ساتھ ہی اپنے کمرے
میں داخل ہوئی تھی۔ سب کچھ ویسا ہی
تھا بس کمرہ بدل چکا تھا۔ یہاں تک کہ
ڈریسنگ ٹیبل پر اسکے باڈی اسپرے اور
لوشنز وغیرہ آج بھی اسی طرح رکھے

میں داس ہوئی۔ سب کچھ ویسا ہی
تھا بس کمرہ بدل چکا تھا۔ یہاں تک کہ
ڈریسنگ ٹیبل پر اسکے باڈی اسپرے اور
لوشنز وغیرہ آج بھی اسی طرح رکھے
تھے۔

"ابراہیم تو نجانے کب لوٹے اسکے
انتظار میں مت جاگنا۔ ٹھیک
ہے۔" انہوں نے نرمی سے اسکا

"ابراہیم تو نجانے کب لوٹے اسکے
انتظار میں مت جاگنا۔۔ ٹھیک
ہے۔۔" انہوں نے نرمی سے اسکا
رخسار تھپکا تھا۔

"کب۔۔ کب تک آتے ہیں روز
وہ۔۔؟" اس نے کچھ جھجھکتے پوچھا۔
جس پر وہ محض گہری سانس بھر گئیں

"مت پوچھو اسکی روٹین۔۔ ان گزرے
ساتھ مہینوں میں خود کو مشین بنا چکا
ہے۔۔ گھر میں کم اور فیکٹری میں زیادہ
رہتا ہے۔۔ کبھی کبھی تو دو دو دن تک
نہیں آتا۔۔ کبھی دیر رات کو لوٹتا
ہے۔۔ بس فون پر انفارم کر دیتا ہے۔۔
اس لڑکے نے میری ناراضگی کا بہت
خوبی یاد رکھا ہے۔۔"

ہے۔۔۔ پھر میں م اور فیلٹری میں زیادہ
رہتا ہے۔۔۔ کبھی کبھی تو دو دو دن تک
نہیں آتا۔۔۔ کبھی دیر رات کو لوٹتا
ہے۔۔۔ بس فون پر انفارم کر دیتا ہے۔۔۔
اس لڑکے نے میری ناراضگی کا بہت
ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔ کوئی روکنے
ٹوکنے والا ہی نہیں اسے۔۔۔ "ان کے
افسردگی سے کہنے پر عبیر ان کا ہاتھ
تھپکے

"وہ سب کچھ آپ کے لیے ہی تو
کر رہے ہیں امی۔۔!" آسیہ بیگم نے نم
آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیوں کر رہا ہے۔۔؟ کیا ہم خوش نہیں
تھے اسکی جاب سے۔۔ الحمد للہ سب
اچھا تھا۔۔ پھر خود کو یوں دن رات
کام میں لگا کر اپنی ہستی ختم کرنے کی

"کیوں کر رہا ہے۔۔؟ کیا ہم خوش نہیں
تھے اسکی جاب سے۔۔ الحمد للہ سب
اچھا تھا۔۔ پھر خود کو یوں دن رات
کام میں لگا کر اپنی ہستی ختم کرنے کی
کیا ضرورت تھی۔۔" اور ان کے الفاظ
اسے ڈنگ کی طرح لگے تھے آنکھوں
کے سامنے وہی سات ماہ پرانا منظر ابھر
آیا۔ جب اس نے صرف اس کے لیے

کام میں لگا کر اپنی ہستی حتم کرنے کی
کیا ضرورت تھی۔۔" اور ان کے الفاظ
اسے ڈنگ کی طرح لگے تھے آنکھوں
کے سامنے وہی سات ماہ پرانا منظر ابھر
آیا۔ جب اس نے صرف اس کے لیے
اپنی جاب سے ریزائن کر دیا تھا۔ اپنی
سالوں کی محنت اپنا عہدہ ہر چیز صرف
اس کے لیے تیاگ دیا تھا۔ "میں بھی

کے سامنے وہی سات ماہ پرانا منظر ابھر
آیا۔ جب اس نے صرف اس کے لیے
اپنی جاب سے ریزائن کر دیا تھا۔ اپنی
سالوں کی محنت اپنا عہدہ ہر چیز صرف
اس کے لیے تیاگ دیا تھا۔ "میں بھی
کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی۔۔ تم آرام
کرو میں گرم دودھ لا رہی ہوں
تمہارے لیے۔۔" آسہ بیگم آنکھ کا

سرویں سرم دودھ لا رہی ہوں
تمہارے لیے۔۔ "آسیہ بیگم آنکھ کا
کنارہ صاف کرتیں دروازے کی سمت
بڑھ گئیں تھیں۔

"نہیں امی۔۔ میرا پیٹ فل ہو چکا۔۔ اب
بلکل گنجائش نہیں۔۔"

"لیکن پیٹا۔۔"

"لیکن بیٹا۔۔"

"پلیز بلکل بھی جگہ نہیں۔۔"

"اچھا چلو۔۔ جیسی تمہاری

مرضی۔۔۔" ان کے جانے کے بعد وہ

گہری سانس بھرتی بیڈ پر آ بیٹھی۔ ایسا

لگ رہا تھا بیچ کا عرصہ ایک بھیانک

خواب تھا۔۔۔

"لیکن بیٹا۔۔"

"پلیز بلکل بھی جگہ نہیں۔۔"

"اچھا چلو۔۔ جیسی تمہاری

مرضی۔۔۔" ان کے جانے کے بعد وہ

گہری سانس بھرتی بیڈ پر آ بیٹھی۔ ایسا

لگ رہا تھا بیچ کا عرصہ ایک بھیانک

"سین پیٹا۔"

"پلیز بلکل بھی جگہ نہیں۔"

"اچھا چلو۔ جیسی تمہاری

مرضی۔۔۔" ان کے جانے کے بعد وہ

گہری سانس بھرتی بیڈ پر آ بیٹھی۔ ایسا

لگ رہا تھا بیچ کا عرصہ ایک بھیانک

خواب تھا یا یہ ایک خوبصورت خواب

لک رہا تھا بیچ کا عرصہ ایک بھیانک
خواب تھا یا یہ ایک خوبصورت خواب
تھا۔ وہ واپس اپنے اسی کمرے میں بیٹھی
تھی۔ اسکے قدم کبڈ کی سمت بڑھ
گئے۔ جسے کھولنے کے بعد اسے بڑی
ہی زور کا حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ جہاں
اسکے اور ابراہیم کے کپڑے بڑے
سلیقے سے لگے تھے۔ جیسے وہ ہمیشہ
کہتے تھے۔

اسکے اور ابراہیم کے کپڑے بڑے
سلیقے سے لگے تھے۔ جیسے وہ ہمیشہ
رکھتی تھی۔ تو کیا یہ۔۔۔؟

نچلا لب دباتی کبڈ بند کر کے سائیڈ میں
رکھے بیگ سے اپنے لیے ایک آرام دہ
لباس نکال گئی تھی۔ اور واشروم میں
جانے کے بعد پتا چلا صرف کمرے
میں ہی نہیں بلکہ باہر بھی اس کی جگہ

نچلا لب دہائی کبڈ بند کر کے سائیڈ میں
رکھے بیگ سے اپنے لیے ایک آرام دہ
لباس نکال گئی تھی۔ اور واشروم میں
جانے کے بعد پتا چلا صرف کمرے
میں ہی نہیں یہاں بھی اسکی چیزیں
اسی طرح رکھیں تھیں۔ کچھ دیر میں
باتھ لے کر نکلی تھی۔ اور نماز ادا کی۔
پونے گیارہ ہو رہے تھے۔ وہ اب تک

نچلا لب دہائی کبڈ بند کر کے سائیڈ میں
رکھے بیگ سے اپنے لیے ایک آرام دہ
لباس نکال گئی تھی۔ اور واشروم میں
جانے کے بعد پتا چلا صرف کمرے
میں ہی نہیں یہاں بھی اسکی چیزیں
اسی طرح رکھیں تھیں۔ کچھ دیر میں
باتھ لے کر نکلی تھی۔ اور نماز ادا کی۔
پونے گیارہ ہو رہے تھے۔ وہ اب تک

جانے کے بعد پتا چلا صرف کمرے
میں ہی نہیں یہاں بھی اسکی چیزیں
اسی طرح رکھیں تھیں۔ کچھ دیر میں
باتھ لے کر نکلی تھی۔ اور نماز ادا کی۔
پونے گیارہ ہو رہے تھے۔ وہ اب تک
نہیں لوٹا تھا اور یہی بہتر تھا کہ وہ
اسکے آنے سے پہلے سو جاتی۔ تاکہ
دونوں کے درمیان فلحال کوئی بات نہ

اسی طرح رہیں رہیں۔ کچھ دیر میں
باتھ لے کر نکلی تھی۔ اور نماز ادا کی۔
پونے گیارہ ہو رہے تھے۔ وہ اب تک
نہیں لوٹا تھا اور یہی بہتر تھا کہ وہ
اسکے آنے سے پہلے سو جاتی۔ تاکہ
دونوں کے درمیان فحاح کوئی بات نہ
ہو۔

رات کا نچا نہ کونسا ہو تھا جس کی

پونے لیارہ ہو رہے تھے۔ وہ اب تک
نہیں لوٹا تھا اور یہی بہتر تھا کہ وہ
اسکے آنے سے پہلے سو جاتی۔ تاکہ
دونوں کے درمیان فحاح کوئی بات نہ
ہو۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب اسکی
آنکھ کھلی تھی۔ پورے کمرے میں
اندھرا تھا۔ بس ایک سائڈ لمب جل

پونے لیارہ ہو رہے تھے۔ وہ اب تک
نہیں لوٹا تھا اور یہی بہتر تھا کہ وہ
اسکے آنے سے پہلے سو جاتی۔ تاکہ
دونوں کے درمیان فحاح کوئی بات نہ
ہو۔

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب اسکی
آنکھ کھلی تھی۔ پورے کمرے میں
اندھرا تھا۔ بس ایک سائڈ لمب جل

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب اسکی
آنکھ کھلی تھی۔ پورے کمرے میں
اندھیرا تھا۔ بس ایک سائیڈ لیپ جل
رہا تھا۔ اس نے موندی آنکھوں سے
پانی کی بوتل اٹھانی چاہی جو اربا ہی
اسے دے کر گئی تھی۔ مگر سامنے
صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھ اپنی جگہ
اچھل پڑی تھی۔ اور بے اختیار دل پر

رہا تھا۔ اس نے موندی آنکھوں سے
پانی کی بوتل اٹھانی چاہی جو ارہا ہی
اسے دے کر گئی تھی۔ مگر سامنے
صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھ اپنی جگہ
اچھل پڑی تھی۔ اور بے اختیار دل پر
ہاتھ رکھا۔ ابراہیم شام والے کپڑوں
میں ملبوس دو انگلیاں کنپٹی کے نیچے
رکھے نجانے کب سے بیٹھا اسے دیکھ

صوفے پر بیٹھے جس کو دیکھ اپنی جگہ
اچھل پڑی تھی۔ اور بے اختیار دل پر
ہاتھ رکھا۔ ابراہیم شام والے کپڑوں
میں ملبوس دو انگلیاں کنپٹی کے نیچے
رکھے نجانے کب سے بیٹھا اسے دیکھ
رہا تھا۔ اسکی نظر والکلک کی سمت گئی
جہاں اس وقت تین بچ رہے تھے۔
یعنی وہ کچھ دیر پہلے ہی لوٹا تھا۔

رکھے نجانے کب سے بیٹھا اسے دیکھ
رہا تھا۔ اسکی نظر والکلک کی سمت گئی
جہاں اس وقت تین بچ رہے تھے۔
یعنی وہ کچھ دیر پہلے ہی لوٹا تھا۔

"مجھے گھر آنے کی فرصت نہیں
ہوتی۔۔ مگر تم میرا پورا اسکیجوئل
ڈسٹرب کرنے والی ہو اب۔۔" گھمبیر

لہجہ میں اس سے مخاطب ہوتا اٹھ کھڑا

"مجھے گھر آنے کی فرصت نہیں
ہوتی۔۔ مگر تم میرا پورا اسکیجنل
ڈسٹرب کرنے والی ہو اب۔۔" گھمبیر
لہجے میں اس سے مخاطب ہوتا اٹھ کھڑا
ہوا تھا۔ عبیر نے کن اکھیوں سے اسکی
پیش رفت دیکھی تھی جو کبڈ کی سمت
بڑھ رہا تھا۔ کپڑے نکالتا واشروم کی
سمت بڑھ گیا۔ واپس آیا تو وہ اسی طرح

بڑھ رہا تھا۔ کپڑے نکالتا واشروم کی
سمت بڑھ گیا۔ واپس آیا تو وہ اسی طرح
بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔

"کھانا کھایا۔؟" عبیر چونکی تھی اور
اسکی جانب دیکھا۔ مگر جواب دینے کے
بجائے محض سر اثبات میں ہلاتی واپس
اپنی جگہ لیٹ گئی۔ "دودھ پیا۔؟"

"کھانا کھایا۔۔؟" عبیر چونکی تھی اور
اسکی جانب دیکھا۔ مگر جواب دینے کے
 بجائے محض سر اثبات میں ہلاتی واپس
اپنی جگہ لیٹ گئی۔ "دودھ پیا۔۔؟"

"آپ مجھے سونے دیں گے۔۔؟"

"یعنی نہیں پیا۔۔ میں لا رہا ہوں۔۔ پی
کے بعد سو سکتے ہیں۔۔"

"آپ مجھے سونے دیں گے۔۔؟"

"یعنی نہیں پیا۔۔ میں لا رہا ہوں۔۔ پی
کر سونا۔۔" اسکی حیرت سے آنکھیں
کھل گئیں۔

"مجھے نہیں پینا میرا۔۔"

"ضیاء نہیں کرتا۔۔" اس نے بھرا دیا۔

میں میں پیا۔۔ میں مار رہا ہوں۔۔ پی
کر سونا۔۔ "اسکی حیرت سے آنکھیں
کھل گئیں۔

"مجھے نہیں پینا میرا۔۔"

"ضد نہیں کرتے۔۔" اسے بچوں کی
طرح نصیحت کرتا باہر نکل گیا۔ عبیر
نے بھنویں سکیر کر اسکی پشت گھوری
ت

"مجھے نہیں پینا میرا۔۔"

"ضد نہیں کرتے۔۔" اسے بچوں کی
طرح نصیحت کرتا باہر نکل گیا۔ عبیر
نے بھنویں سکیر کر اسکی پشت گھوری
تھی۔ اور اپنی جگہ لیٹ گئی۔ پانچ منٹ
بعد اس نے بند آنکھوں سے کمرے کا
دروازہ کھلتا محسوس کیا تھا۔

طرح نصیحت کرتا باہر نکل گیا۔ عبیر
نے بھنویں سکیر کر اسکی پشت گھوری
تھی۔ اور اپنی جگہ لیٹ گئی۔ پانچ منٹ
بعد اس نے بند آنکھوں سے کمرے کا
دروازہ کھلتا محسوس کیا تھا۔

"عبیر۔۔!! اٹھو۔۔ میں جانتا ہوں تم
جاگ رہی ہو۔۔ ورنہ پھر میں اپنے
ہمکا

گئی۔ اور اپنی جگہ لیٹ گئی۔ پانچ منٹ
بعد اس نے بند آنکھوں سے کمرے کا
دروازہ کھلتا محسوس کیا تھا۔

"عبیر۔۔!! اٹھو۔۔ میں جانتا ہوں تم
جاگ رہی ہو۔۔ ورنہ پھر میں اپنے
انداز میں اٹھاؤں گا۔" اسکی دھمکی پر
عبیر کی آنکھوں پٹ سے کھلیں تھیں
اور شدید خفگی لے لے دیکھا۔ جو اسے

عبیر کی آنکھوں پٹ سے کھلیں تھیں
اور شدید خفگی لیے اسے دیکھا۔ جو اپنے
کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اسکا
اسٹری شیک لیے بیڈ کی سمت آرہا
تھا۔ یہ شیک اس نے بنایا تھا۔؟ وہ
حیرت کے سمندر میں غوطہ زن اپنی
جگہ سے اٹھ بیٹھی۔

"آپ نے یہ اتنی رات کو امی سے
بنوایا ہے۔۔؟" نجانے کیوں وہ کنفرم
کرنا چاہتی تھی۔

"وہ میرا کوئی کام نہیں کرتیں اب۔۔
خود کرتا ہوں سب کچھ میں۔۔" اکڑ کر
خفا خفا سے لہجے میں بولتا عبیر کے دل
کی ایک بیٹ مس کروا گیا تھا۔ اگلے

"وہ میرا کوئی کام نہیں کرتیں اب۔۔
خود کرتا ہوں سب کچھ میں۔۔" اکڑ کر
خفا خفا سے لہجے میں بولتا عبیر کے دل
کی ایک بیٹ مس کروا گیا تھا۔ اگلے
پل لب بھینختی ہاتھ بڑھا کر اسکے ہاتھ
سے شیک کا گلاس لے گئی تھی۔ ابراہیم
بھی اپنے کھانے کی سمت بڑھ گیا۔ شام
کو کافی کے ساتھ بسکٹ لے رہے تھے

ٹھاٹھا سے بے یں بوسا بیرے دس
کی ایک بیٹ مس کروا گیا تھا۔ اگلے
پل لب بھینختی ہاتھ بڑھا کر اسکے ہاتھ
سے شیک کا گلاس لے گئی تھی۔ ابراہیم
بھی اپنے کھانے کی سمت بڑھ گیا۔ شام
کو کافی کے ساتھ بسکٹ لیے تھے
بس۔۔ اور اب شدید بھوک لگ رہی
تھی۔

تھی۔

"ایک بات تو بتانا بھول ہی
گیا۔۔۔" اسکی آواز پر عبیر نے خالی
گلاس سائیڈ میں رکھتے سوالیہ نظروں
سے اسکی جانب دیکھا۔

"کل زرین کا نکاح ہے۔۔ ہم سب
انڈیٹڈ ہیں۔" عسکری نے جگ ٹھٹھکا

ملاں سمایید میں رستے سوالیہ سطروں
سے اسکی جانب دیکھا۔

"کل زرین کا نکاح ہے۔۔ ہم سب
انوائیٹڈ ہیں۔۔" عبیر اپنی جگہ ٹھٹھک
سی گئی۔ کیا سنا تھا ابھی اس نے۔۔؟

"کس کا نکاح۔۔؟" یقیناً اسے سننے میں
غلطی ہوئی تھی۔

"کس کا نکاح۔۔؟" یقیناً اسے سننے میں
غلطی ہوئی تھی۔

"زرین کا۔۔ میرے پرانے کولیگ
شامیر کے ساتھ ہو رہا ہے۔۔ بہت اچھا
لڑکا ہے۔۔" کھانا کھاتا اسے بتا رہا تھا۔
اور عبیر کو لگا کسی نے پنجرے سے
ڈھکے دروازے کو اکبر کے ساتھ

"زرین گا۔۔ میرے پرانے ولیک
شامیر کے ساتھ ہو رہا ہے۔۔ بہت اچھا
لڑکا ہے۔۔" کھانا کھاتا اسے بتا رہا تھا۔
اور عبیر کو لگا کسی نے پنجرے سے
ڈھیر سارے پرندوں کو ایک ساتھ
آزاد کر دیا ہو۔

جاری ہے

تیری رہنمائی

قسط 54

"آپ کی بات ہوتی ہے اسید بھائی
سے۔۔؟" زینب رمنا کو گود میں لیے سلا
رہی تھی۔ جب اس نے اس سے پوچھا
تھا زینب نے نظر اٹھا کر اس کی سمت

سے۔۔؟" زینب رمنا کو گود میں لیے سلا
رہی تھی۔ جب اس نے اس سے پوچھا
تھا۔ زینب نے نظر اٹھا کر اسکی سمت
دیکھا تھا اور سر نفی میں ہلاتی رمنا کی
سمت متوجہ ہو گئی۔ عبیر نے ایک افسردہ
نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"میں جانتی ہوں جو ہوا بہت غلط ہوا۔

مگر اس بھائی بہت شرمندہ ہیں

بھا۔ زینب نے نظر اٹھا کر اسی سمت
دیکھا تھا اور سر نفی میں ہلاتی رہنا کی
سمت متوجہ ہو گئی۔ عبیر نے ایک افسردہ
نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"میں جانتی ہوں جو ہوا بہت غلط ہوا۔
مگر۔۔ اسید بھائی بہت شرمندہ ہیں
بھابھی۔۔"

"مجھ معلوم ہے مگر ان گزشتہ چھ ماہ

"میں جانتی ہوں جو ہوا بہت غلط ہوا۔
مگر۔۔ اسید بھائی بہت شرمندہ ہیں
بھابھی۔۔"

"مجھے معلوم ہے مگر ان گزرے چھ ماہ
میں جو رویہ میں نے ان کا سہا ہے اس
کے بعد سب کچھ اچانک پہلے جیسا نہیں
ہو سکتا عبیر۔۔! میرا دل کس کرب سے
گزرا ہے انکا بدلا ہوا رویہ دیکھ کر یہ

"مجھے معلوم ہے مگر ان گزرے چھ ماہ
میں جو رویہ میں نے ان کا سہا ہے اس
کے بعد سب کچھ اچانک پہلے جیسا نہیں
ہو سکتا عبیر۔۔! میرا دل کس کرب سے
گزرا ہے انکا بدلا ہوا رویہ دیکھ کر یہ
صرف میں جانتی ہوں۔۔ ایک شخص جو
آپ سے محبت کرتا ہو اچانک اپنا رویہ
بدل لے سوچو کتنی تکلیف ہوتی
ہوگی۔۔" عبیر نے اسکی آنکھوں اور لہجے

گزر رہا ہے انکا بدلا ہوا رویہ دیکھ کر یہ
صرف میں جانتی ہوں۔۔ ایک شخص جو
آپ سے محبت کرتا ہو اچانک اپنا رویہ
بدل لے سوچو کتنی تکلیف ہوتی
ہوگی۔۔ "عبیر نے اسکی آنکھوں اور لہجے
دونوں میں نمی محسوس کی تھی۔

"میں تمہاری جتنی عظیم نہیں ہوں کہ

بھاجن اور تمہارے بیچ نچا کر کس بات

ہوگی۔۔" عبیر نے اسکی آنکھوں اور لہجے
دونوں میں نئی محسوس کی تھی۔

"میں تمہاری جتنی عظیم نہیں ہوں کہ
بھاجن اور تمہارے بیچ نجانے کس بات
پر جھگڑا ہوا تھا چھ مہینے الگ رہے اور
بس تم ان کے ایک بلانے پر واپس چلی
آئیں۔۔" اس نے نچلا لب دانتوں تلے
دانتوں سے سکھائی زبان سے بھتیجی کہہ دیا

میں مہاروں کا یہاں سے ہمیں ہوں کہ
بھاجن اور تمہارے بیچ نجانے کس بات
پر جھگڑا ہوا تھا چھ مہینے الگ رہے اور
بس تم ان کے ایک بلانے پر واپس چلی
آئیں۔۔" اس نے نچلا لب دانتوں تلے
دباتے پر سکون نیند سوئی بھتیجی کو دیکھا۔
یہ تو اسے بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ
یوں اتنی آسانی سے بغیر کسی ڈیمانڈ کے
کیوں چلی آئی تھی۔ اسے باپ اور بھائی

آئیں۔۔" اس نے نچلا لب دانتوں تلے
دباتے پر سکون نیند سوئی بھتیجی کو دیکھا۔
یہ تو اسے بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ
یوں اتنی آسانی سے بغیر کسی ڈیمانڈ کے
کیوں چلی آئی تھی۔ اسے باپ اور بھائی
سے ذلیل کروا کر واپس کیوں نہ بھیجا
تھا۔ اسکا گریبان کیوں نہیں پکڑا تھا کہ
اب کیوں تمہیں میری ضرورت ہے
جب چھ ماہ پھینک کر رکھا۔ کیا اتنی

کیوں چلی آئی تھی۔ اسے باپ اور بھائی
سے ذلیل کروا کر واپس کیوں نہ بھیجا
تھا۔ اسکا گریبان کیوں نہیں پکڑا تھا کہ
اب کیوں تمہیں میری ضرورت ہے
جب چھ ماہ پھینک کر رکھا۔ کیا اتنی
اندھی ہو چکی تھی وہ اس شخص کی محبت
میں کہ اسکی کوتاہیوں کو وہ بس ایک بار
پلٹنے پر معاف کر گئی۔!

"بھائی بہت محبت کرتے ہیں آپ
سے۔۔ ان گزرے بیس دن میں ان کا
جو حال رہا ہے وہ صرف میں جانتی ہوں
بھابھی۔۔ آپ دونوں کو بہت یاد کرتے
ہیں وہ۔۔!" اور اس بار زینب کچھ نہ بولی
بس اپنی بیٹی کو دیکھتی رہی۔ جیسی آسیہ
بیگم کمرے میں چلی آئیں تھیں۔

"تم دونوں تیار ہونا شروع نہیں ہوئیں

ہیں وہ۔۔! اور اس بار رینب چھ نہ بولی
بس اپنی بیٹی کو دیکھتی رہی۔ جبھی آسیہ
بیگم کمرے میں چلی آئیں تھیں۔

"تم دونوں تیار ہونا شروع نہیں ہوئیں
اب تک۔۔ ابراہیم نے کہا تھا آٹھ بجے
تک نکلنا ہے۔۔" شام کے چھ بج رہے
تھے۔ ابراہیم فیکٹری گیا ہوا تھا۔ اسامہ بھی
یونیورسٹی سے سیدھا فیکٹری ہی جاتا تھا۔
صبح

بیگم کمرے میں چلی آئیں تھیں۔

"تم دونوں تیار ہونا شروع نہیں ہوئیں
اب تک۔۔ ابراہیم نے کہا تھا آٹھ بجے
تک نکلنا ہے۔۔" شام کے چھ بج رہے
تھے۔ ابراہیم فیکٹری گیا ہوا تھا۔ اسامہ بھی
یونیورسٹی سے سیدھا فیکٹری ہی جاتا تھا۔
صبح وہ دیر سے اٹھی تھی جب تک
ابراہیم جاچکا تھا۔ مگر اسے میسج کر دیا تھا

اب تک۔۔ ابراہیم نے ہا ہا ہا ہا جی
تک نکلنا ہے۔۔ "شام کے چھ بج رہے
تھے۔ ابراہیم فیکٹری گیا ہوا تھا۔ اسامہ بھی
یونیورسٹی سے سیدھا فیکٹری ہی جاتا تھا۔
صبح وہ دیر سے اٹھی تھی جب تک
ابراہیم جاچکا تھا۔ مگر اسے میسج کر دیا تھا
کہ وہ تیار رہے۔ وہ شام تک واپس
آجائے گا۔

"اس لیے میں اتنے دنوں تک صبر کرتا رہا تھا۔"

یونیورسٹی سے سیدھا فیکٹری ہی جاتا تھا۔
صبح وہ دیر سے اٹھی تھی جب تک
ابراہیم جاچکا تھا۔ مگر اسے میسج کر دیا تھا
کہ وہ تیار رہے۔ وہ شام تک واپس
آجائے گا۔

"ہاں بس میں تو رونا کو سلا رہی تھی۔۔
عبیر تم بھی ریڈی ہو جاؤ۔۔ آنٹی نے
خاص طور پر ہم لوگوں کو بلوایا ہے۔۔

عبیر تم بھی ریڈی ہو جاؤ۔۔ آئی نے
خاص طور پر ہم لوگوں کو بلوایا ہے۔۔
کوئی زیادہ رشتہ دار تو ہیں نہیں ان کے
اس لیے گھر میں ہی سادگی سے نکاح
کر کے رخصتی کر دیں گے۔۔ "زینب کی
بات اس نے خالی الذہنی سے سنی تھی۔

"میرا دل نہیں چاہ رہا بھابھی۔۔ آپ
لوگ چلے جائیں۔۔!"

اس لیے گھر میں ہی سادگی سے نکاح
کر کے رخصتی کر دیں گے۔۔" زینب کی
بات اس نے خالی الذہنی سے سنی تھی۔

"میرا دل نہیں چاہ رہا بھابھی۔۔ آپ
لوگ چلے جائیں۔۔!"

"ارے یہ کیسی بات کر رہی ہو بیٹا۔۔
انہوں نے اتنے پیار بلایا ہے۔۔" آسیہ

لوگ چلے جائیں۔۔!"

"ارے یہ کیسی بات کر رہی ہو بیٹا۔
انہوں نے اتنے پیار بلایا ہے۔" آسیہ
بیگم نے ہی پھر اصرار کیا تھا جس پر وہ
اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"فریال زین کی بیٹی۔۔ کہاں رہے گی وہ۔۔؟" اسے یکدم ہی اس بچی کا خیال

سریاں زرین کی ہیں۔۔۔ کہاں رہے گی

وہ۔۔۔؟" اسے یکدم ہی اس بچی کا خیال
آیا تھا۔ ماضی میں اس نے زرین کو ہمیشہ
نیگٹو نظر سے ہی دیکھا تھا۔ مگر وہ اتنی
آسانی سے خود ہی ان کی زندگی سے
نکل گئی تھی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔
یعنی ماضی میں جو کچھ وہ سوچتی اور
دیکھتی آئی تھی اسکی نظر کا دھوکا ہی
تھا۔ جس پر اس سے زیادہ خوشی بھلا اور

یہ سب کچھ اس کی زندگی سے
آسانی سے خود ہی ان کی زندگی سے
نکل گئی تھی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔
یعنی ماضی میں جو کچھ وہ سوچتی اور
دیکھتی آئی تھی اسکی نظر کا دھوکا ہی
تھا۔ جس پر اس سے زیادہ خوشی بھلا اور
کسے ہو سکتی تھی۔

"بھاجن بتا رہے تھے بہت اچھا لڑکا ہے

شام کے وقت اس کی والدہ نے اسے لے کر اپنے کمرے میں لے گئی اور اسے

کسے ہو سکتی تھی۔

"بھاجن بتا رہے تھے بہت اچھا لڑکا ہے
شامیر۔۔ پسند کرتا ہے زرین کو۔۔ اور اس
نے خود فریال کی ذمہ داری قبول کی
ہے۔۔ یہی تو زرین کے راضی ہونے کی
سب سے بڑی وجہ ہے۔۔" زینب بھی
رمنا کو لٹاتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ عبیر
سر ہلاتی دروازے کی جانب بڑھ گئی

پاس تو کوئی لوز کپڑے بھی نہیں اور
پرانے کپڑے تو شاید ہی آئیں۔۔" اسکی
پریشان صورت دیکھ ساس اور نند دونوں
ہنس پڑیں۔

"کوئی موٹی نہیں ہوں۔۔ کوئی بھی
فراک پہن لو آجائے گی۔۔" وہ جھینپتی
باہر نکل گئی تھی۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر
وہ تیار تھی۔ سفید شیفون کی پاؤؤں کو

فراک پہن لو آجائے لی۔۔ "وہ بیسپی
باہر نکل گئی تھی۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر
وہ تیار تھی۔ سفید شیفون کی پاؤؤں کو
چھوتی میکسی میں ملبوس ہلکا پھلکا تیار ہوئی
کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔ ساڑھے
سات ہو رہے تھے ابراہیم اب تک نہیں
آیا تھا۔

"دیکھو ہم تیار بیٹھے ہیں اور بھاجن اب

سات ہو رہے تھے ابراہیم اب تک نہیں
آیا تھا۔

"دیکھو ہم تیار بیٹھے ہیں اور بھاجن اب
تک نہیں آئے۔!" وہ باہر نکلی تو زینب
اور آسیہ بیگم دونوں تیار بیٹھی تھیں۔ عبیر
بھی انہی کے ساتھ آ بیٹھی۔

"آپ میری پرنسس کو مجھے

سکھانے کے لئے لائے ہیں۔"

تک نہیں آئے۔۔!" وہ باہر نکلی تو زینب
اور آسیہ بیگم دونوں تیار بیٹھی تھیں۔ عبیر
بھی انہی کے ساتھ آ بیٹھی۔

"آپ میری پرنس کو مجھے
دیں۔۔" اسکی بات نظر انداز کرتی رمنا کو
گود میں لے گئی تھی۔ اسی وقت ڈور بیل
بجی تھی۔ اربا فوراً دروازہ کھولنے چل

"اسلام و عیلم۔۔۔!"

"وعلیکم اسلام۔۔۔ اتنی دیر کر دی کب سے
تیار بیٹھے ہیں ہم۔۔۔" ابراہیم کے ارہا کے
ساتھ لاؤنج میں داخل ہونے پر آسیہ
بیگم نے مخاطب کیا۔

"نکلتے نکلتے وقت کا اندازہ ہی نہیں
ہوا۔۔۔" ماں کو جواب دیتے اسکی نگاہ
راختار ہی بہن کے برابر بیٹھی

ہوا۔ "ماں کو جواب دیتے اسکی نگاہ
بے اختیار ہی بہن کے برابر میں بیٹھی
اپنی بیوی تک گئی تھی۔ جو اس وقت رونا
میں مگن اسے مکمل نظر انداز کرنے کے
باوجود سیدھی دل میں اتر رہی تھی۔ اسکے
تھکان زدہ اعصاب کو تقویت سی پہنچا
رہی تھی۔ کتنی شدت سے یاد کرتا تھا ان
شاموں کو جب وہ آفس سے تھکا ہارا
لوٹ کر اسکی صورت دیکھتا تھا۔ اسے

میں سن اسے مثل نظر انداز کرنے کے
باوجود سیدھی دل میں اتر رہی تھی۔ اسکے
تھکان زدہ اعصاب کو تقویت سی پہنچا
رہی تھی۔ کتنی شدت سے یاد کرتا تھا ان
شاموں کو جب وہ آفس سے تھکا ہارا
لوٹ کر اسکی صورت دیکھتا تھا۔ اسے
اپنے کمرے میں چلتا پھرتا دیکھتا تھا۔ اس
پل وہ لڑکی دل کے مزید قریب لگی
تھی۔

لوٹ کر اسکی صورت دیکھتا تھا۔ اسے
اپنے کمرے میں چلتا پھرتا دیکھتا تھا۔ اس
پل وہ لڑکی دل کے مزید قریب لگی
تھی۔

"بس پانچ منٹ لگیں گے۔۔ کپڑے نکال
دیے تھے۔۔؟" اس کی نگاہ عبیر کی سمت
تھی مگر جواب آسیہ بیگم نے ہی دیا۔

اس پانکھ میں سے۔۔۔ پرے سے
دیے تھے۔۔۔؟" اس کی نگاہ عبیر کی سمت
تھی مگر جواب آسیہ بیگم نے ہی دیا۔

"ہاں ارہا نے پریس کر دیے تھے۔۔۔ جا کر
تیار ہو۔۔۔" وہ دل مسوستا آگے بڑھ گیا۔
اس کے جانے کے بعد عبیر نے گردن
موڑتے اپنے کمرے کی سمت دیکھا تھا۔
اور لب ^{بھتی}مچھتی واپس رونا کی جانب

متوجہ ہو گئی کچھ دیر بعد وہ رونا بند کر کے

اس پانکھ میں سے۔۔۔ پرے سے
دیے تھے۔۔۔؟" اس کی نگاہ عبیر کی سمت
تھی مگر جواب آسیہ بیگم نے ہی دیا۔

"ہاں ارہا نے پریس کر دیے تھے۔۔۔ جا کر
تیار ہو۔۔۔" وہ دل مسوستا آگے بڑھ گیا۔
اس کے جانے کے بعد عبیر نے گردن
موڑتے اپنے کمرے کی سمت دیکھا تھا۔
اور لب ^{بھتی}مچھتی واپس رونا کی جانب

متوجہ ہو گئی کچھ دیر بعد وہ...

تیار ہو۔۔ "وہ دل مسوستا آگے بڑھ گیا۔
اس کے جانے کے بعد عبیر نے گردن
موڑتے اپنے کمرے کی سمت دیکھا تھا۔
اور لب ^{بھتی}مچھتی واپس رونا کی جانب
متوجہ ہو گئی۔ کچھ دیر میں وہ سب جانے
کے لیے تیار کھڑے تھے۔ ابراہیم نے
بھی سفید کرتا شلوار ہی پہنا تھا۔ عبیر کار
میں اس کے ساتھ آگے ہی بیٹھی تھی جبکہ
تنہا ^{بٹھ} ^{تھ}

اور لب بچی واپس رہنا ہی جاب
متوجہ ہو گئی۔ کچھ دیر میں وہ سب جانے
کے لیے تیار کھڑے تھے۔ ابراہیم نے
بھی سفید کرتا شلوار ہی پہنا تھا۔ عبیر کار
میں اس کے ساتھ آگے ہی بیٹھی تھی جبکہ
وہ تینوں ماں سیٹیاں پیچھے بیٹھی تھیں۔
اسامہ فیکٹری میں ہی تھا۔ جو تیار شدہ
مال کی عفان کے ساتھ روانگی کروا رہا
تھا۔ ابراہیم بھی سارا راستہ ان لوگوں

میں اسلے ساتھ الے ہی بیسی کی جبلہ
وہ تینوں ماں بیٹیاں پیچھے بیٹھی تھیں۔
اسامہ فیکٹری میں ہی تھا۔ جو تیار شدہ
مال کی عفان کے ساتھ روانگی کروارہا
تھا۔ ابراہیم بھی سارا راستہ ان لوگوں
سے کال پر کنیڈٹ رہا تھا۔ اسے سر اٹھانے
کی فرصت نہیں تھی زرین چونکہ اسکی
دوست بھی تھی اور مرحوم دوست کی
بیوی بھی۔ اور جس سے اسکا اب نکاح

تھا۔ ابراہیم بھی سارا راستہ ان لوگوں
سے کال پر کنیٹڈ رہا تھا۔ اسے سر اٹھانے
کی فرصت نہیں تھی زرین چونکہ اسکی
دوست بھی تھی اور مرحوم دوست کی
بیوی بھی۔ اور جس سے اسکا اب نکاح
ہونے جارہا تھا۔ وہ بھی اسکا دوست ہی
تھا۔ پھر یہ نکاح اٹینڈ نہ کرنا زیادتی
ہو جاتی۔

تھا۔ پھر یہ نکاح اٹینڈ نہ کرنا زیادتی
ہو جاتی۔

عبیر نے کھڑکی سے رخ موڑتے اسکی
جانب دیکھا۔ اجلی صاف رنگت پر بڑھی
ہوئی شیو اور پیشانی پر بکھرے نم بال
لیے وہ اس پل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
سرخ پڑتی فوراً نظریں پھیر گئی تھی۔
زرین کے فلیٹس کی مارکنگ میں کار

جانب دیکھا۔ اجلی صاف رنگت پر بڑھی
ہوئی شیو اور پیشانی پر بکھرے نم بال
لیے وہ اس پل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
سرخ پڑتی فوراً نظریں پھیر گئی تھی۔
زرین کے فلیٹس کی پارکنگ میں کار
روکنے پر سب ہی ایک ایک کر کے اتر
گئے تھے۔ مگر ابراہیم اسکے آگے بڑھنے
سے پہلے ہاتھ تھام گیا تھا۔

لئے تھے۔ مگر ابراہیم اسلے اے بڑھنے
سے پہلے ہاتھ تھام گیا تھا۔

"ساتھ چلو میرے۔۔!" عبیر نے اسکی
سمت نگاہ اٹھا کر دیکھا وہ تینوں آگے
بڑھ گئیں تھیں۔

"آپ ہی نہیں چلنا چاہتے تھے
ساتھ۔۔" اسکا گہرا تلخ لہجہ ابراہیم کو
ٹھہر نہ رہا تھا۔

"آپ ہی نہیں چلنا چاہتے تھے
ساتھ۔۔" اسکا گہرا تلخ لہجہ ابراہیم کو
ٹھہرنے پر مجبور کر گیا۔ اس کے لبوں پر ایک
عجیب سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"تم سے دوری نے عقل ٹھکانے لگا
دی۔۔" اسکی انگلیوں میں انگلیاں
پھنسائے بڑی آسانی سے شکست تسلیم
کر گیا تھا۔ عبیر نے کچھ تعجب سے اسے
کہا تھا کہ یہ تو بھنی ہوئی ہے۔

دی۔۔۔"اسکی انگلیوں میں انگلیاں
پھنسائے بڑی آسانی سے شکست تسلیم
کر گیا تھا۔ عبیر نے کچھ تعجب سے اسے
دیکھا تھا۔ مگر پھر لب بھینختی قدم آگے
بڑھا گئی۔ اسکا صلح جو انداز اسے
فرسٹریشن میں ڈال رہا تھا۔ اس شخص میں
کب سے اتنا صبر اور برداشت آگئی
تھی۔۔۔؟

کب سے اتنا صبر اور برداشت آگئی
تھی۔۔؟

"اب چھوڑیں گے ہاتھ۔۔؟" دروازے پر
پہنچ کر اس نے ہاتھ نکالنا چاہا۔ ابراہیم
نے گہری مخمور نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"اب تو ہر گز نہیں۔۔ تمہیں کیا معلوم
ہجر کی کتنی لمبی داستان ہے جو ابھی سنائی

اب چوڑیوں کے ہاتھ۔۔۔! دروازے پر
پہنچ کر اس نے ہاتھ نکالنا چاہا۔ ابراہیم
نے گہری مخمور نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"اب تو ہر گز نہیں۔۔۔ تمہیں کیا معلوم
ہجر کی کتنی لمبی داستان ہے جو ابھی سنائی
ہے۔۔۔ بس فرصت کے چند لمحے ملنے
دو۔۔۔" اس کے گھمبیر لہجے پر وہ ایک پل
کے لیے فریز ہو گئی تھی۔ مگر اگلے ہی پل
جھٹکتے جھٹکتے چھٹا کہ تیری سانس

لے لیے فریز ہوئی سی۔ ٹر اٹے ہی پس
چونکتی ہاتھ چھڑا کر تیزی سے اندر کی
سمت بڑھ گئی۔ وہ بھی مسکراتا اندر کی
جانب بڑھ گیا تھا۔

زرین نے پنک کالر کی خوبصورت ہلکے
پھلکے کام سے سچی فراک زیب تن کی
تھی۔ اور لگ بھی بڑی پیاری رہی تھی۔
لبوں پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ تھی۔

پھلکے کام سے سچی فراک زیب تن کی
تھی۔ اور لگ بھی بڑی پیاری رہی تھی۔
لبوں پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ تھی۔
جبکہ چور نگاہیں سامنے بیٹھے شامیر پر
تھیں جس سے کچھ دیر پہلے اسکا نکاح
پڑھایا گیا تھا۔ اور اب فریال کو گود میں
لیے بیٹھا ابراہیم سے باتیں کر رہا تھا۔

"مبارک ہو۔۔!" عبیر کی آواز پر وہ

لیے بیٹھا ابراہیم سے باتیں کر رہا تھا۔

"مبارک ہو۔۔!" عبیر کی آواز پر وہ
چونکی تھی۔ اور اسے دیکھ کھل کر مسکرا
دی۔ "تھینک یو۔۔ اور مبارک تو تمہیں
بھی ہو۔۔" زرین کا اشارہ اسکی پر یگننسی
کی طرف تھا۔ وہ جھینپتی مسکرا دی اور
اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"... اسے خوش آمدید کہہ کر اسے

چوٹی سی۔ اور اسے دیکھ کر مسکرا
دی۔ "تھینک یو۔ اور مبارک تو تمہیں
بھی ہو۔" زرین کا اشارہ اسکی پر یگننسی
کی طرف تھا۔ وہ جھینپتی مسکرا دی اور
اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"میں دل سے خوش ہوں آپکے لیے کہ
آپ نے اپنی زندگی میں قدم آگے
بڑھائے۔"

دیا۔۔" اسے اسودہ بچے پر بسیر نگاہ بے
ارادہ ہی ابراہیم کی سمت اٹھی تھی۔ جو
اس وقت اسے ہی دیکھ رہا۔ وہ اگلے ہی
پل نظریں پھیر گئی تھی۔ مگر ابراہیم جگہ
سے اٹھتا اسی سمت قدم بڑھا گیا تھا۔

"شامیر رخصتی کا کہہ رہا ہے۔۔!" زین
کی دوسری جانب آسیہ بیگم کے ساتھ
بیٹھیں سعدیہ بیگم سے وہ مخاطب ہوا

پل نظریں پھیر گئی تھی۔ مگر ابراہیم جگہ
سے اٹھتا اسی سمت قدم بڑھا گیا تھا۔

"شامیر رخصتی کا کہہ رہا ہے۔۔!" زرین
کی دوسری جانب آسیہ بیگم کے ساتھ
بیٹھیں سعدیہ بیگم سے وہ مخاطب ہوا
تھا۔ سارا انتظام لاؤنج میں ہی کیا گیا
تھے۔ جہاں دونوں جانب کے اور مہمان
بھی بیٹھے تھے۔

رخصتی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔
زرین ماں سے گلے لگ کر رو پڑی تھی۔
شامیر نے ہی پھر اسے سنبھالا تھا۔ سب
دلہن دلہا کے ساتھ باہر نکل رہے تھے۔

"آئی آپ کو پتہ ہے میں بھی جاؤں گی
ماما کے ساتھ۔۔" عبیر نے سر نیچے کرتے
گلابی فرائک میں ملبوس فریال کو دیکھا اور
مسکرا دی۔

اب آپ کو پتہ ہے میں کی جانوں کی
ماما کے ساتھ۔۔ "عبیر نے سر نیچے کرتے
گلابی فراک میں ملبوس فریال کو دیکھا اور
مسکرا دی۔

"جی بلکل۔۔ اب آپ اپنے بابا اور ماما
کے ساتھ رہیں گی۔۔ "عبیر نے بیٹھتے
اسکی پونیاں ٹائٹ کیں تھی۔

"آب ملنے آئیں گی پھر مجھ سے

کے ساتھ رہیں لی۔۔" عبیر نے بیٹھتے
اسکی پونیاں ٹائٹ کیں تھی۔

"آپ ملنے آئیں گی پھر مجھ سے
وہاں۔۔؟"

"ہاں کیوں نہیں۔۔ آپ بھی آئے گا
میرے گھر۔۔۔"

"ہاں اور پھر میں آپکو اپنا رے بی دکھاؤں

وہاں۔۔؟"

"ہاں کیوں نہیں۔۔ آپ بھی آئیے گا
میرے گھر۔۔۔"

"ہاں اور پھر میں آپکو اپنا بے بی دکھاؤں
گا۔۔" اپنے بلکل نزدیک سے ابھرتی
گھمبیر آواز پر وہ فوراً سیدھی ہوئی تھی۔
اور خود پر ڈھکا دوپٹہ غیر محسوس انداز

ہاں اور پھر میں اپنا بے بی دھاواں
گا۔۔"اپنے بالکل نزدیک سے ابھرتی
گھمبیر آواز پر وہ فوراً سیدھی ہوئی تھی۔
اور خود پر ڈھکا دوپٹہ غیر محسوس انداز
میں درست کیا۔

"سچ انکل۔۔"

"بالکل سچ۔۔ اب جلدی سے آنٹی اور مجھے
کس دو۔۔ آکی ماما بلا رہیں ہیں

"بلکل سچ۔۔ اب جلدی سے آنٹی اور مجھے
 کس دو۔۔ آپکی ماما بلا رہیں ہیں
 آپکو۔۔" فریال نے آگے بڑھتے عبیر کے
 رخسار پر کس کی تھی۔ عبیر نے بھی ہلکی
 سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکا رخسار چھوا
 تھا۔ اور پھر وہ ابراہیم کی گود میں چڑھ
 گئی تھی۔

اوس ہاوس پر۔۔۔ دروازے پر ہاوس

بیل پر زینب آواز لگاتی کمرے سے نکلی
تھی۔ شام کے چار بج رہے تھے۔ ارہا
کوچنگ گئی ہوئی تھی۔ آسیہ بیگم اسکے
ساتھ رمنا کو سلانے میں لگیں تھیں اور
عبیر شاید اپنے کمرے میں سو رہی تھی۔
اپنے دھیان میں آتے دروازہ کھولا تھا
مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسکا
ہینڈل پر ہاتھ ساکت رہ گیا۔

اوس ہاوس پر۔۔۔ دروازے پر ہاوس

بیل پر زینب آواز لگاتی کمرے سے نکلی
تھی۔ شام کے چار بج رہے تھے۔ ارہا
کوچنگ گئی ہوئی تھی۔ آسیہ بیگم اسکے
ساتھ رمنا کو سلانے میں لگیں تھیں اور
عبیر شاید اپنے کمرے میں سو رہی تھی۔
اپنے دھیان میں آتے دروازہ کھولا تھا
مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسکا
ہینڈل پر ہاتھ ساکت رہ گیا۔

مر سانسے ہڑے س نو دیکھ اسکا
ہینڈل پر ہاتھ ساکت رہ گیا۔

"آپ۔۔۔!!" گرے تھری پیس اور
وائٹ شرٹ میں ملبوس اسید اسکے سامنے
کھڑا تھا۔ اسے ایک پل کے لیے یقین ہی
نہیں آیا۔

"اندر نہیں بلاؤ گی۔" ادھ کھلے
دروازے کے سامنے کھڑی دشمن حال ر

وائٹ شرٹ میں ملبوس اسید اسکے سامنے
کھڑا تھا۔ اسے ایک پل کے لیے یقین ہی
نہیں آیا۔

"اندر نہیں بلاؤ گی۔۔" ادھ کھلے
دروازے کے سامنے کھڑی دشمن جاں پر
نگاہ جمائے محبت سے بولا تھا۔ زینب اپنی
حرکت پر شرمندہ ہوتی فوراً دروازہ کھول
گئی۔ جب یکدم ہی اسے اپنے حلیے کا

نئی۔ جب یکدم ہی اسے اپنے حلیے کا
احساس ہوا تھا۔ کل شام کو نہا کر جو
لباس پہنا تھا۔ اب تک اسی میں ملبوس
تھی۔ بالوں کو بے ترتیبی سے جوڑے میں
لپیٹا ہوا تھا۔ اور آنکھیں مسلسل جاگنے کی
وجہ سے نیند میں ڈوب رہیں تھیں۔

"سب کہاں ہیں۔۔؟" لاؤنج میں داخل
ہوتے ارد گرد دیکھا۔ اور واپس اسکی سمت

"سب کہاں ہیں۔۔؟" لاؤج میں داخل
ہوتے ارد گرد دیکھا۔ اور واپس اسکی سمت
مڑا۔

"عبیر اپنے کمرے میں ہے بھاجن آفس
گئے ہوئے ہیں دونوں چھوٹے پڑھنے اور
امی رونا کے پاس ہیں۔۔" لٹیں کان کے
پیچھے کرتی کچھ جھجک کر بولی تھی۔ اسید
کی نگاہیں جو اسکا طواف کر رہی تھیں۔

گئے ہوئے ہیں دونوں چھوٹے پڑھنے اور
امی رمنہ کے پاس ہیں۔۔ "لٹیں کان کے
پیچھے کرتی کچھ جھجک کر بولی تھی۔ اسید
کی نگاہیں جو اسکا طواف کر رہیں تھیں۔

"کون آیا ہے زینی۔۔ ارے اسید بیٹا
آپ۔۔ آپ کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں
نا۔۔" آسہ بیگم ایک ماہ کی رمنہ کو لیے
وہاں حلیمہ، حمزہ، آنکھیں بھڑکی اور گر

کی نگاہیں جو اسکا طواف کر رہیں تھیں۔

"کون آیا ہے زینی۔۔ ارے اسید بیٹا
آپ۔۔ آپ کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں
نا۔۔" آسیہ بیگم ایک ماہ کی رمنا کو لیے
وہیں چلی آئیں۔ جو آنکھیں پھاڑی ارد گرد
دیکھ رہی تھی۔ اسید اپنی بیٹی کو دیکھ یکدم
بے تابی سے آسیہ بیگم کے نزدیک آیا
تھا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے بچی اسکے

وہیں چلی آئیں۔ جو آنکھیں پھاڑی ارد گرد
دیکھ رہی تھی۔ اسید اپنی بیٹی کو دیکھ یکدم
بے تابی سے آسہ بیگم کے نزدیک آیا
تھا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے بچی اسکے
حوالے کر دی۔

"کیسا ہے میرا بے بی۔؟ آئی مش یو سو
مچ۔!!" منہ بسورتی بیٹی کے رخسار چھو
گیا۔ آسہ بیگم مسکراتیں زینب کو ساتھ

ج۔۔!! منہ بسوری بی بی کے رخسار چھو
گیا۔ آسیہ بیگم مسکراتیں زینب کو ساتھ
بیٹھنے کا اشارہ کرتیں کچن کی سمت بڑھ
گئیں تھیں۔

"صحیح طرح پکڑیں۔۔" زینب نے نزدیک
آتے مدھم لہجے میں کہا تھا اور رمنا کو
صحیح طرح اسکی گود میں دیا۔ اسید کی
نگاہیں ایک بار پھر اس پر جم گئیں
تھیں کتنے کتنے

آتے مدھم لہجے میں کہا تھا اور رمنا کو
صحیح طرح اسکی گود میں دیا۔ اسید کی
نگاہیں ایک بار پھر اس پر جم گئیں
تھیں۔ کتنی شدت سے یاد کیا تھا اسے
ان گزرے دنوں میں۔۔

"زینی۔۔۔!" زینب نے چونکتے نگاہ اٹھا
کر اسکی جانب دیکھا۔

تھیں۔ کتنی شدت سے یاد کیا تھا اسے
ان گزرے دنوں میں۔۔

"زینی۔۔۔!" زینب نے چونکتے نگاہ اٹھا
کر اسکی جانب دیکھا۔

"میں تمہیں لینے آیا ہوں۔۔ پلیز گھر
چلو۔۔ میرا گھر ویران ہو چکا ہے تمہارے
بغیر۔۔ پلیز۔۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولتا

کر اسکی جانب دیکھا۔

"میں تمہیں لینے آیا ہوں۔۔ پلینز گھر
چلو۔۔ میرا گھر ویران ہو چکا ہے تمہارے
بغیر۔۔ پلینز۔۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولتا
ایک پل کے لیے چپ ہوا تھا۔ "پلینز اتنی
بڑی سزا مت دو۔۔ میں۔۔ میں بہت
شرمندہ ہوں۔۔ تم دونوں کے بغیر ہر چیز
نامکمل اور ادھوری ہے۔۔ پلینز مجھ پر رحم

بغیر۔۔ پلیز۔۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولتا
ایک پل کے لیے چپ ہوا تھا۔ "پلیز اتنی
بڑی سزا مت دو۔۔ میں۔۔ میں بہت
شرمندہ ہوں۔۔ تم دونوں کے بغیر ہر چیز
نامکمل اور ادھوری ہے۔۔ پلیز مجھ پر رحم
کرو زینی۔۔" زینب نے اس بار تڑپ کر
اسے دیکھا تھا۔ جس کی آنکھوں میں اس
وقت اسے نئی نظر آئی تھی۔ اور وہ لڑکی
تو تھی ہی صرا کی معصوم اور نرم دل

وقت اسے ہی نظر آئی سی۔ اور وہ لڑی
تو تھی ہی صدا کی معصوم اور نرم دل
کیسے نہ پگھلاتی۔۔ اور کیوں نہ پگھلاتی جب
اسے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں
میں سچائی نظر آرہی تھی۔

"ارے بھائی آپ۔۔!!" عبیر کی متعجب
آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ اور
وہ دونوں ہی چونکتے اسکی سمت متوجہ
گئے۔

ارے بھائی آپ۔۔۔!! بیرونِ باب
آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ اور
وہ دونوں ہی چونکتے اسکی سمت متوجہ
ہو گئے۔

"کہیں آپ لوگوں کے رومینس میں
خلل تو نہیں ڈال دیا میں نے۔۔؟" اسکے
شریر لہجے پر وہ کھل کر مسکرایا تھا اور
بغور بہن کو دیکھا۔ صرف دس دن ہی تو
میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تھا۔

"کہیں آپ لوگوں کے رومینس میں
خلل تو نہیں ڈال دیا میں نے۔۔؟" اس کے
شریر لہجے پر وہ کھل کر مسکرایا تھا اور
بغور بہن کو دیکھا۔ صرف دس دن ہی تو
ہوئے تھے اسے اسے میکے سے گئے۔ مگر اس کا
چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح دمک رہا
تھا۔ لبوں پر اجلی مسکراہٹ تھی۔ اس کا چہرہ
اسکی اندرونی کیفیت بخوبی ظاہر کر رہا تھا۔

بغور بہن کو دیکھا۔ صرف دس دن ہی تو
ہوئے تھے اسے میکے سے گئے۔ مگر اسکا
چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح دمک رہا
تھا۔ لبوں پر اجلی مسکراہٹ تھی۔ اسکا چہرہ
اسکی اندرونی کیفیت بخوبی ظاہر کر رہا تھا۔

"ابھی تو معافی تلافی ہی چل رہی تھی
کہ تم آگئیں۔۔" اپنی بیوی پر نظر ڈالی جو
جھپنتی نظریں پھیر گئی تھی۔ "عبیر تم

تھا۔ بوسوں پر اس نے راہت لی۔ اس کا پہرہ
اسکی اندرونی کیفیت بخوبی ظاہر کر رہا تھا۔

"ابھی تو معافی تلافی ہی چل رہی تھی
کہ تم آگئیں۔۔" اپنی بیوی پر نظر ڈالی جو
جھینپتی نظریں پھیر گئی تھی۔ "عبیر تم
بیٹھو میں امی کے ساتھ کچن دیکھ
لوں۔۔"

"نہیں تم جا کر اپنا اور رمنکا کا سامان پیک

میں جا کر اپنا اور رمنا کا سامان پیل
کرو۔۔ عبیر آنٹی کی ہیلپ کروا دے
گی۔۔ تب تک میں اپنی بیٹی کو ٹائم دیتا
ہوں۔۔ یہ تو مجھے پہچان ہی نہیں
رہی۔۔ "اسکی شکایت پر زینب اپنی
مسکراہٹ چھپاتی کمرے کی سمت بڑھ گئی
تھی۔ جبکہ عبیر نے گھور کر بھائی کو دیکھا
تھا۔

رہی۔۔"اسکی شکایت پر زینب اپنی
مسکراہٹ چھپاتی کمرے کی سمت بڑھ گئی
تھی۔ جبکہ عبیر نے گھور کر بھائی کو دیکھا
تھا۔

"تو آتے نا اپنی شکل دکھانے۔۔ اب تک
تو وہ اپنے ماموؤں میں ہی باپ کا چہرہ
ڈھونڈ رہی تھی۔۔"اسکے ڈپٹنے پر اسید
نے اک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

وہ اپنے باپ سے دھکے دے گا۔۔۔ اب تک

تو وہ اپنے ماموؤں میں ہی باپ کا چہرہ
ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ "اسکے ڈپٹنے پر اسید
نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"تھانیدارنی تم بڑا گلو کر رہی ہو کیا بات
ہے۔۔۔؟" اسکے شریر لہجے پر وہ بے ساختہ
جھینپ گئی۔

"نیچرل ہے۔۔۔!" بال جھٹکتی کچن کی

ہے۔۔۔؟" اسلے سریر بچے پر وہ بے ساختہ
جھینپ گئی۔

"نیچرل ہے۔۔۔!" بال جھٹکتی کچن کی
سمت بڑھ گئی۔ اسید مضحکہ خیز انداز میں
قہقہہ لگا گیا تھا۔

'اسید بھائی آئے ہوئے ہیں۔۔۔ بھابھی ان
کے ساتھ جائیں گی۔۔۔ رمناسے ملنا ہے
تو آجائے کوئی ایسیج لکھ کر اس نے

سمت بڑھ گئی۔ اسید مضحکہ خیز انداز میں
قہقہہ لگا گیا تھا۔

'اسید بھائی آئے ہوئے ہیں۔۔ بھابھی ان
کے ساتھ جائیں گی۔۔ رونا سے ملنا ہے
تو آجائے کوئی۔۔' میسج لکھ کر اس نے
ابراہیم کے نمبر پر سینڈ کر دیا تھا۔ جسے
چند ہی سیکنڈز میں دیکھ لیا گیا تھا اور اب
ٹائپنگ لکھا آرہا تھا۔ وہ مسکراہٹ ضبط

کے ساتھ جائیں گی۔۔ رمنّا سے ملنا ہے
تو آجائے کوئی۔۔ 'میج لکھ کر اس نے
ابراہیم کے نمبر پر سینڈ کر دیا تھا۔ جسے
چند ہی سیکنڈز میں دیکھ لیا گیا تھا اور اب
ٹائپنگ لکھا آرہا تھا۔ وہ مسکراہٹ ضبط
کرتی چائے کا پانی رکھ گئی۔

اکسی سے کہو صرف رمنّا سے ملوانا بہانا
سے مامیری ماد آرہی۔۔'

چند ہی سیندر میں دیکھ لیا لیا تھا اور اب
ٹائپنگ لکھا آرہا تھا۔ وہ مسکراہٹ ضبط
کرتی چائے کا پانی رکھ گئی۔

اکسی سے کہو صرف رمنہ سے ملوانا بہانا
ہے یا میری یاد آرہی۔۔'

اکسی کو بولیں خوشفہمیاں نہ پالے۔۔'

اکسی کو بولو محبت پال لے۔۔'

ہے یا میری یاد آرہی۔۔'

اکسی کو بولیں خوشفہمیاں نہ پالے۔۔'

اکسی کو بولو محبت پال لے۔۔'

'ہاہ۔۔ فارغ کام۔۔!!' دوسری جانب سے
پہلے اسکے میسج پر اینگری ری ایکٹ کیا گیا
تھا پھر 'اون دا وے' کا میسج آگیا تھا۔ لبوں

اکسی کو بولو محبت پال لے۔۔'

'ہاہ۔۔ فارغ کام۔۔!!' دوسری جانب سے
پہلے اسکے میسج پر اینگری ری ایکٹ کیا گیا
تھا پھر 'اون دا وے' کا میسج آگیا تھا۔ لبوں
پر شیر مسکراہٹ لیے ڈی فریزر سے
شامی کباب نکال گئی۔ جو کل رات ہی
اس نے اور زینب نے بنائے تھے۔ جس

پہلے اسکے میسج پر اینگری ری ایکٹ کیا گیا
تھا پھر 'اون دا وے' کا میسج آگیا تھا۔ لبوں
پر شریر مسکراہٹ لیے ڈی فریزر سے
شامی کباب نکال گئی۔ جو کل رات ہی
اس نے اور زینب نے بنائے تھے۔ جس
پر ابراہیم نے اسے اتنی دیر کچن میں
رہنے پر اچھا خاصا ڈانٹا بھی تھا۔ مگر وہ
جانتی تھی اسے شامی کباب کتنے پسند
تھے

شامی کباب نکال لئی۔ جو کل رات ہی
اس نے اور زینب نے بنائے تھے۔ جس
پر ابراہیم نے اسے اتنی دیر کچن میں
رہنے پر اچھا خاصا ڈانٹا بھی تھا۔ مگر وہ
جانتی تھی اسے شامی کباب کتنے پسند
تھے۔

"تمہارا شوہر باولا ہو جائے گا۔۔ نکلو
باہر۔۔" آسیہ بیگم نے اسے ڈپٹا تھا اور وہ

باہر۔۔ "آسیہ بیگم نے اسے ڈپٹا تھا اور وہ
سرخ پڑتی ناراضی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"وہ تو ہو چکے مگر آپ کیوں روک
رہیں۔۔ سارا دن فارغ رہتی ہوں پھول
کر گول گیا بن جاؤں گی۔۔" جب سے
اپنا وزن مزید ایک کلو بڑھا ہوا پتہ چلا
تھا اسے ٹینشن ہونی شروع ہو گئی تھی۔

اور اب ہم جس حد تک اسے کھلا رہا

"وہ لو ہو چلے مگر آپ یوں رول

رہیں۔۔ سارا دن فارغ رہتی ہوں پھول

کر گول گیا بن جاؤں گی۔۔" جب سے

اپنا وزن مزید ایک کلو بڑھا ہوا پتہ چلا

تھا اسے ٹینشن ہونی شروع ہو گئی تھی۔

اور ابراہیم جس حساب سے اسے کھلوا رہا

تھا اسے یقین تھا اگلے دو ماہ میں وہ دس

پندرہ کلو اور گین کر لے گی۔

"نہیں، میں نہیں کھانا کھاؤں گی۔"

اور ابراہیم اس صاحب کے آگے رہا
تھا اسے یقین تھا اگلے دو ماہ میں وہ دس
پندرہ کلو اور گین کر لے گی۔

"ارے کچھ نہیں ہوتا۔ ابھی بس خوب
جان بناؤ۔ ابراہیم نے کہہ تو دیا جم لگا
دے گا بعد میں۔" انہوں نے تسلی دی
تھی۔ ابھی وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر سب
لگا ہی رہیں تھیں۔ جب دروازے پر ڈور
بیل ہوئی تھی، اس نے دروازہ کھولا تھا

لگا ہی رہیں کھیں۔ جب دروازے پر ڈور
بیل ہوئی تھی۔ ارہا نے دروازہ کھولا تھا
جہاں ابراہیم کھڑا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔!" اسید نے بھی جگہ سے
اٹھتے اندر داخل ہوتے ابراہیم کے سلام
کا جواب دیا تھا اور ڈائمنگ ٹیبل کی سمت
بڑھ گیا۔ ابراہیم کی نظر اسکائے بلو لوز
قمیض شلوار پر سفید دوپٹہ اوڑھی ادھر

"اسلام و میم۔۔!" اسید لے بی جلد سے
اٹھتے اندر داخل ہوتے ابراہیم کے سلام
کا جواب دیا تھا اور ڈائمنگ ٹیبل کی سمت
بڑھ گیا۔ ابراہیم کی نظر اسکائے بلو لوز
قمیض شلوار پر سفید دوپٹہ اوڑھی ادھر
سے ادھر ہوتی اپنی بیوی پر جا ٹھہری۔
خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھتا کمرے
کی سمت بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد وائٹ
شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے دھلے منہ کے

بڑھ گیا۔ ابراہیم کی نظر اسکائے بلو لوز
قمیض شلوار پر سفید دوپٹہ اوڑھی ادھر
سے ادھر ہوتی اپنی بیوی پر جا ٹھہری۔
خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھتا کمرے
کی سمت بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد وائٹ
شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے دھلے منہ کے
ساتھ وہیں ٹیبل پر آگیا تھا۔

"بلاخر کانوں کو سکون ملے گا۔ تم

میں نگاہوں سے اسے دیکھا مرنے
کی سمت بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد وائٹ
شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے دھلے منہ کے
ساتھ وہیں ٹیبل پر آگیا تھا۔

"بلا آخر کانوں کو سکون ملے گا۔ تم
دونوں ماں بیٹی نے ناک میں دم کیا ہوا
تھا۔" چیئر کھسکاتے اس نے سامنے شوہر
کے ساتھ بیٹھی زینب کو چھیڑا تھا۔ چائے
تیار کیا گیا۔

"بلاخرے گالوں کو سلون ملے گا۔۔ م

دونوں ماں بیٹی نے ناک میں دم کیا ہوا
تھا۔۔ "چیر کھسکاتے اس نے سامنے شوہر
کے ساتھ بیٹھی زینب کو چھیڑا تھا۔ چائے
لائی اربا کے ساتھ گرما گرم شامی کباب
کی ٹرے لیے عبیر بھی چلی آئی تھی۔ اور
اسکی نظریں نظر انداز کرتی برابر میں ہی
آ بیٹھی۔

لے ساتھ سی رینب نو پیراھا۔ چائے
لاتی ارہا کے ساتھ گرما گرم شامی کباب
کی ٹرے لیے عبیر بھی چلی آئی تھی۔ اور
اسکی نظریں نظر انداز کرتی برابر میں ہی
آ بیٹھی۔

"ہاں ابھی دو مہینے بعد آپ کو خود پورا
سکون ملنے والا ہے۔۔" زینب خفگی سے
بولی تھی۔ اسید مسکراہٹ ضبط کرتا پلیٹ
پر کھانا لگا کر عبیر کے پاس

آ بیٹھی۔

"ہاں ابھی دو مہینے بعد آپ کو خود پورا سکون ملنے والا ہے۔" زینب خفگی سے بولی تھی۔ اسید مسکراہٹ ضبط کرتا پلیٹ میں کباب لے گیا۔ جبکہ عبیر زینب کی بات پر سرخ ہوتی اپنے لیے میکرونی نکالنے لگی۔

بات پر سرخ ہوتی اپنے لیے میکرونی
نکالنے لگی۔

"ڈونٹ وری میں خود ہینڈل کروں گا
اپنے بچوں کو۔!"

"واہ۔۔ عبیر ریکارڈ کرلو ان کی یہ
بات۔۔ مکر نے مت دینا۔" اس نے بھی
خود کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ابراہیم پر

اپنے بچوں کو۔۔!"

"واہ۔۔ عبیر ریکارڈ کرلو ان کی یہ
بات۔۔ مکر نے مت دینا۔۔" اس نے بھی
خود کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ابراہیم پر
جتانی نگاہ ڈالی تھی۔ اور بھائی کی سمت
میکرونی بڑھائی۔ ابراہیم کباب سے لطف
اندوز ہو رہا تھا۔

خود کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ابراہیم پر
جتانی نگاہ ڈالی تھی۔ اور بھائی کی سمت
میکرونی بڑھائی۔ ابراہیم کباب سے لطف
اندوز ہو رہا تھا۔

"اسامہ کو کیوں نہیں لائے
آپ۔۔؟" سب کو خوشگوار ماحول میں
باتیں کھاتا دیکھ عبیر نے ہی اسکی غیر
موجودگی محسوس کی تھی۔ اور ابراہیم سے

اسامہ کو یوں نہیں لائے

آپ۔۔؟" سب کو خوشگوار ماحول میں
باتیں کھاتا دیکھ عبیر نے ہی اسکی غیر
موجودگی محسوس کی تھی۔ اور ابراہیم سے
پوچھا

"ذمہ دار ہو رہا ہے وہ۔۔ بزنس میں
دلچسپی لے رہا ہے اب مشکل سے ہی تم
لوگوں کے ہاتھ لگے گا۔" عبیر نے
بھنسنے سے انکار کیا۔

دلچسپی لے رہا ہے اب مشکل سے ہی تم
لوگوں کے ہاتھ لگے گا۔" عبیر نے
بھنویں سکیر کر اسکی جانب دیکھا جو اپنا
چائے کا کپ اٹھاتا لبوں سے لگا گیا تھا۔

شام کے چھ بج رہے تھے جب اسید
زینب اور رمنہ کو لے کر رخصت ہو گیا
تھا۔ اسکے دل کو بھی سکون ملا تھا کیونکہ
وہ جانتی تھی اسکے بھائی کے ساتھ خود

زینب اور رمنہ کو لے کر رخصت ہو گیا
تھا۔ اسکے دل کو بھی سکون ملا تھا کیونکہ
وہ جانتی تھی اسکے بھائی کے ساتھ خود
زینب بھی کتنی اکیلی تھی۔ کتنی اداس نظر
آتی تھی۔

"کن سوچوں میں گم ہو۔۔؟" ابراہیم نے
اسے عقب سے حصار میں لیتے کان میں
سرگوشی کی تھی۔ عبیر چونکی تھی اور رخ

ریب ہی کی ایسی ہی۔ کی اداس سر
آتی تھی۔

"کن سوچوں میں گم ہو۔۔؟" ابراہیم نے
اسے عقب سے حصار میں لیتے کان میں
سرگوشی کی تھی۔ عبیر چونکی تھی اور رخ
موڑ کر اسکی جانب دیکھا۔ اس وقت وہ
دونوں کمرے کی بالکنی میں کھڑے
تھے۔

"آپ گئے نہیں اب تک۔۔"

"کیوں میں نے کہاں جانا تھا۔۔؟"

"آفس۔۔! جہاں دن کے بیس گھنٹے
گزارتے ہیں۔۔" اس کے کڑھتے لہجے پر وہ
بے ساختہ قہقہہ لگا گیا۔

"اور پھر کوئی کہتا ہے کہ وہ مجھے مس
نہیں کرتا۔۔"

گزارتے ہیں۔۔ "اسکے کڑھتے لہجے پر وہ
بے ساختہ قہقہہ لگا گیا۔

"اور پھر کوئی کہتا ہے کہ وہ مجھے مس
نہیں کرتا۔۔!"

"نہیں میں تو نہیں کرتی۔۔" وہ صاف
مکر گئی مگر ابراہیم نے اسکا رخ اپنی سمت
موڑ لیا۔

نہیں کرتا۔۔!"

"نہیں میں تو نہیں کرتی۔۔" وہ صاف
مکر گئی مگر ابراہیم نے اسکا رخ اپنی سمت
موڑ لیا۔

"مگر میں نے ان گزرے ماہ میں شدت
سے تمہیں یاد کیا ہے۔۔" اس کا چہرہ
اپنے مضبوط ہاتھوں میں بھر گیا۔ "جو

سے تمہیں یاد کیا ہے۔۔۔ "اس کا چہرہ
اپنے مضبوط ہاتھوں میں بھر گیا۔ "جو
وقت پہلے مشکل لگ رہا تھا خود کو
بے بس اور اکیلا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اب
تم ساتھ ہو تو وہی وقت سہل ہوتا جا رہا
ہے۔۔۔ جیسے اللہ نے ایک ہمت دے دی
ہو کہ یہ وقت بھی گزر جائے
گا۔۔۔ "اسکے ماتھا چومنے پر عبیر نے اپنی

بے بس اور الیلا خسوس لر رہا تھا۔۔ اب
تم ساتھ ہو تو وہی وقت سہل ہوتا جا رہا
ہے۔۔ جیسے اللہ نے ایک ہمت دے دی
ہو کہ یہ وقت بھی گزر جائے
گا۔۔ "اسکے ماتھا چومنے پر عبیر نے اپنی
نم ہوتی آنکھیں بند کر لیں۔

"کاش یہ بات آپ آج سے سات ماہ
پہلے کہہ دیتے۔۔" اسکے ہاتھ اپنے چہرے

گا۔ "اسکے ماتھا چومنے پر عبیر نے اپنی
نم ہوتی آنکھیں بند کر لیں۔

"کاش یہ بات آپ آج سے سات ماہ
پہلے کہہ دیتے۔۔" اسکے ہاتھ اپنے چہرے
سے ہٹاتی نیچے بنے کالونی کے پارک پر
نظریں جما گئی۔ یہ دکھ تو رہ رہ کر ہوتا
تھا اسے کہ ابراہیم نے اسے اپنے مشکل
وقت کا ساتھی نہیں سمجھا تھا اس کے

ہاں یہ بات آپ ان سے سات ماہ پہلے کہہ دیتے۔۔" اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتی نیچے بنے کالونی کے پارک پر نظریں جما گئی۔ یہ دکھ تو رہ رہ کر ہوتا تھا اسے کہ ابراہیم نے اسے اپنے مشکل وقت کا ساتھی نہیں سمجھا تھا۔ اس کے نظریں پھیرنے پر ابراہیم کے اندر بے چینیوں سی بڑھنے لگیں۔ اس نے دوبارہ اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

نظریں جمائی۔ یہ دکھ تو رہ رہ کر ہوتا
تھا اسے کہ ابراہیم نے اسے اپنے مشکل
وقت کا ساتھی نہیں سمجھا تھا۔ اس کے
نظریں پھیرنے پر ابراہیم کے اندر
بے چینیاں سی بڑھنے لگیں۔ اس نے
دوبارہ اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"ایسا نہیں ہے عبیر۔۔! مجھ سمجھ نہیں
آتا تمہیں لے کر اس وقت اتنا انسکیور

بے چینیاں سی بڑھنے لگیں۔ اس نے
دوبارہ اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"ایسا نہیں ہے عبیر۔۔! مجھ سمجھ نہیں
آتا تمہیں لے کر اس وقت اتنا انسکیور
کیوں ہو گیا تھا میں۔۔ ایک عجیب سا
خوف تھا تمہیں کھو دینے کا جو مجھ پر
حاوی ہو گیا تھا۔۔ میں نہیں چاہتا تھا جس
افیت جس آزمائش سے میں گزر رہا

خوف تھا تمہیں کھو دینے کا جو مجھ پر
حاوی ہو گیا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا جس
افیت جس آزمائش سے میں گزر رہا
ہوں تم بھی گزرو اس وقت ہماری
عارضی دوری ضروری تھی۔ "اسکے الفاظ
ایک بار پھر اسکے دل پر گزرے تھے۔ وہ
ایک بار پھر اپنے فیصلے کو درست کہہ رہا
تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دور ہوتی ابراہیم
تھا کہ گاہے کبھی مجھ کو کس...

عارضی دوری ضروری تھی۔۔" اس کے الفاظ
ایک بار پھر اس کے دل پر گزرے تھے۔ وہ
ایک بار پھر اپنے فیصلے کو درست کہہ رہا
تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دور ہوتی ابراہیم
قریب کر گیا۔۔" ورنہ مجھے کیسے احساس
ہوتا کہ اب تم بن تو جینا ہی ناممکن
ہے۔۔ کیونکہ اس فیصلے نے تمہارے
ساتھ مجھے بھی افیت میں رکھا ہے۔۔
ایک طرف بزنس کی ٹینشن دوسری

ہوتا کہ اب تم بن تو جینا ہی ناممکن
ہے۔۔ کیونکہ اس فیصلے نے تمہارے
ساتھ مجھے بھی افیت میں رکھا ہے۔۔
ایک طرف بزنس کی ٹینشن دوسری
طرف تمہیں خود سے دور کرنے کا
غم۔۔! اتنا آسان نہیں تھا عبیر۔۔ یہ
وقت جیسے گزرا ہے یہ بس میں جانتا
ہوں۔۔۔"

ہوتا کہ اب تم بن تو جینا ہی ناممکن
ہے۔۔ کیونکہ اس فیصلے نے تمہارے
ساتھ مجھے بھی افیت میں رکھا ہے۔۔
ایک طرف بزنس کی ٹینشن دوسری
طرف تمہیں خود سے دور کرنے کا
غم۔۔! اتنا آسان نہیں تھا عبیر۔۔ یہ
وقت جیسے گزرا ہے یہ بس میں جانتا
ہوں۔۔۔"

یہ طرف تمہیں خود سے دور کرنے کا
غم۔۔۔! اتنا آسان نہیں تھا عبیر۔۔۔ یہ
وقت جیسے گزرا ہے یہ بس میں جانتا
ہوں۔۔۔"

"سیپریشن کا فیصلہ بھی تو آپ نے ہی
کیا تھا۔۔۔" اس کے نم لہجے پر وہ لب بھینچتا
ریکنگ پر رکھے اپنے ہاتھ کو گھورنے لگا۔

پیر میں وہ میٹروں کی سڑکوں پر
کیا تھا۔ "اسکے نم لہجے پر وہ لب بھینچتا
ریکنگ پر رکھے اپنے ہاتھ کو گھورنے لگا۔

"میں جانتا ہوں میری بہت سی باتوں
نے تمہیں ہرٹ کیا ہے۔۔ میری بہت
سی عادتیں تمہیں پسند نہیں۔۔ میں یہ
بھی جانتا ہوں میں پرفیکٹ نہیں۔۔ بہت
سی غلطیاں کیں ہیں مگر کیا تم ہمارے
شیت کو نالائظ نہیں کرتے؟"

پیر میں وہ میسج بھی لیا۔ آپ نے جیسا
کیا تھا۔ "اسکے نم لہجے پر وہ لب بھینچتا
ریکنگ پر رکھے اپنے ہاتھ کو گھورنے لگا۔

"میں جانتا ہوں میری بہت سی باتوں
نے تمہیں ہرٹ کیا ہے۔۔ میری بہت
سی عادتیں تمہیں پسند نہیں۔۔ میں یہ
بھی جانتا ہوں میں پرفیکٹ نہیں۔۔ بہت
سی غلطیاں کیں ہیں مگر کیا تم ہمارے
شیت کو نالائظ نہیں کرتے؟"

نے تمہیں ہرٹ کیا ہے۔۔ میری بہت
سی عادتیں تمہیں پسند نہیں۔۔ میں یہ
بھی جانتا ہوں میں پرفیکٹ نہیں۔۔ بہت
سی غلطیاں کیں ہیں مگر کیا تم ہمارے
رشتے کو نیا اسٹارٹ دینے میں میرا ساتھ
نہیں دو گی۔۔؟" اپنی گہری ذہین آنکھوں
میں محبت لیے اسے دیکھا تھا۔ عبیر
جہانگیر کو اعترافات کرتا یہ شخص اس

سی غلطیاں کیں ہیں مگر کیا تم ہمارے
رشتے کو نیا اسٹارٹ دینے میں میرا ساتھ
نہیں دو گی۔۔؟" اپنی گہری ذہین آنکھوں
میں محبت لیے اسے دیکھا تھا۔ عبیر
جہانگیر کو اعترافات کرتا یہ شخص اس
وقت بہت پیارا اور اپنا اپنا سا لگا تھا۔

"ساتھ نہ دینا ہوتا تو آج یہاں آپ کے
ساتھ کیوں کھڑی ہوتی۔۔؟" آنکھوں میں

بہاؤ شاہ اور اس کے ساتھ ساتھ
وقت بہت پیارا اور اپنا اپنا سا لگا تھا۔

"ساتھ نہ دینا ہوتا تو آج یہاں آپ کے
ساتھ کیوں کھڑی ہوتی۔۔؟" آنکھوں میں
اعتماد لیے اسے دیکھتی مسکرا دی تھی۔

ابراہیم فرط جذبات سے ایک بار پھر
اسے اپنے حصار میں لے پلر کی اوٹ
میں کر گیا۔ اس لڑکی کو اسکے لمس کو اسکی
ہنسی کو جتنی شہرت سے مسکراتا تھا

ساتھ کیوں کھڑی ہوتی۔۔؟ "آنکھوں میں
اعتماد لیے اسے دیکھتی مسکرا دی تھی۔

ابراہیم فرط جذبات سے ایک بار پھر
اسے اپنے حصار میں لے پلر کی اوٹ
میں کر گیا۔ اس لڑکی کو اسکے لمس کو اسکی
ہنسی کو جتنی شدت سے مس کیا تھا یہ
وہی جانتا تھا۔ ان کے بیچ قربت کے لمحے
ٹھہرے تو جیسے زمانے بیت گئے تھے۔ مگر

اسے اپنے حصار میں لے پڑ لی اوٹ
میں کر گیا۔ اس لڑکی کو اسکے لمس کو اسکی
ہنسی کو جتنی شدت سے مس کیا تھا یہ
وہی جانتا تھا۔ ان کے بیچ قربت کے لمحے
ٹھہرے تو جیسے زمانے بیت گئے تھے۔ مگر
آج عبیر جہانگیر اسکے حصار میں تھی اپنی
مکمل رضا کے ساتھ۔۔ سر اٹھاتا اسکا گلنار
چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر گیا۔

ٹھہرے تو جیسے زمانے بیت گئے تھے۔ مگر
آج عبیر جہانگیر اسکے حصار میں تھی اپنی
مکمل رضا کے ساتھ۔۔ سر اٹھاتا اسکا گلنار
چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر گیا۔

"بس تم ساتھ رہنا دنیا قدموں میں رکھ
دوں گا۔"

"مجھے تو دنیا اپنے قدموں میں نہیں

"مگر مجھے تو تمہیں وہ سب دینا ہے جو
اب تک نہیں دے سکا۔!" عبیر ایک
عجیب سا احساس لیے اسکی آنکھوں میں
دیکھے گئی۔ اس شخص کو جیسے ایک عجیب
سا جنون ہو چلا تھا۔

اور پھر دھیرے دھیرے تتلی کے پروں
سے دن گزرنے لگے۔ گزرتے دنوں کے
ساتھ وہ دونوں مزید قریب ہو گئے تھے۔

اور پھر دھیرے دھیرے تتلی کے پروں
سے دن گزرنے لگے۔ گزرتے دنوں کے
ساتھ وہ دونوں مزید قریب ہو گئے تھے۔
اب وہ بلا جھجک اسے کال کر کے آنے
کا کہتی تھی۔ اس سے فرمائشیں کرتی
تھی۔ ان کے بیچ کی دیوار محبت کے گداز
جذبوں نے خود بخود گرا دی تھی۔ وہ ہر
گزرتے دن کے ساتھ اور مصروف ہوتا

سے دن گزرنے لگے۔ گزرتے دنوں کے
ساتھ وہ دونوں مزید قریب ہو گئے تھے۔
اب وہ بلا جھجک اسے کال کر کے آنے
کا کہتی تھی۔ اس سے فرمائشیں کرتی
تھی۔ ان کے بیچ کی دیوار محبت کے گداز
جذبوں نے خود بخود گرا دی تھی۔ وہ ہر
گزرتے دن کے ساتھ اور مصروف ہوتا
جا رہا تھا۔ اسے اللہ کامیابی کے راستے
دکھا رہا تھا مگر ایک حزن تھی جس سے وہ

ہوئے لئے لی۔ جبیر جہالمیر اس طرح
اس میں رچ بس چکی تھی۔ کہ اب وہ
کہیں بھی ہوتا کتنا بھی مصروف کیوں نہ
ہوتا اس لڑکی کا خیال اسکے ذہن میں
رہتا۔ اسکی سمت پلٹنے کے لیے برقرار رہتا۔
اس روٹھی ہوئی کو منانے کے لیے وہ سو
سو طریقے آزمانا چاہتا تھا مگر وہ دشمن
جاں بھی کس مٹی کی بنی تھی۔ اسکے ذرا
سے منانے پر مان جاتی تھی۔ اس نے

ہوتا اس لڑکی کا خیال اسکے ذہن میں
رہتا۔ اسکی سمت پلٹنے کے لیے برقرار رہتا۔
اس روٹھی ہوئی کو منانے کے لیے وہ سو
سو طریقے آزمانا چاہتا تھا مگر وہ دشمن
جاں بھی کس مٹی کی بنی تھی۔ اسکے ذرا
سے منانے پر مان جاتی تھی۔ اس نے
عبیر جہانگیر کو کسی بات پر زیادہ دیر تک
خفا رہتے کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ وہ ایسی
سادہ دل اور بھولی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ

عبیر جہانگیر کو کسی بات پر زیادہ دیر تک
خفا رہتے کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ وہ ایسی
سادہ دل اور بھولی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ
وہ اس شخص کو تسخیر کر گئی تھی۔

"یار موڈ نہیں ہو رہا جانے کا۔" اس نے
بیچارگی سے بیڈ پر نیم دراز عبیر کو دیکھا۔
جو پہلے سے خاصی صحت مند ہو چکی
تھی۔

بیچاری سے بیڈ پر یم دراز عبیر کو دیکھا۔
جو پہلے سے خاصی صحت مند ہو چکی
تھی۔

"تین دن کی ہی تو بات ہے۔۔!"

"مگر مجھے فکر رہے گی تمہاری۔۔ اب تو
ڈیلیوری کی ڈیٹ بھی آگئی ہے۔۔" اس کے
پاس بیٹھتے اسکی لٹیں کان کے پیچھے
تھیں۔

"میں دن کی ہی لو بات ہے۔۔!"

"مگر مجھے فکر رہے گی تمہاری۔۔ اب تو
ڈیلیوری کی ڈیٹ بھی آگئی ہے۔۔" اس کے
پاس بیٹھتے اسکی لٹیں کان کے پیچھے
اڑسی تھیں۔

"اس میں تو ایک ہفتہ ہے ابھی۔۔ اور

پھر اسامہ بھی تو ہے میرا بڑا

بھائی۔۔" اس کے اتر کر کہنے سے وہ دھڑک

"اس میں تو ایک ہفتہ ہے ابھی۔۔ اور
پھر اسامہ بھی تو ہے میرا بڑا
بھائی۔۔" اسکے اترا کر کہنے پر وہ دھیرے
سے ہنس دیا تھا۔ مگر چہرے پر تفکر واضح
تھا۔

"اگر یہ عفان اچانک بیمار نہ پڑتا میں
پہلے ہی کینسل کر دیتا۔۔ عجیب اسکی ڈیل

"اگر یہ عفان اچانک بیمار نہ پڑتا میں
پہلے ہی کینسل کر دیتا۔ عجیب اسکی ڈیل
میرے گلے پڑ گئی۔" اسلام آباد کے
کسی ایکسپریسیشن میں ان کی کمپنی کو بھی
جگہ ملی تھی۔ جسے اٹینڈ کرنے عفان کو
ہی جانا تھا مگر وہ عین وقت پر بخار کی
وجہ سے نہیں جاسکا تھا۔

"اف۔۔۔ بس کر دیں۔۔۔ کل سے آپکا یہ

جگہ ملی تھی۔ جسے اٹینڈ کرنے عفان کو
ہی جانا تھا مگر وہ عین وقت پر بخار کی
وجہ سے نہیں جاسکا تھا۔

"اف۔۔۔ بس کر دیں۔۔۔ کل سے آپکا یہ
چہرہ دیکھ رہی ہوں۔۔۔" اس کے نظریں
گھومنے پر ابراہیم بے خفگی سے اسے
دیکھا۔

چہرہ دیکھ رہی ہوں۔۔ "اسکے نظریں
گھومنے پر ابراہیم بے خفگی سے اسے
دیکھا۔

"ہاں تم کہہ سکتی ہو۔۔ میرے جیسے
مرض میں مبتلا جو نہیں ہو۔۔" اور اس
بار وہ کھلکھلا کر ہنستی اسکے نزدیک ہو گئی۔

"اوکے میں ایک بگ بگ دیتی ہوں۔۔

"ہاں کم کہہ سہی ہو۔۔ میرے جیسے
مرض میں مبتلا جو نہیں ہو۔۔" اور اس
بار وہ کھلکھلا کر ہنستی اسکے نزدیک ہو گئی۔

"اوکے میں ایک بگ بگ دیتی ہوں۔۔
شاید اس سے کچھ بیٹر محسوس
کریں۔۔" ابراہیم تو پہلے ہی منتظر بیٹھا
تھا۔ اسے باہوں میں بھرتا خود میں
گیا۔

شاید اس سے کچھ بیڑ محسوس
کریں۔۔ "ابراہیم تو پہلے ہی منتظر بیٹھا
تھا۔ اسے باہوں میں بھرتا خود میں بھیج
گیا۔

"بس تین دن۔۔ تین دن بعد آ کر خبر
لوں گا تمہاری۔۔" رخسار پر لب رکھتا
الگ ہو گیا۔ وہ مسکراتی اسی کے ساتھ
کمرے سے نکلی تھی۔ رات کے دو بج

رہے تھے۔ اسامہ لاؤنچ میں اسکا منتظر
بیٹھا تھا۔ کیونکہ وہی اسے ایئرپورٹ
چھوڑنے جا رہا تھا۔

"خیال رکھنا ہے میرے پیچھے سب کا۔
سمجھ آرہی ہے۔۔!" ابراہیم نے اسامہ کو
گھورا تھا۔ جو جگہ سے اٹھتا اسے سیلیوٹ
مار گیا۔

سمجھ آرہی ہے۔۔!" ابراہیم نے اسامہ کو
گھورا تھا۔ جو جگہ سے اٹھتا اسے سیلیوٹ
مار گیا۔

"اوکے بوس۔۔!" اس بار عبیر کے ساتھ
ابراہیم بھی مسکرایا تھا۔ پھر اسے اللہ حافظ
کرتے دونوں گھر سے رخصت ہو گئے۔

باقی آخر قسط میں

تیری رہگزر

55 قسط آخری (حصہ الف)

"ماما بتا رہیں تھیں ہفتے کی فلائٹ سے
جار ہے ہو تم لوگ۔۔!" اس نے سامنے
پڑے لارج پیزا کا دوسرا سلائس اٹھاتے
ارسل سے پوچھا تھا۔ رات کے بارہ بج

ارسل سے پوچھا تھا۔ رات کے بارہ بج
رہے تھے۔ اور اس نے اپنی بے وقت
بھوک کے سبب اسامہ سے ابھی یہ پیزا
منگوا یا تھا۔

"ہاں یار۔۔ کب تک رہیں گے یہاں۔۔
وہاں سب سیٹل ہے۔۔ بس وہیں پلٹنا
ہے۔۔"

"تو یہاں کسی لڑکی سے شادی کر لیتے نا

"ہاں یار۔۔ کب تک رہیں گے یہاں۔۔
وہاں سب سیٹل ہے۔۔ بس وہیں پلٹنا
ہے۔۔"

"تو یہاں کسی لڑکی سے شادی کر لیتے نا
تاکہ پاکستان بھی آتے جاتے رہو۔۔" اس
نے دوستانہ انداز میں کہا تھا۔ دوسری
جانب ارسل ہنستا گہری سانس بھر گیا۔

"چلو تم ڈھونڈو کسی کو۔۔ میں کر لوں
گا۔۔"

"میں۔۔؟ مجھے کیسے پتہ میری پسند تمہیں
پسند آجائے گی۔۔؟ پتہ چلا میری محنت
رائیگاں گئی۔"

"بے فکر رہو۔۔ تم سے نہیں کی مگر
تمہاری پسند کی سے ضرور کروں

"میں۔۔؟ مجھے لیے پتہ میری پسند مہیں
پسند آجائے گی۔۔؟ پتہ چلا میری محنت
رائیگاں گئی۔"

"بے فکر رہو۔۔ تم سے نہیں کی مگر
تمہاری پسند کی سے ضرور کروں
گا۔۔" عبیر اسکے احسان جتاتے انداز پر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا ڈھونڈیں گے تمہارے لیے بھی

"بے فکر رہو۔۔ تم سے ہمیں کی فکر
تمہاری پسند کی سے ضرور کروں
گا۔۔" عبیر اسکے احسان جتاتے انداز پر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا ڈھونڈیں گے تمہارے لیے بھی
کوئی۔۔" عبیر نے موبائل کان سے ہٹایا تھا
جہاں ابراہیم کی کال بھی آرہی تھی۔ "چلو
میرے شوہر کی کال آرہی ہے۔۔ پھر بات
ہوگی پھر سے طوانا مجھ سے ضرور

"اچھا ڈھونڈیں گے تمہارے لیے بھی
کوئی۔۔" عبیر نے موبائل کان سے ہٹایا تھا
جہاں ابراہیم کی کال بھی آرہی تھی۔ "چلو
میرے شوہر کی کال آرہی ہے۔۔ پھر بات
ہوگی۔۔ پھپھو سے طولنا مجھ سے ضرور
ملنے آئیں۔۔"

"اوکے اللہ حافظ۔۔!!" ارسل نے اسپیکر
پر موجود کال بند کرتے سامنے بستر مرگ

رائیگاں تھی۔"

"بے فکر رہو۔۔ تم سے نہیں کی مگر
تمہاری پسند کی سے ضرور کروں
گا۔۔" عبیر اسکے احسان جتاتے انداز پر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا ڈھونڈیں گے تمہارے لیے بھی
کوئی۔۔" عبیر نے موبائل کان سے ہٹایا تھا
جہاں ابراہیم کی کال بھی آرہی تھی۔ "چلو

"اچھا ڈھونڈیں گے تمہارے لیے بھی
کوئی۔۔" عبیر نے موبائل کان سے ہٹایا تھا
جہاں ابراہیم کی کال بھی آرہی تھی۔ "چلو
میرے شوہر کی کال آرہی ہے۔۔ پھر بات
ہوگی۔۔ پھپھو سے بولنا مجھ سے ضرور ملنے
آئیں۔۔"

"اوکے اللہ حافظ۔۔!!" ارسل نے اسپیکر
پر موجود کال بند کرتے سامنے بستر مرگ

"او کے اللہ حافظ۔۔!!" ارسل نے اسپیکر پر موجود کال بند کرتے سامنے بستر مرگ پر لیٹے شخص کو دیکھا تھا۔ جو اس وقت کسی مردے کی طرح سفید پڑ رہا تھا۔ اسکی کھال ہڈیوں سے چپک چکی تھی۔ جبکہ چہرے پر کرب اور افیت تھی۔

"کیوں موت سے پہلے موت کا سامان کر رہا ہے فہم۔۔؟" ارسل نے افسردگی

کسی مردے کی طرح سفید پڑ رہا تھا۔ اسکی
کھال ہڈیوں سے چپک چکی تھی۔ جبکہ
چہرے پر کرب اور افیت تھی۔

"کیوں موت سے پہلے موت کا سامان
کر رہا ہے فاهم۔۔؟" ارسل نے افسردگی
سے اسے دیکھا تھا۔ جو اسکا کوئی جگہری یار
نہ تھا۔ بس اسکی یونیورسٹی میں صرف ایک
سال ہی اسکے ساتھ پڑھا تھا مگر اسکا اچھا

"کیوں موت سے پہلے موت کا سامان
کر رہا ہے فاہم۔۔؟" ارسل نے افسردگی
سے اسے دیکھا تھا۔ جو اسکا کوئی جگری یار
نہ تھا۔ بس اسکی یونیورسٹی میں صرف ایک
سال ہی اسکے ساتھ پڑھا تھا مگر اسکا اچھا
دوست بن چکا تھا۔ وہ بھی اس وجہ سے
کہ ارسل کو شروع شروع نشے کا مزا لگا
تھا۔ اور فاہم ایک واحد ایسا پاکستانی لڑکا تھا
جس کے پاس ہر وقت نشہ اوپلیبل رہتا

کے اے دیکھا تھا۔ جو اسکا دل جرس پیر
نہ تھا۔ بس اسکی یونیورسٹی میں صرف ایک
سال ہی اسکے ساتھ پڑھا تھا مگر اسکا اچھا
دوست بن چکا تھا۔ وہ بھی اس وجہ سے
کہ ارسل کو شروع شروع نشے کا مزا لگا
تھا۔ اور فاهم ایک واحد ایسا پاکستانی لڑکا تھا
جس کے پاس ہر وقت نشہ اویلیبل رہتا
تھا۔ اسکا شوق تو چند روز کا تھا جو وقت
گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا تھا مگر فاهم
ایک عادی نشئی بن چکا تھا۔ اسکے کئی بار

جس کے پاس ہر وقت نشہ اویلیبل رہتا
تھا۔ اسکا شوق تو چند روز کا تھا جو وقت
گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا تھا مگر فہم
ایک عادی نشئی بن چکا تھا۔ اسکے کئی بار
منع کرنے کے باوجود بھی وہ باز نہ آیا
تھا۔ اور پھر ایک دن وہ اچانک ہی اپنی
ڈگری کو نیچ میں چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا۔
اس نے کانٹکیٹ کرنے کی کوشش بھی کی
تھی مگر بے سود۔ اور پھر اسے کسی

اس نے کانٹکیٹ کرنے کی کوشش بھی کی
تھی مگر بے سود۔ اور پھر اسے کسی
دوست سے پتہ چلا تھا کہ وہ پاکستان
جاچکا۔ اسے بڑی حیرانی ہوئی تھی۔ کہ وہ
سب کچھ یوں اچانک چھوڑ کر کیوں چلا
گیا تھا۔ مانا وہ ایک امیر خاندان کا تھا مگر
اپنا کریئر نیچ میں چھوڑ کر کون جاتا ہے۔
پھر وہ فیملی کے ساتھ کئی بار پاکستان آیا
کبھی اس سے ملنے کا خیال ہی نہیں آیا۔

اپنا لریئر پیج میں پھوڑ کر لون جاتا ہے۔

پھر وہ فیملی کے ساتھ کئی بار پاکستان آیا

کبھی اس سے ملنے کا خیال ہی نہیں آیا۔

کیونکہ فاہم نے بھی کبھی پلٹ کر خبر نہ

لی تھی۔ پھر ایسے میں وہ کیا رابطہ رکھتا۔

مگر پھر بلاآخر آج سے چھ ماہ پہلے اسے

فاہم کے والد اور لیس صاحب کی کال

موصول ہوئی تھی۔ اور تقریباً اس ڈیڑھ دو

سال کے عرصے کے بعد فاہم کے بجائے

اس کے والدین کے ساتھ پاکستان آیا۔

فاہم کے والد اور یس صاحب لی کال
موصول ہوئی تھی۔ اور تقریباً اس ڈیڑھ دو
سال کے عرصے کے بعد فاہم کے بجائے
اسکے والد کا رابطہ کرنا اسے حیران کر گیا
تھا۔ مگر جو کہانی ان کے منہ سے سنی وہ
اسے چکرا کر رکھ گئی تھی۔ کہ کس طرح
وہ پاگل ہوتا پاکستان لوٹا تھا۔۔۔ کس طرح
انہوں نے اسے ری ہیپ منتقل کیا۔ کس
طرح وہ دوبارہ عبیر کو دیکھ کر پاگل ہوا

اسے والد کا رابطہ کرنا اسے حیران کر لیا
تھا۔ مگر جو کہانی ان کے منہ سے سنی وہ
اسے چکرا کر رکھ گئی تھی۔ کہ کس طرح
وہ پاگل ہوتا پاکستان لوٹا تھا۔۔۔ کس طرح
انہوں نے اسے ری ہیپ منتقل کیا۔ کس
طرح وہ دوبارہ عبیر کو دیکھ کر پاگل ہوا
اور اسے بلیک میل کیا۔۔۔ ابراہیم پر چوری
کا الزام اور دوبارہ پاگل پن کے
دورے۔۔۔!! اگر یہ کہانی وہ کسی اور سے
سننا شا۔۔۔ کبھی یقین نہ کرتا گا۔۔۔ کہانی

کا الزام اور دوبارہ پاگل پن کے
دورے۔۔!! اگر یہ کہانی وہ کسی اور سے
سنتا شاید کبھی یقین نہ کرتا مگر یہ کہانی
کسی اور نے نہیں بلکہ فاہم ادریس کے
باپ نے روتے ہوئے سنائی تھی۔ وہ تو
اصل اس کو انسیدٹینس پر حیران تھا کہ
فاہم ادریس ٹکرایا بھی تو کس سے تھا جو
عبیر کا ہی کزن تھا۔ فاہم کی حرکتیں سن
کر اسے طیش تو بہت آیا تھا مگر جب

کسی اور نے نہیں بلکہ فاہم اور یس کے
باپ نے روتے ہوئے سنائی تھی۔ وہ تو
اصل اس کو انسیدٹینس پر حیران تھا کہ
فاہم اور یس ٹکرایا بھی تو کس سے تھا جو
عبیر کا ہی کزن تھا۔ فاہم کی حرکتیں سن
کر اسے طیش تو بہت آیا تھا مگر جب
پاکستان آکر اسکی حالت دیکھی۔ وہ دنگ
ہی تو رہ گیا تھا۔ یہ ایک جوان شخص نہیں
بلکہ ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا جس کے اندر سے

بلکہ ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا جس کے اندر سے
خون کی ایک ایک بوند نشے نے چوس لی
تھی۔

"مجھے۔۔ ایک۔۔ ایک۔۔ بار۔۔ اس۔۔
سے۔۔ ملوا۔۔ دو۔۔" اسکے لبوں سے الفاظ
ٹوٹ کر نکلے تھے۔ اور آنکھوں سے نمکین
پانی نکلتا کنپٹیوں میں جذب ہو گیا۔

"مجھے۔۔ ایک۔۔ ایک۔۔ بار۔۔ اس۔۔
سے۔۔ ملوا۔۔ دو۔۔" اسکے لبوں سے الفاظ
ٹوٹ کر نکلے تھے۔ اور آنکھوں سے نمکین
پانی نکلتا کنپٹیوں میں جذب ہو گیا۔

"یہ ناممکن ہے۔۔ اتنا سب کرنے کے بعد
بھی کیسے ایکسیکٹ کر سکتے ہو تم۔۔ کہ وہ
تمہاری شکل بھی دیکھے گی اب۔۔؟" فاہم
نے کراہتے دانت بھینچ کر سانس کھینچی

چاہتے ہو۔۔ اتنی مشکلوں سے وہ سنبھلی
ہے۔۔ چھ ماہ۔۔ تم جانتے ہو چھ ماہ اس نے
اپنے شوہر کے بغیر میکے میں گزارے
ہیں۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔۔ اور اب
تم پھر اسکی خوشیاں بکھیرنا چاہتے ہو۔۔؟
کتنے خود غرض ہو تم آج بھی۔۔!! "فاہم
تکیے پر سر پٹختے مسلسل نفی میں سر ہلا رہا
تھا۔ دوائیوں کی بو سے بھرے کمرے میں
اب اسکی گھٹی گھٹی سسکیاں گونج رہیں

م پھر اسکی خوشیاں بھیرنا چاہتے ہو۔۔؟
کتنے خود غرض ہو تم آج بھی۔۔!!" فاهم
تکیے پر سر پٹختہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہا
تھا۔ دوائیوں کی بو سے بھرے کمرے میں
اب اسکی گھٹی گھٹی سسکیاں گونج رہیں
تھیں۔ ارسل لب بھینچتا ایک رنج بھری
نگاہ اس پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا تھا۔
وہ اس شخص کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔

تھا۔ دوائیوں کی بو سے بھرے لمبرے میں
اب اسکی گھٹی گھٹی سسکیاں گونج رہیں
تھیں۔ ارسل لب بھینچتا ایک رنج بھری
نگاہ اس پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا تھا۔
وہ اس شخص کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔

"کب سے کال کر رہا ہوں۔۔ تم مجھ سے
زیادہ تو سارا دن میں ماثرہ سے بات

"کب سے کال کر رہا ہوں۔۔ تم مجھ سے
زیادہ تو سارا دن میں مائرہ سے بات
کر لیتی ہو۔۔" اسکی جھنجھلاہٹ بھری آواز
پر عبیر نے موبائل کان سے ہٹاتے
گھورا۔۔

"اس بیچاری سے آپ بات کرنے کب
دیتے ہیں۔۔ ہم ابھی باتیں شروع ہی
کرتے ہیں کہ آپ آجاتے ہیں۔۔"

"اس بیچاری سے آپ بات کرنے کب
دیتے ہیں۔۔ ہم ابھی باتیں شروع ہی
کرتے ہیں کہ آپ آجاتے ہیں۔۔"

"تو یہ اتنی دیر سے کس سے بات کر رہی
تھیں پھر۔۔؟"

"ابھی تو ارسل سے کر رہی تھی۔۔ ہفتے کو
واپس جارہے ہیں یہ لوگ۔۔"

"تو یہ اتنی دیر سے کس سے بات کر رہی
تھیں پھر۔۔؟"

"ابھی تو ارسل سے کر رہی تھی۔۔ ہفتے کو
واپس جارہے ہیں یہ لوگ۔۔"

"اچھا۔۔!! تو یہ کر کیا رہا تھا یہاں اسے
تو بہت پہلے چلے جانا چاہیے تھا۔۔" اسکی
پتی پتی آواز پر عبیر کے لبوں پر مسکراہٹ
بکھر گئی۔ وہ حانتی تھی ابراہیم کو اللہ واسطے

"ابھی تو ارسل سے کر رہی تھی۔۔ ہفتے کو
واپس جارہے ہیں یہ لوگ۔۔"

"اچھا۔۔!! تو یہ کر کیا رہا تھا یہاں اسے
تو بہت پہلے چلے جانا چاہیے تھا۔۔" اسکی
پتی پتی آواز پر عبیر کے لبوں پر مسکراہٹ
بکھر گئی۔ وہ جانتی تھی ابراہیم کو اللہ واسطے
کا بیر تھا اس بیچارے سے۔۔

بھرنے لگی۔ وہ جانتی تھی ابراہیم کو اللہ واسطے
کا بیر تھا اس بیچارے سے۔۔

"شادی کرنا چاہتا ہے کہہ رہا ہے لڑکی
ڈھونڈو میرے لیے۔۔"

"تو تم نے ڈھیکہ اٹھایا ہوا ہے جو اس
کے لیے لڑکی ڈھونڈو گی۔۔ اس سے بولو
خود ڈھونڈے۔۔" اس نے پیزا کا تیسرا
سلائس اٹھاتے ابراہیم کی جلی کٹی سنی

"شادی کرنا چاہتا ہے کہہ رہا ہے لڑکی
ڈھونڈو میرے لیے۔۔"

"تو تم نے ڈھیکہ اٹھایا ہوا ہے جو اس
کے لیے لڑکی ڈھونڈو گی۔۔ اس سے بولو
خود ڈھونڈے۔۔" اس نے پیزا کا تیسرا
سلائس اٹھاتے ابراہیم کی جلی کٹی سنی
تھی۔

"ایک تو آپ یہ نہیں کہہ سکتے تھے

"ایک تو آپ پتہ نہیں کیوں اسکے پیچھے
پڑے رہتے ہیں۔۔ میں سوچ رہی ہوں ہم
ماہم کے لیے اگر۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں اسے میں نے اسامہ
کے لیے سوچا ہوا ہے۔۔ اور تم زیادہ
طرفداری مت کرو اسکی۔۔!!" عبیر اپنی
جگہ اچھل پڑی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں اسے میں نے اسامہ
کے لیے سوچا ہوا ہے۔۔ اور تم زیادہ
طرفداری مت کرو اسکی۔!!" عبیر اپنی
جگہ اچھل پڑی تھی۔

"کیا۔۔ کیا کہا آپ نے ابھی
ابھی۔۔!!" اسکی شک سے پر آواز پر
دوسری سمت بیٹھا ابراہیم مسکرا دیا۔ وہ
جانتا تھا یہ شک کس بات پر طاری ہوا

"کیا۔۔ کیا کہا آپ نے ابھی
ابھی۔۔!!" اسکی شک سے پر آواز پر
دوسری سمت بیٹھا ابراہیم مسکرا دیا۔ وہ
جانتا تھا یہ شک کس بات پر طاری ہوا
تھا۔ "ماہم اور اسامہ۔۔!!"

"کیوں تمہیں اعتراض ہے کوئی۔۔؟"

"مجھے بھلا کیوں اعتراض ہوگا دونوں ہی
میرے بڑے ہیں۔۔"

"کیوں تمہیں اعتراض ہے کوئی۔۔؟"

"مجھے بھلا کیوں اعتراض ہوگا دونوں ہی
میرے بڑی ہیں۔۔"

"اچھا۔۔!!! سب تمہارے بڑی ہیں بس
مجھے ہی سائیڈ لائن کیا ہوا ہے۔۔"

"ہاں بس آپ کے شکوے ہی ختم نہیں
ہوں گے۔۔"

"کہہ تو ایسے رہی ہو جیسے روز بڑے
اظہارِ محبت کرتی ہو۔"

"افف اللہ یہ لڑکا۔۔ بات کو کہاں سے
کہاں لے گئے میں ماہم اور اسامہ کی بات
کر رہی تھی۔۔"

"اور میں تمہاری۔۔! خوب سمجھتا ہوں
سب اور ابھی کسی سے کچھ کہنے کا

"افف اللہ یہ لڑکا۔۔ بات کو کہاں سے
کہاں لے گئے میں ماہم اور اسامہ کی بات
کر رہی تھی۔۔"

"اور میں تمہاری۔۔! خوب سمجھتا ہوں
سب۔۔ اور ہاں ابھی کسی سے کچھ کہنے کی
ضرورت نہیں۔۔ کچھ وقت گزرنے دو
اسامہ بھی تھوڑا پیروں پر کھڑا
ہو جائے۔۔"

ضرورت نہیں۔۔ کچھ وقت لڑنے دو
اسامہ بھی تھوڑا پیروں پر کھڑا
ہو جائے۔۔"

"لیکن ہم منگنی تو کر سکتے ہیں نا۔۔؟" اس کے
پیٹ میں تو ہول اٹھنے لگے۔ وہ کیسے چھپا
سکتی تھی ماؤرہ سے یہ بات۔۔؟

"فلحال رہنے دو۔۔ مجھے یہ بتاؤ اس وقت
کھا کیا رہی ہو۔۔؟" اس کے تفتیش بھرے

"لیکن ہم منگنی تو کر سکتے ہیں نا۔۔؟" اس کے
پیٹ میں تو ہول اٹھنے لگے۔ وہ کیسے چھپا
سکتی تھی مارہ سے یہ بات۔۔؟

"فلحال رہنے دو۔۔ مجھے یہ بتاؤ اس وقت
کھا کیا رہی ہو۔۔؟" اس کے تفتیش بھرے
انداز پر عبیر نے بے اختیار سر پیٹا۔

"کھا نہیں رہی کھا رہی تھی۔۔ اسامہ سے

منگنی ہو گئی۔۔"

"فلحال رہنے دو۔۔ مجھے یہ بتاؤ اس وقت
کھا کیا رہی ہو۔۔؟" اس کے تفتیش بھرے
انداز پر عبیر نے بے اختیار سر پیٹا۔

"کھا نہیں رہی کھا رہی تھی۔۔ اسامہ سے
پیزا منگوا یا تھا۔۔"

"کھاتے ہی مت سونا میں تمہیں پہلے ہی
بتا رہا ہوں۔۔ پھر طبیعت خراب ہوتی
ے۔۔"

"کھا نہیں رہی کھا رہی تھی۔۔ اسامہ سے
پیزا منگوایا تھا۔۔"

"کھاتے ہی مت سونا میں تمہیں پہلے ہی
بتا رہا ہوں۔۔ پھر طبیعت خراب ہوتی
ہے۔۔"

"اوکے بوس اور کچھ۔۔؟" اسکے چھیڑتے
انداز پر وہ گہری سانس بھر گیا۔

"کھاتے ہی مت سونا میں تمہیں پہلے ہی
بتا رہا ہوں۔۔ پھر طبیعت خراب ہوتی
ہے۔۔"

"اوکے بوس اور کچھ۔۔؟" اسکے چھیڑتے
انداز پر وہ گہری سانس بھر گیا۔

"بہت کچھ۔۔ کمرے میں اکیلا لیٹا ہوں۔۔
شدت سے یاد آرہی ہے تمہاری۔۔" اسکے
گھٹتے ہوئے لہجے پر وہ نے

"بہت کچھ۔۔ کمرے میں اکیلا لیٹا ہوں۔۔
شدت سے یاد آرہی ہے تمہاری۔۔" اس کے
گھمبیر برقرار لہجے پر عبیر بیڈ کے سرہانے
سے ٹیک لگا گئی۔ لبوں پر دلکش مسکراہٹ
تھی۔ وہ کیا بتاتی اسے کہ وہ اس سے
کہیں زیادہ بے صبری سے اس کے لوٹنے
کا انتظار کر رہی تھی۔ "یہ ایک دن اور
کیسے گزارنا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں
جانم۔۔ اتنا عادی کر چکی ہو مجھے اپنا کہ خود

سے ٹیک لگا کئی۔ لبوں پر دلش مسکراہٹ
تھی۔ وہ کیا بتاتی اسے کہ وہ اس سے
کہیں زیادہ بے صبری سے اس کے لوٹنے
کا انتظار کر رہی تھی۔ "یہ ایک دن اور
کیسے گزارنا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں
جانم۔ اتنا عادی کر چکی ہو مجھے اپنا کہ خود
سے بیزاری ہو رہی ہے۔ اس وقت تم
سامنے ہوتیں تو بتاتا کیا حال ہو رہا ہے
تمہارے بغیر۔" اسکا جذبات سے بھاری

لیسے لزارنا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں
جانم۔۔ اتنا عادی کر چکی ہو مجھے اپنا کہ خود
سے بیزاری ہو رہی ہے۔۔ اس وقت تم
سامنے ہوتیں تو بتاتا کیا حال ہو رہا ہے
تمہارے بغیر۔۔ "اسکا جذبات سے بھاری
ہوتا لہجہ عبیر کے لبوں پر قفل چڑھا گیا
تھا۔ وہ آج بھی اظہار کے معاملے میں
کوری تھی۔ اپنے جذبات کا اظہار کرنا ہی
نہیں آتا تھا۔

دوس-اے جذبات کا اہلکار رہا میں
نہیں آتا تھا۔

"سے یو لو می۔۔!!" اسکی فرمائش پر عبیر
کی پٹ سے آنکھیں کھلیں۔۔

"واٹ۔۔؟"

"میں نے کہا آئی لو یو کہو مجھے۔۔!!"

"لیں میں کیوں کہوں زبردستی۔۔؟"

"میں نے کہا آئی لو یو کہو مجھے۔۔!!"

"لیں میں کیوں کہوں زبردستی۔۔؟"

"ہاں زبردستی۔۔! ایک تو تمہارے کہنے
پر یہاں آیا ہوا ہوں اور تم اتنا نہیں کہہ
سکتیں۔۔" اسکے دھونس بھرے لہجے پر
عبیر کا منہ کھل گیا۔ مگر پھر آنکھوں میں
شرارت چمک اٹھی۔

اپنے دانتوں تلے اسکا نام پیس
گیا۔ "عبیر۔۔۔۔۔!!!!" عبیر کھلکھلا کر ہنس
پڑی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا یہ ابراہیم کی
دکھتی رگ تھی۔

"تڑپا لو مجھے۔۔ دیکھنا وقت آنے پر سارے
بدلے لوں گا۔ اور تمہیں کوئی جائے فرار
نہیں ملے گی۔" اسکی بے بس سرگوشی پر
وہ مسکراتی بیڈ شیٹ پر انگلیاں پھیرنے
لگا۔

"تڑپا لو مجھے۔۔ دیکھنا وقت آنے پر سارے
بدلے لوں گا۔ اور تمہیں کوئی جائے فرار
نہیں ملے گی۔" اسکی بے بس سرگوشی پر
وہ مسکراتی بیڈ شیٹ پر انگلیاں پھیرنے
لگے۔ پھر نجانے کتنی دیر تک وہ دونوں
باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اسے نیند
نے آلیا۔ دوسری جانب بیٹھا ابراہیم جس
کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی فون
کان سے لگایا اسکی گہری ہوتی سانسوں کی

وہ مسکراتی بیڈ شیٹ پر انگلیاں پھیرنے
لگے۔ پھر نجانے کتنی دیر تک وہ دونوں
باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اسے نیند
نے آلیا۔ دوسری جانب بیٹھا ابراہیم جس
کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی فون
کان سے لگایا اسکی گہری ہوتی سانسوں کی
آواز سنتا مسکرا دیا تھا۔

شام کے پانچ بج رہے جب اسکی فلائٹ
اسلام آباد سے کراچی پہنچی تھی۔ اسے آج
رات کو واپس آنا تھا مگر وہ کام ختم ہوتے
ہی بنا وقت ضائع کیے چلا آیا تھا۔ لگیج
ہاتھ میں لیے ایگزیٹ کی سمت بڑھتے
اسکے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ تھی۔ وہ
پہلے ہی عبیر کا حیران چہرہ ایکیجن کرتا
مسکرا رہا تھا۔ ایک الگ ہی اکسائیٹمینٹ
تھی، گزشتہ دن کسی خاص کام کے

پہلے ہی عبیر کا حیران چہرہ ایمیجن کرتا
مسکرا رہا تھا۔ ایک الگ ہی اکسائیٹمینٹ
تھی۔ گزشتہ دو ماہ کسی خواب کے سے
گزرے تھے۔ مگر وہ پچھلے تین دن سے
اس سے دور تھا لہذا یہ دوری اس کے
اندر اور تڑپ پیدا کر گئی تھی۔

ایئرپورٹ سے باہر آکر وہ ابھی کیب میں
بیٹھا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا تھا

ایئرپورٹ سے باہر آکر وہ ابھی کیب میں
بیٹھا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا تھا
کوٹ کی پاکٹ سے موبائل نکالا۔ مگر جس
نمبر سے کال آرہی تھی اسے ایک پل
کے لیے ٹھٹھکا گئی تھی۔

"ہیلو اسلام وعلیکم۔!!" اسکے سلام کے
باوجود دوسری جانب چند لمحے خاموشی رہی
تھی۔ مگر پھر ایک تھکان زدہ آواز ابھری
تھی

ایئرپورٹ سے باہر آکر وہ ابھی کیب میں
بیٹھا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا تھا
کوٹ کی پاکٹ سے موبائل نکالا۔ مگر جس
نمبر سے کال آرہی تھی اسے ایک پل
کے لیے ٹھٹھکا گئی تھی۔

"ہیلو اسلام وعلیکم۔!!" اسکے سلام کے
باوجود دوسری جانب چند لمحے خاموشی رہی
تھی۔ مگر پھر ایک تھکان زدہ آواز ابھری
تھی

"ہیلو اسلام وعلیکم۔۔!!" اسکے سلام کے
باوجود دوسری جانب چند لمحے خاموشی رہی
تھی۔ مگر پھر ایک تھکان زدہ آواز ابھری
تھی۔

"وعلیکم اسلام۔۔! ابراہیم میں ادریس
رحمان بات کر رہا ہوں۔۔"

"سر میں آپ کو پہچان چکا ہوں۔۔!" اس

"وعلیکم اسلام۔۔! ابراہیم میں اور میں
رحمان بات کر رہا ہوں۔۔"

"سر میں آپ کو پہچان چکا ہوں۔۔!" اس
نے سپاٹ لہجے میں انہیں جواب دیا تھا۔
دوسری جانب گہری سانس بھری گئی
تھی۔

"ہمم۔۔۔ صحیح۔۔۔ کیسے ہو۔۔؟" ابراہیم کے

"ہم۔۔۔ صحیح۔۔۔ کیسے ہو۔۔۔؟" ابراہیم کے
اعصاب یکدم ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ اس کے بوس
تھے اس کے استاد زندگی کے پانچ سال اس
نے انہیں دیے تھے۔ اور انہوں نے ہمیشہ
ایک بیٹے ایک دوست کی طرح اسے سراہا
تھا بہت کچھ سکھایا بھی تھا۔ مگر ان کے
بیٹے نے آکر سب کچھ ختم کر دیا تھا۔ وہ
ان کی نظر میں ملازم کا ملازم ہی رہ گیا
تھا۔

تھا بہت کچھ سکھایا بھی تھا۔ مگر ان کے
بیٹے نے آکر سب کچھ ختم کر دیا تھا۔ وہ
ان کی نظر میں ملازم کا ملازم ہی رہ گیا
تھا۔

"ٹھیک ہوں سر۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔؟"

"میں۔۔؟ کیا تم مجھ سے۔۔ ملنے آ سکتے ہو

بیٹا۔۔؟" ابراہیم نے ان کے لہجے میں

موجہ و خواریت بخوبی محسوس کی تھی۔

"ٹھیک ہوں سر۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔؟"

"میں۔۔؟ کیا تم مجھ سے۔۔ ملنے آ سکتے ہو

بیٹا۔۔؟" ابراہیم نے ان کے لہجے میں
موجود درخواست بخوبی محسوس کی تھی۔ اور
عجیب الجھن میں پڑ گیا۔ اسے ماضی کے
کسی بھی ایسے کردار سے تعلق نہیں رکھنا
تھا جو پھر سے پرانے باب کھول دیتا۔ مگر
دوسری جانب بیٹھا شخص اپنے ذلیل بیٹے

"ٹھیک ہوں سر۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔؟"

"میں۔۔؟ کیا تم مجھ سے۔۔ ملنے آ سکتے ہو

بیٹا۔۔؟" ابراہیم نے ان کے لہجے میں
موجود درخواست بخوبی محسوس کی تھی۔ اور
عجیب الجھن میں پڑ گیا۔ اسے ماضی کے
کسی بھی ایسے کردار سے تعلق نہیں رکھنا
تھا جو پھر سے پرانے باب کھول دیتا۔ مگر
دوسری جانب بیٹھا شخص اپنے ذلیل بیٹے
کے ساتھ کتنے کچھ کر سکتا تھا۔

موجود درخواست بھوبی حسوس لی سگی۔ اور
عجیب الجھن میں پڑ گیا۔ اسے ماضی کے
کسی بھی ایسے کردار سے تعلق نہیں رکھنا
تھا جو پھر سے پرانے باب کھول دیتا۔ مگر
دوسری جانب بیٹھا شخص اپنے ذلیل بیٹے
کی حرکتوں کے باوجود بھی اپنی اہمیت نہ
کھو سکا تھا۔

"کیوں نہیں سر۔۔۔ بتائیں کب آنا

سر۔۔۔؟"

تھا جو پھر سے پرانے باب ھول دیتا۔ مگر
دوسری جانب بیٹھا شخص اپنے ذلیل بیٹے
کی حرکتوں کے باوجود بھی اپنی اہمیت نہ
کھو سکا تھا۔

"کیوں نہیں سر۔۔۔ بتائیں کب آنا
ہے۔۔۔؟"

"ابھی۔۔۔ ابھی آ جاؤ۔۔۔!"

"یوں ہیں سر۔۔۔ بتائیں لب انا
ہے۔۔۔؟"

"ابھی۔۔۔ ابھی آ جاؤ۔۔۔!"

"ابھی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ میں۔۔۔ میں ایڈریس ٹیکسٹ کر رہا
ہوں۔۔۔!" اور پھر رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔
ابراہیم ابھی اس اچانک کال اور انکے لہجے

"ہاں۔۔ میں۔۔ میں ایڈریس ٹیکسٹ کر رہا
ہوں۔۔!" اور پھر رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔
ابراہیم ابھی اس اچانک کال اور انکے لہجے
کے اتار چڑھاؤ کے بارے میں سوچ ہی
رہا تھا۔ جب اسکے موبائل پر میسج کی بیپ
ہوئی تھی۔ اس نے ادریس صاحب کی
جانب سے آئے میسج پر کلک کیا۔ مگر ایک
پل کے لیے فریز ہو تھا جہاں ایک قبرستان
کا پتہ درج تھا۔!!

ہاں۔۔۔ میں۔۔۔ میں ایدر میں یہاں۔۔۔
ہوں۔۔۔!" اور پھر رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔
ابراہیم ابھی اس اچانک کال اور انکے لہجے
کے اتار چڑھاؤ کے بارے میں سوچ ہی
رہا تھا۔ جب اسکے موبائل پر میسج کی بیپ
ہوئی تھی۔ اس نے ادریس صاحب کی
جانب سے آئے میسج پر کلک کیا۔ مگر ایک
پل کے لیے فریز ہو تھا جہاں ایک قبرستان
کا پتہ درج تھا۔!!

آخری قسط (حصہ ب)

سارے در کھلتے گئے، ایک درِ عِشق کے بعد

میں وہ میں ہی نہ رہا پھر اثرِ عِشق کے بعد

ایک قطرہ ہوا کرتا تھا، سمندر ہوں میں

سفرِ عِشق سے پہلے سفرِ عِشق کے بعد

سَفَرِ عِشْق سے پہلے سَفَرِ عِشْق کے بَعْد

قَدَر کرنا ہو تو کر لو کہ یہی آخری ہے

کوئی آئے گا نہ اِس دَرِ بَدَرِ عِشْق کے بَعْد

حَدِّتِ رُوح نے پایا نہ کبھی سایہ فَلَکِن

کوئی پیڑ اتنا گھنا پھر شَجَرِ عِشْق کے بَعْد

کوئی آئے گا نہ اس در بدرِ عشق کے بعد

حدتِ رُوح نے پایا نہ کبھی سایہ فِکْر

کوئی پیڑ اتنا گھنا پھر شجرِ عشق کے بعد

تُم یہ سمجھو گے ابھی نقطہ آغاز پہ ہوں

مُجھ کو دیکھو کبھی آ کر سفرِ عشق کے بعد

کوئی پیڑ اتنا گھنا پھر شجرِ عشق کے بعد

تُم یہ سمجھو گے ابھی نقطہ آغاز پہ ہوں

مجھ کو دیکھو کبھی آ کر سفرِ عشق کے بعد

ہر قدم لگتا تھا ضامن یہی منزل ہے مری

رگزر ڈھونڈتا کیا رگزرِ عشق کے بعد

مُجھ کو دیکھو کبھی آ کر سَفَرِ عِشْق کے بَعْد

ہر قَدَم لگتا تھا ضامنِ یہی منزل ہے مری

رہگزر ڈھونڈتا کیا رہگزرِ عِشْق کے بَعْد

"تین سال بعد"

اس نے پنچوں کے بل اونچا ہوتے ڈور

بٹا لگھلا تا کہ

اس نے پنچوں کے بل اونچا ہوتے ڈور
ہینڈل گھومایا تھا۔ اور اندر کمرے میں
جھانک کر دیکھا۔ جہاں نیم اندھیرا چھایا
تھا۔ دروازہ پورا وا کرتا اندر داخل ہوا
تھا۔ اور سیدھا بیڈ کی سمت بڑھ گیا۔

"باجن۔۔!!" بیڈ پر اوندھے سوئے
پڑے ابراہیم پر چڑھتا جھنجھوڑنے لگا۔

جھانک کر دیکھا۔ جہاں یم اندھیرا چھایا
تھا۔ دروازہ پورا وا کرتا اندر داخل ہوا
تھا۔ اور سیدھا بیڈ کی سمت بڑھ گیا۔

"باجن۔۔!!" بیڈ پر اونڈھے سوئے
پڑے ابراہیم پر چڑھتا جھنجھوڑنے لگا۔
مگر پھر جلدی سے اپنے ننھے گلابی ہاتھ
لبوں پر رکھے تھے۔

"باجن۔۔!!" بیڈ پر اونڈھے سوئے
پڑے ابراہیم پر چڑھتا جھنجھوڑنے لگا۔
مگر پھر جلدی سے اپنے ننھے گلابی ہاتھ
لبوں پر رکھے تھے۔

"نئی سوری۔۔ باجن نہیں۔۔ بابا۔۔! بابا
اُتیں۔۔۔۔!!"

"بابا۔۔۔۔!!!"

"باجن۔۔!!" بیڈ پر اونڈھے سوئے
پڑے ابراہیم پر چڑھتا جھنجھوڑنے لگا۔
مگر پھر جلدی سے اپنے ننھے گلابی ہاتھ
لبوں پر رکھے تھے۔

"نئی سوری۔۔ باجن نہیں۔۔ بابا۔۔! بابا
اُتیں۔۔۔۔!!"

"بابا۔۔۔۔!!!"

"نئی سوری۔۔ باجن نہیں۔۔ بابا۔۔! بابا
اُتیں۔۔۔۔!!"

"بابا۔۔۔۔!!!"

"تنگ نہیں کرو زین۔۔!!" خمار آلود
آواز میں بڑبڑاتا تکیہ اٹھا کر منہ پر رکھ
گیا۔

"بابا۔۔۔۔۔!!!"

"تنگ نہیں کرو زین۔۔!!" خمار آلود
آواز میں بڑبڑاتا تکیہ اٹھا کر منہ پر رکھ
گیا۔

"مے تنگ نہیں کر رہا با۔۔بابا۔۔!!"
اتیں۔۔تاچو دولا بن دے۔۔!!" زین
نے اس بار طاقت لگا کر تکیہ گھسیٹنا

مے سنت میں سر رہا با۔۔۔ بابا۔۔۔!!
اتیں۔۔۔ تاچو دولا بن دے۔۔۔!! "زین
نے اس بار طاقت لگا کر تکیہ گھسیٹنا
چاہا تھا۔

"سونے دو یار۔۔۔"

"آپ کے لے تھے مائیم کا دولا میں
ہوں۔۔۔ مجھے بی بنائیں دولا۔۔۔"

مے سنت میں سر رہا با۔۔۔ بابا۔۔۔!!
اتیں۔۔۔ تاچو دولا بن دے۔۔۔!! "زین
نے اس بار طاقت لگا کر تکیہ گھسیٹنا
چاہا تھا۔

"سونے دو یار۔۔۔"

"آپ کے لے تھے مائیم کا دولا میں
ہوں۔۔۔ مجھے بی بنائیں دولا۔۔۔"

"سونے دو یار۔۔"

"آپ کے لے تھے مائِم کا دولا میں
ہوں۔۔ مجھے بی بنائیں دولا۔۔"

بابا۔۔!! "بلا آخر اس نے دانت پیسے
طاقت لگا کر تکیہ گھسیٹ لیا تھا۔ ابراہیم
نے سر اٹھاتے سرخ ڈوروں بھری
آنکھوں سے اپنے تین سال فتنے کو
کس کس کا نہیں

ہاتھ لگا کر میرے سینے پر آیا تھا۔ ابراہیم

نے سر اٹھاتے سرخ ڈوروں بھری
آنکھوں سے اپنے تین سال فتنے کو
دیکھا۔ جو کسی کا نہیں سب سے زیادہ
اسی کی نیند کا دشمن تھا۔ جب بھی وہ
کہیں سے لوٹتا تھا۔ وہ کسی پروانے کی
طرح باپ کے ارد گرد منڈلانے لگتا۔
اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ ایک ہفتے
بعد آج صبح کی فلائٹ سے لندن سے

نے سر اٹھاتے سرخ ڈوروں بھری
آنکھوں سے اپنے تین سال فتنے کو
دیکھا۔ جو کسی کا نہیں سب سے زیادہ
اسی کی نیند کا دشمن تھا۔ جب بھی وہ
کہیں سے لوٹتا تھا۔ وہ کسی پروانے کی
طرح باپ کے ارد گرد منڈلانے لگتا۔
اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ ایک ہفتے
بعد آج صبح کی فلائٹ سے لندن سے

دیکھا۔ جو لسی کا نہیں سب سے زیادہ
اسی کی نیند کا دشمن تھا۔ جب بھی وہ
کہیں سے لوٹتا تھا۔ وہ کسی پروانے کی
طرح باپ کے ارد گرد منڈلانے لگتا۔
اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ ایک ہفتے
بعد آج صبح کی فلائٹ سے لندن سے
کراچی پہنچا تھا۔ اتنی لمبی تھکا دینے والی
فلائٹ کے بعد اسے لمبی نیند کی

بعد آج صبح کی فلائٹ سے لندن سے
کراچی پہنچا تھا۔ اتنی لمبی تھکا دینے والی
فلائٹ کے بعد اسے لمبی نیند کی
ضرورت تھی۔ مگر اسکا بیٹا اسکی آدھی
نیند کے بعد ہی آدھمکا تھا۔

"میں نے کب کہا آپ ماہم کے دلہا
ہو۔۔؟" بیٹے کو گھورتا آخر کار نیم دراز

ملاقات کے بعد اسے اس کی ضرورت تھی۔ مگر اسکا بیٹا اسکی آدھی نیند کے بعد ہی آدھمکا تھا۔

"میں نے کب کہا آپ ماہم کے دلہا ہو۔۔؟" بیٹے کو گھورتا آخر کار نیم دراز ہو گیا۔ نیند اب تو اسے نصیب ہونی نہیں تھی۔ اس لیے بیٹے کے مسائل سننا لازم و ملزوم ہو چکا تھا۔

موت کے بعد اسے میں یاد میں
ضرورت تھی۔ مگر اسکا بیٹا اسکی آدھی
نیند کے بعد ہی آدھمکا تھا۔

"میں نے کب کہا آپ ماہم کے دلہا
ہو۔۔؟" بیٹے کو گھورتا آخر کار نیم دراز
ہو گیا۔ نیند اب تو اسے نصیب ہونی
نہیں تھی۔ اس لیے بیٹے کے مسائل
سننا لازم و ملزوم ہو چکا تھا۔

ہو لیا۔ مینڈ اب لو اسے نصیب ہوئی
نہیں تھی۔ اس لیے بیٹے کے مسائل
سننا لازم و ملزوم ہو چکا تھا۔

"آپ نے کاتا۔" زین نے تیزی سے
گردن اثبات میں ہلائی تھی۔۔ "جب
آپ مجھے روم میں یاں
سے۔۔" گردن گھماتے دروازے کی
سمت اشارہ کیا۔۔ "یاں سے آنے نہیں

"آپ نے کاتا۔۔" زین نے تیزی سے
گردن اثبات میں ہلائی تھی۔۔ "جب
آپ مجھے روم میں یاں
سے۔۔" گردن گھماتے دروازے کی
سمت اشارہ کیا۔۔ "یاں سے آنے نہیں
دے رہے تے اول ماما کو تیش (ٹیز)
کلے تے۔۔!" ابراہیم نے اسے فوراً پکڑ
کر قریب کیا۔

سمت اشارہ کیا۔۔ "یاں سے آنے نہیں
دے رے تے اول ماما کو تیش (ٹیز)
کلے تے۔۔!" ابراہیم نے اسے فوراً پکڑ
کر قریب کیا۔

"شش۔۔ میں نے کب کیا
ٹیز۔۔؟" زین اسکی گرفت سے نکلا۔

"شش۔۔ میں نے کب کیا
ٹیز۔۔؟" زین اسکی گرفت سے نکلا۔

"کیا تا باجن۔۔!!" اس نے گردن
اثبات میں ہلاتے خود کو گھورتے باپ
کو گھورا۔ "آپ نے کاتا میں بی اپنی
دولن کے پاش جاؤں۔۔"

"تو اس میں احی کی لہر کا نیک کا

"کیا تا باجن۔۔!!" اس نے گردن
اثبات میں ہلاتے خود کو گھورتے باپ
کو گھورا۔ "آپ نے کاتا میں بی اپنی
دولن کے پاش جاؤں۔۔"

"تو اس میں چاچو کی دلہن کا ذکر کہا
سے آیا۔۔؟"

"آیا تا۔۔ میں نے کا مائم کے پاش آپ

دولن کے پاس جاؤں۔۔"

"تو اس میں چاچو کی دلہن کا ذکر کہا
سے آیا۔۔؟"

"آیا تا۔۔ میں نے کا مائٹم کے پاس آپ
نے آں کا تا۔۔! اول۔۔ اول پھل
آپ ماما تو لوم میں۔۔"

اے میں میں۔۔ یاد آیا

مجھے۔۔ "ابراہیم نے اسکے جملہ مکمل
ہونے سے پہلے ہی لبوں پر انگلی رکھ
دی۔۔" اور کسی کے سامنے تو نہیں کہا
نا۔؟ میں نے بتایا بھی تھا ماما بابا کا
سیکریٹ ہوتا ہے"

"کشی کو نئی بتاتا با۔۔ بابا بش دادو
تو۔۔!!" ہونٹوں کو اندر کی طرف بند

نا۔؟ میں نے بتایا بھی تھا ماما بابا کا
سیکریٹ ہوتا ہے"

"کشی کو نئی بتاتا با۔ بابا بش دادو
تو۔!!" ہونٹوں کو اندر کی طرف بند
کیا تھا جیسے راز بھی اندر دب گیا ہو۔
جبکہ ابراہیم نے ماتھا پیٹ لیا۔

"یا گل آدمی۔۔ اب ماہم کہاں سے تھے

"کشی کو نئی بتاتا با۔۔ بابا بش دادو
تو۔۔!!" ہونٹوں کو اندر کی طرف بند
کیا تھا جیسے راز بھی اندر دب گیا ہو۔
جبکہ ابراہیم نے ماتھا پیٹ لیا۔

"پاگل آدمی۔۔ اب ماہم کہاں سے تجھے
دلہا بنائے گی۔۔ سیکریٹس ہی رکھنے
نہیں آتے۔۔" زین نے انتہائی خفگی

"پاگل آدمی۔۔ اب ماہم کہاں سے تجھے
دلہا بنائے گی۔۔ سیکریٹس ہی رکھنے
نہیں آتے۔۔" زین نے انتہائی خفگی
بھری نگاہ باپ پر ڈالی تھی۔ اور بیڈ پر
کھڑا ہو گیا۔

"ماما بی آپ کی دولن نسئیں آئیں۔۔! وہ
میلی ہیں بش۔۔!" اتنا کہتا بیڈ سے اتر

میلی ہیں بش۔۔!" اتنا کہتا بیڈ سے اتر
تھا اور ناراضی کا اظہار کرتا واک آؤٹ
کر گیا۔

"ہاہ۔۔ بیٹا اسے مجھ سے چھیننے والا کوئی
پیدا نہیں ہوا۔" سائیڈ میں پڑی ٹی
شرٹ اٹھا کر پہنتا خود بھی کمرے سے
باہر نکل گیا تھا۔

آج اسامہ اور ماہم کا نکاح تھا۔ ایک
سال پہلے تمام بڑوں کی رضامندی کے
بعد انکی بات پکی کر دی گئی تھی۔ عبیر
اور زینب اپنی اولادوں کو آسیہ بیگم پر
چھوڑیں دوپہر سے پارلر نکلی ہوئیں
تھیں۔ اربا بھی ان میں شامل تھی۔ شام
کے سات بج رہے تھے۔ سفید سنگِ
مرمر کے طویل کوریڈور سے گزرتا

چھوڑیں دوپہر سے پار لرنگی ہوئیں
تھیں۔ اربا بھی ان میں شامل تھی۔ شام
کے سات بج رہے تھے۔ سفید سنگِ
مرمر کے طویل کوریڈور سے گزرتا
گراؤنڈ فلور پر جاتی سیڑھیوں کی سمت
بڑھ گیا۔ یہ ایک گراؤنڈ پلس ون
انتہائی خوبصورت اور پر آسائش بنگلہ
تھا۔ جسے ابراہیم نے مسلسل انتھک

انتہائی خوبصورت اور پر آسائش بنگلہ
تھا۔ جسے ابراہیم نے مسلسل انتھک
محنت اور جدوجہد کے بعد آج سے
آٹھ ماہ قبل خریدا تھا۔ اللہ نے اسے
ہزاروں نعمتوں سے نوازا تھا۔ اسے
سپورٹ کرنے والی فیملی اور محبت
کرنے والی بیوی دی تھی۔ اسے اولاد
سے نوازا تھا۔ اور پھر دولت دے کر

کرنے والی بیوی دی تھی۔ اسے اولاد
سے نوازا تھا۔ اور پھر دولت دے کر
اسکی آزمائش بھی لے رہا تھا۔ جو کمپنی
اس نے پچاس ملازمین سے شروع کی
تھی آج وہاں پانچ ہزار ملازمین کام
کر رہے تھے۔ زندگی کے تین سالوں
میں بہت سے اتار چڑھاؤ آئے تھے۔
بہت بار دھکے بھی لگے تھے۔ ایک

بہت بار دھکے بھی لگے تھے۔ ایک
وقت تو ایسا آگیا تھا کہ ابراہیم جنید کو
فیکٹری کا خرچ نکالنا مشکل لگنے لگا
تھا۔ کئی لوگ پیسہ کھا کر بیٹھ گئے
تھے۔ نئی بھرتیوں نے غبن کرنا شروع
کر دیا تھا۔ مگر ایک چیز تھی جس پر وہ
ثابت قدم رہا۔ اور وہ تھا صبر اور
حوصلہ۔۔ مگر اس دیوار کو اگر کسی نے

حوصلہ۔۔ مگر اس دیوار کو اگر کسی نے
کھڑا رکھا تھا تو اللہ کے بعد اسکی ماں
اور بیوی تھیں۔ ایک نے اسے حوصلہ
دیا تھا تو دوسری اسکی ہمت بنی تھی۔
زین کی صورت اسے ایک ننھا کھلونا
دیا تھا۔ جو ان کی زندگیوں میں ایک
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح آیا
تھا۔ یدائش سے چند گھنٹے پہلے ہی بلا

سزا رہا تھا تو اللہ نے بعد اسی ماں
اور بیوی تھیں۔ ایک نے اسے حوصلہ
دیا تھا تو دوسری اسکی ہمت بنی تھی۔
زین کی صورت اسے ایک ننھا کھلونا
دیا تھا۔ جو ان کی زندگیوں میں ایک
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح آیا
تھا۔ پیدائش سے چند گھنٹے پہلے ہی بلا
شریکت غیر کروڑوں کی جائیداد کا

اکھوتا بالک بون دکا تھا جس خود اسکا اپنا

زین کی صورت اسے ایک ننھا کھلونا
دیا تھا۔ جو ان کی زندگیوں میں ایک
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح آیا
تھا۔ پیدائش سے چند گھنٹے پہلے ہی بلا
شریکت غیر کروڑوں کی جائیداد کا
اکلوتا مالک بن چکا تھا۔ جب خود اسکا اپنا
باپ اسٹرگل کر رہا تھا۔ اور وہ سونے کا
چمچہ لے کر پیدا ہوا تھا۔

تھا۔ پیدائش سے چند کھٹے پہلے ہی بلا
شریکت غیر کروڑوں کی جائیداد کا
اکلوتا مالک بن چکا تھا۔ جب خود اسکا اپنا
باپ اسٹرگل کر رہا تھا۔ اور وہ سونے کا
چمچہ لے کر پیدا ہوا تھا۔

"کب آرہی ہے آپکی بہو۔۔ معلوم
کیا۔۔؟" نیچے آیا تو آسیہ بیگم ملازمین
سے مٹھا سوا، مہو، اور دوسری اشیاء

باپ اسٹر گل کر رہا تھا۔ اور وہ سونے کا
چمچہ لے کر پیدا ہوا تھا۔

"کب آرہی ہے آپکی بہو۔۔ معلوم
کیا۔۔؟" نیچے آیا تو آسیہ بیگم ملازمین
سے مٹھائیوں، میوں اور دوسری اشیاء
کے ٹوکریں پر رکھوا رہیں تھیں۔

گاتھمہ

سے مٹھائیوں، میوں اور دوسری اشیاء
کے ٹوکریں ٹیبل پر رکھوا رہیں تھیں۔

"اگر تمہیں سونے سے فرصت ملے تو
خبر ہو وہ آچکی ہے۔۔ اسامہ کے کمرے
میں ہیں سب۔۔ اسکینہ یہ ٹوکرا ہٹوا دو
یہاں سے ورنہ گر جائے گا۔" مصروف
انداز میں بیٹے کو جواب دیتے سکینہ
سے مخاطب ہوئیں۔ جسے اب بہو اور

یہاں سے ورنہ لرجائے گا۔" مصروف
انداز میں بیٹے کو جواب دیتے سکینہ
سے مخاطب ہوئیں۔ جسے اب بہو اور
بیٹے کے ساتھ مستقل طور پر یہیں رکھ
لیا تھا۔ بیٹا ڈرائیور کی جاب کرتا تھا۔
جبکہ بہو اور سکینہ کچن میں مدد دیتیں
تھیں۔

اراہیم فوراً حلقہ سے اٹھا تھا۔ اور اسامہ

یہ تھا۔ بیٹا درایور کی جانب رہا تھا۔
جبکہ بہو اور سکینہ کچن میں مدد دیتیں
تھیں۔

ابراہیم فوراً جگہ سے اٹھا تھا۔ اور اسامہ
کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ کمرے
کے باہر سے ہی اسکی بہنوں اور عبیر
کی آوازیں آرہی تھیں۔ یقیناً اسامہ کو
تنگ ہی کر رہی تھیں۔ مگر اپنے بیٹے کی

ابراہیم فوراً جگہ سے اٹھا تھا۔ اور اسامہ
کے کمرے کی طرف چل پڑا۔ کمرے
کے باہر سے ہی اسکی بہنوں اور عبیر
کی آوازیں آرہی تھیں۔ یقیناً اسامہ کو
تنگ ہی کر رہی تھیں۔ مگر اپنے بیٹے کی
آواز پر اسکے لبوں پر دلکش مسکراہٹ
بکھر گئی تھی۔

نک ہی کر رہی ہیں۔ مگر اپنے بیٹے کی
آواز پر اسکے لبوں پر دلکش مسکراہٹ
بکھر گئی تھی۔

"اما میلی بی دولن۔۔!!"

"ہاں میری جان آپکی دلہن ہی لینے
جارہے ہیں۔۔"

"آپ کی ساری دنیا ہے۔"

"ماما میلی بی دولن۔۔!!"

"ہاں میری جان آپکی دلہن ہی لینے
جارہے ہیں۔۔"

"آپ اسے ہی لے جاؤ مجھ سے زیادہ
اسکی دلہن لانے کی تیاری ہو رہی
ہے۔۔" ابراہیم نے کمرے کا ادھ کھلا
دروازہ وا کرتے اسامہ کی زیچ ہوتی

"آپ اسے ہی لے جاؤ مجھ سے زیادہ
اسکی دلہن لانے کی تیاری ہو رہی
ہے۔۔" ابراہیم نے کمرے کا ادھ کھلا
دروازہ وا کرتے اسامہ کی زیچ ہوتی
آواز سنی تھی۔ اور باقی سب کا قہقہہ۔۔!
جبکہ اپنا ضبط کر گیا تھا۔

"تم تو ویسے بھی نکاح سے بھاگ رہے

ہے۔۔"ابراہیم نے لرے کا ادھ لہلا
دروازہ وا کرتے اسامہ کی زیچ ہوتی
آواز سنی تھی۔ اور باقی سب کا قہقہہ۔۔!
جبکہ اپنا ضبط کر گیا تھا۔

"تم تو ویسے بھی نکاح سے بھاگ رہے
ہو۔۔ ہم زین کی دلہن ہی لے آئیں
گے۔۔" اس نے اندر داخل ہوتے
چھوٹے بھائی کی ٹانگ کھینچی تھی۔ نگاہ

"تم تو ویسے بھی نکاح سے بھاگ رہے
ہو۔۔ ہم زین کی دلہن ہی لے آئیں
گے۔۔" اس نے اندر داخل ہوتے
چھوٹے بھائی کی ٹانگ کھینچی تھی۔ نگاہ
سیدھی بال لوز کرل کیے کریم اور
گولڈن غرارے میں ملبوس اپنی جانب
سے پشت کیے اپنی بیگم پر جا ٹھہری۔
جو اس وقت زین کو گود میں لیے

لندن سڑارے میں مبوں اپنی جانب
سے پشت کیے اپنی بیگم پر جا ٹھہری۔
جو اس وقت زین کو گود میں لیے
کھڑی تھی۔ جبکہ اسکی آواز پر وہ تینوں
ہی پلٹی تھیں۔

"بھاجن یہ نکاح سے اسلیے انکار کر رہا
ہے تاکہ ہم ڈائریکٹ بارات لے کر
جائیں۔۔" زینب نے اسامہ کو چھیڑا جو

ہی پلیٹی تھیں۔

"بھاجن یہ نکاح سے اسلیے انکار کر رہا
ہے تاکہ ہم ڈائریکٹ بارات لے کر
جائیں۔" زینب نے اسامہ کو چھیڑا جو
یکدم جھینپ گیا تھا۔

"افسوس اب دیر ہو چکی۔ بیٹا رخصتی تو

ہوں۔۔ میں آپ سے بے اے
دلکش چہرے پر گہری نظر ڈالتا بھائی
سے مخاطب ہوا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا بھاجن۔۔
آپی جھوٹ بول رہی ہیں۔۔" وہ بیچارہ
خوامخواہ گرڑ بڑا گیا۔

"ہاں یہ تمہیں نکاح کے بعد پتہ چلے
ٹ

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا بھاجن۔۔
آپی جھوٹ بول رہی ہیں۔۔" وہ بیچارہ
خوامخواہ گرڑ بڑا گیا۔

"ہاں یہ تمہیں نکاح کے بعد پتہ چلے
گا بیٹا۔۔ کوئی تو نکاح کر کے بڑے ٹشن
میں پھر رہے تھے۔۔ مگر پھر اچانک
رخصتی کے لیے جھوٹ تک بولنے پر

"ہاں یہ تمہیں نکاح کے بعد پتہ چلے
گا بیٹا۔ کوئی تو نکاح کر کے بڑے ٹشن
میں پھر رہے تھے۔ مگر پھر اچانک
رخصتی کے لیے جھوٹ تک بولنے پر
اتر آئے تھے۔" عبیر کا اشارہ کس
طرف تھا یہ سبھی سمجھ گئے تھے۔ اور
سب کے لبوں پر ایک بار پھر ہنسی
پھوٹ پڑی تھی۔

سب نے بھول پر ایک بار پھر سی
پھوٹ پڑی تھی۔

"تمہیں اُس وقت اسی طرح اپنے قبضے
میں کیا جاسکتا تھا بس۔۔!" اسے بازو
سے پکڑتے یکدم اپنی سمت کیا تھا۔
عبیر کا حیرت سے منہ کھل گیا جبکہ
زین کی تیوری پر بل پڑھ گئے تھے۔

ہیں اس وقت اس سرس آپے ہے

میں کیا جاسکتا تھا بس۔۔!" اسے بازو
سے پکڑتے یکدم اپنی سمت کیا تھا۔
عبیر کا حیرت سے منہ کھل گیا جبکہ
زین کی تیوری پر بل پڑھ گئے تھے۔

"باجن۔۔ نئی کلیں ماما کو

تنگ۔۔!!" اسامہ نے قہقہہ لگاتے فوراً
زین کو عبیر کی گود سے لیا تھا۔ اب

زین کی سیوری پر بل پڑھ لئے تھے۔

"باجن۔۔ نئی کلیں ماما کو

تنگ۔۔!!" اسامہ نے قہقہہ لگاتے فوراً

زین کو عبیر کی گود سے لیا تھا۔ اب

دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے کو گھور

رہے تھے۔

"دلہن ہے یہ میری۔۔ آیا بڑا باپ کو

رہے تھے۔

"دلہن ہے یہ میری۔۔ آیا بڑا باپ کو
باجن کہنے والا۔۔!" عبیر نے مسکراہٹ
ضبط کرتے اپنا بازو چھڑانا چاہا تھا۔ مگر
وہ فلحال ایسے کسی موڈ میں نہ تھا۔

"ماما آپ میلی ہیں نا۔۔؟" زین نے

میں نے اس کا ہاتھ دھو کر رکھا۔

ہونٹ لٹکاتے فوراً ماں کی جانب
دیکھا۔

"ہاں میرا بیٹا میں آپکی ہوں۔۔ اور یہ
بھاجن نہیں بابا ہیں آپ کے۔۔" عبیر
اسے سمجھاتی خواخواہ ہی نجل ہوئی
تھی۔ کیونکہ زین نے جب سے بولنا
شروع کیا تھا ابراہیم کو بابا کی جگہ
بھاجن ہی کہتا تھا۔ قصور اس معصوم کا

شروع کیا تھا ابراہیم کو بابا کی جگہ
بھاجن ہی کہتا تھا۔ قصور اس معصوم کا
بھی نہیں تھا۔ کیونکہ گھر میں اسامہ اور
ارہا سے بھاجن کا لفظ ہی سنتا تھا۔ پھر
بھی عبیر مسلسل اسکی تصحیح کرانے میں
لگی رہتی تھی۔

"تم لوگ کب تک باتوں میں لگے
رہو گے۔؟ ابراہیم تم تیار تک نہیں

بھی نہیں تھا۔ لیونلہ لھر میں اسامہ اور
ارہا سے بھاجن کا لفظ ہی سنتا تھا۔ پھر
بھی عبیر مسلسل اسکی تصحیح کرانے میں
لگی رہتی تھی۔

"تم لوگ کب تک باتوں میں لگے
رہو گے۔۔؟ ابراہیم تم تیار تک نہیں
ہوئے۔۔ آخر کب نکلیں گے
ہم۔۔۔" ارمنہ کو گود میں لے آسہ

"تم لوگ کب تک باتوں میں لگے
رہو گے۔۔؟ ابراہیم تم تیار تک نہیں
ہوئے۔۔ آخر کب نکلیں گے

ہم۔۔۔" رونا کو گود میں لیے آئیہ
بیگم بھی چلی آئیں تھیں۔ اور ابراہیم کو
اسی طرح کھڑا دیکھ ٹو کے بنا نہ رہ
سکیں۔

"آئیہ! سو کو وقت ملے تو مجھ بھی

"آپکی بہو کو وقت ملے تو وہ مجھے بھی
میرے کپڑے نکال کر دے۔۔"

"تمہارے کپڑے پر لیس ہو چکے ہیں۔۔
اب وہ زین کو تیار کرے گی یا
تمہیں۔۔؟" ان کے آڑے ہاتھ لینے پر
ابراہیم نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

"اک تو آ رہا ہے ہمیشہ اس کی سائٹ

"ایک تو آپ ہمیشہ اسی کی سائیڈ
لیں۔۔ تم کھڑی کیا ہو چلو۔۔" اس نے
جھنجھلا کر مزے سے مسکراتی عبیر کو
باہر چلنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے زین کو ریڈی کرنا ہے۔۔" ایک
بار پھر اسکی گرفت سے اپنی گولڈن
چوڑیوں بھری کلائی نکالنی چاہی۔

"مجھے زین کو ریڈی کرنا ہے۔۔" ایک
بار پھر اسکی گرفت سے اپنی گولڈن
چوڑیوں بھری کلائی نکالنی چاہی۔

"میں تیار کردوں گی زین کو۔۔" زینب
کے کہنے پر ابراہیم مزید کچھ کہنے کا
موقعہ دیے بغیر اسے لیے باہر نکلتا
اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔

میں تیار مردوں کی رین ہو۔۔۔ رینب
کے کہنے پر ابراہیم مزید کچھ کہنے کا
موقعہ دیے بغیر اسے لیے باہر نکلتا
اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔

"ہو کیا گیا ہے آپکو۔۔۔ اس طرح سب
کے سامنے سے گھسیٹ

لائے۔۔۔" دوسرے ہاتھ سے گھیردار
غرارہ پکڑتے اسے شرمندہ کرنے کی

"ہو کیا گیا ہے آپکو۔۔ اس طرح سب
کے سامنے سے گھسیٹ

"تو تمہیں خود خیال ہونا چاہیے۔۔ ایک ہفتے بعد شوہر گھر آیا ہے یہ نہیں

عزراہ پڑے اسے سر منہ لڑے کی
ناکام سی کوشش کی تھی۔

"تو تمہیں خود خیال ہونا چاہیے۔۔ ایک
ہفتے بعد شوہر گھر آیا ہے یہ نہیں
سب سے پہلے اسکے پاس آتیں۔۔ سب
کی سب اپنے چہیتے کے پاس چلی
گئیں۔۔" کمرے کا دروازہ کھولتا اسے
لیے اندر داخل ہو گیا۔ ان کا کمرہ ابراہیم

ہفتے بعد شوہر گھر آیا ہے یہ نہیں
سب سے پہلے اسکے پاس آتیں۔۔ سب
کی سب اپنے چہیتے کے پاس چلی
گئیں۔۔ "کمرے کا دروازہ کھولتا اسے
لیے اندر داخل ہو گیا۔ ان کا کمر ابراہیم
نے خود ڈیزائن کروایا تھا جس کی بلیک
اینڈ وائٹ تھیم تھی۔

لیے اندر داخل ہو گیا۔ ان کا کمر ابراہیم
نے خود ڈیزائن کروایا تھا جس کی بلیک
اینڈ وائٹ تھیم تھی۔

"تو آج اسکا اسپیشل ڈے ہے
نا۔" اسکی شکایت پر عبیر قریب ہوتی
اسکی ٹی شرٹ کے پیٹرن پر ہاتھ
پھیرتی دھیرے سے منمنائی تھی۔ ورنہ

"لو آج اسکا اٹیل ڈے ہے

نا۔" اسکی شکایت پر عبیر قریب ہوتی

اسکی ٹی شرٹ کے پیٹرن پر ہاتھ

پھیرتی دھیرے سے منمنائی تھی۔ ورنہ

کیا گزرے پورے ہفتے میں اس نے

مس نہیں کیا تھا اسے۔۔؟ ابراہیم فوراً

اسکے گرد حصار باندھ گیا۔

"اتنی حسین لگ رہی ہو۔۔ میرا تو ہر

لیا لرزے پورے ہلنے میں اس نے
مس نہیں کیا تھا اسے۔۔؟ ابراہیم فوراً
اسکے گرد حصار باندھ گیا۔

"اتنی حسین لگ رہی ہو۔۔ میرا تو ہر
ڈے اسپیشل ہوتا ہے۔۔" مخمور لہجے
میں کہتا فاصلے سمیٹ گیا۔ مگر اسکی
بڑھتی پیش رفت دیکھ عبیر تڑپ کر
دور ہوئی تھی۔

میں ہمارے سامنے بیٹھ گیا۔ مبرا
بڑھتی پیش رفت دیکھ عبیر تڑپ کر
دور ہوئی تھی۔

"دور رہیں۔ اتنی محنت سے گھنٹوں کمر
تڑوا کر میک اپ کروا کر آئی
ہوں۔۔" ابراہیم نے جواباً اسے گھورا
تھا۔ "تو یہ میری ذمہ داری ہے۔۔؟
میں نے کہا تھا۔۔؟"

تڑوا کر میک اپ کروا کر آئی
ہوں۔۔ "ابراہیم نے جواباً اسے گھورا
تھا۔ "تو یہ میری ذمہ داری ہے۔۔؟
میں نے کہا تھا۔۔؟"

"مجھے نہیں معلوم جا کر ریڈی ہوں۔۔
مائرہ اور زوہیب کی کالز آنا شروع
ہو چکی ہیں۔۔ "اسکی پہنچ سے دور ہوتی

میں نے کہا تھا۔۔؟"

"مجھے نہیں معلوم جا کر ریڈی ہوں۔۔

مارہ اور زوہیب کی کالز آنا شروع

ہو چکی ہیں۔۔" اسکی پہنچ سے دور ہوتی

ڈریسنگ ٹیبل کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم

اسے خشمگین نگاہوں سے دیکھ ہی رہا

تھا کہ اسی پل اسکا موبائل بجا اٹھا۔

ہو چکی ہیں۔۔ "اسکی پیچ سے دور ہونی
ڈریسنگ ٹیبل کی سمت بڑھ گئی۔ ابراہیم
اسے خشمگین نگاہوں سے دیکھ ہی رہا
تھا کہ اسی پل اسکا موبائل بجا اٹھا۔
عبیر نے پلٹ کر اسے اور پھر خفگی
سے موبائل کو دیکھا۔

"اب آپ اس میں گھنٹوں مت لگ

جائے گا۔"

"اب آپ اس میں لھٹوں مت لک
جائیے گا۔"

"نہیں تم بس میک اپ کی پرواہ
کرو۔" تپے ہوئے انداز میں کہتا
موبائل کی سمت بڑھ گیا۔ مگر موبائل
پر آتی کال نے اسے ایک پل کے لیے
صرف ایک پل کے لیے ٹھہرایا تھا۔ مگر
اگلے پل کال ریسو کرتا کمرے سے

موبائل کی سمت بڑھ گیا۔ مگر موبائل
پر آتی کال نے اسے ایک پل کے لیے
صرف ایک پل کے لیے ٹھہرایا تھا۔ مگر
اگلے پل کال ریسو کرتا کمرے سے
ملحقہ اسٹڈی کی سمت بڑھ گیا۔

"تین سال قبل۔۔"

ایئرپورٹ سے وہ سیدھا کیب کے
ذریعے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچا تھا۔ جو
کہ ایک قبرستان کا پتہ تھا۔ وہ کیب
ڈرائیور کو رکنے کا کہتا اندر کی سمت
بڑھ گیا۔ یہ ایک کراچی کے پوش
علاقے کا قبرستان تھا۔ اس نے قبروں
کے درمیان سے گزرتے موبائل نکال
کر ادریس صاحب کو کال لگائی تھی۔
جس پر پہلے ہی ہیلو کر لیا گیا تھا

علاقے کا قبرستان تھا۔ اس نے قبروں
کے درمیان سے گزرتے موبائل نکال
کر ادریس صاحب کو کال لگائی تھی۔
جسے پہلی ہی بیل پر ریسو کر لیا گیا تھا۔

"میں پہنچ گیا ہوں سر۔۔ آپ کہاں
ہیں۔۔؟"

"سر، سر گھبراؤ، رختہ جو نظر آ رہا

"میں پہنچ گیا ہوں سر۔۔ آپ کہاں
ہیں۔۔؟"

"سب سے گھنا درخت جو نظر آرہا
ہے اسکے پاس آجاؤ۔۔ میں وہیں
ہوں۔۔" انکی ہدایت پر وہ ارد گرد دیکھتا
کول ڈسکنیکٹ کر گیا۔ انکی یہاں موجودگی
اور پھر اسے یہاں بلانا اسکی سمجھ سے

ہوں۔۔۔ اس ہدایت پر وہ ارد گرد دیکھا
کول ڈسکنیکٹ کر گیا۔ انکی یہاں موجودگی
اور پھر اسے یہاں بلانا اسکی سمجھ سے
باہر تھا۔ بلاآخر وہ اس گھنے درخت کے
پاس پہنچ گیا تھا جس کی وہ بات
کر رہے تھے۔

"سر۔۔؟" انہیں کسی کچی قبر کے پاس
بیٹھا دیکھ وہ حیرت زدہ ہوتا نزدیک چلا

باہر تھا۔ بلا کر وہ اس سے درخت لے
پاس پہنچ گیا تھا جس کی وہ بات
کر رہے تھے۔

"سر۔۔؟" انہیں کسی کچی قبر کے پاس
بیٹھا دیکھ وہ حیرت زدہ ہوتا نزدیک چلا
آیا۔ اور یس صاحب نے گردن موڑتے
اسے دیکھا تھا۔ اور ابراہیم کا دل جیسے
مٹھی میں جکڑ گیا۔ یہ شخص ایک دھڑ

"سر۔۔؟" انہیں کسی چچی فبر کے پاس
بیٹھا دیکھ وہ حیرت زدہ ہوتا نزدیک چلا
آیا۔ اور یس صاحب نے گردن موڑتے
اسے دیکھا تھا۔ اور ابراہیم کا دل جیسے
مٹھی میں جکڑ گیا۔ یہ شخص ایک دھڑ
عمر ہٹا کٹا انسان تھا ابھی نو دس ماہ
پہلے ہی تو دیکھا تھا اس شخص کو۔ مگر
اس وقت وہ اپنی عمر سے بیس سال

اے دیکھا تھا۔ اور ابراہیم کا دس سال
مٹھی میں جکڑ گیا۔ یہ شخص ایک دھڑ
عمر ہٹا کٹا انسان تھا ابھی نو دس ماہ
پہلے ہی تو دیکھا تھا اس شخص کو۔ مگر
اس وقت وہ اپنی عمر سے بیس سال
بوڑھا معلوم ہو رہا تھا۔

"سر آپ۔۔۔ ٹھیک تو ہیں۔۔؟ اور۔۔
یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟" اس نے

اس وقت وہ اپنی عمر سے بیس سال
بوڑھا معلوم ہو رہا تھا۔

"سر آپ۔۔۔ ٹھیک تو ہیں۔۔؟ اور۔۔

یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟" اس نے
پریشان کن لہجے میں پوچھا تھا۔ جس پر
وہ دھیرے سے ہنس دیے۔۔ کیسی بنجر

ہنسی تھی۔۔۔! ابراہیم کے اندر بڑی

عجب سی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟" اس نے
پریشان کن لہجے میں پوچھا تھا۔ جس پر
وہ دھیرے سے ہنس دیے۔۔ کیسی بنجر
ہنسی تھی۔۔! ابراہیم کے اندر بڑی
عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

"جس کی زندگی کی تمام پونجی اسکے
سامنے چھ فٹ زمین کے اندر اتار دی
شہنشاہ

ہنسی تھی۔۔۔! ابراہیم کے اندر بڑی
عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

"جس کی زندگی کی تمام پونجی اسکے
سامنے چھ فٹ زمین کے اندر اتار دی
جائے۔۔۔ وہ شخص اور کہاں
ہوگا۔۔۔؟" عجیب بے بس لہجے میں
بولتے ایک بار پھر ہنس پڑے تھے۔

یہ سن کر ہنسنا بند کر دیا۔

"جس کی زندگی کی تمام پوچھی اسکے
سامنے چھ فٹ زمین کے اندر اتار دی
جائے۔۔ وہ شخص اور کہاں

ہوگا۔۔؟" عجیب بے بس لہجے میں
بولتے ایک بار پھر ہنس پڑے تھے۔
ابراہیم نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا۔
اسے سمجھ نہ آیا تھا وہ کیا کہہ رہے
تھے۔ وہ جانتا تھا فاہم ان کی اکلوتی

"جس کی زندگی کی تمام پوچھی اسکے
سامنے چھ فٹ زمین کے اندر اتار دی
جائے۔۔۔ وہ شخص اور کہاں

ہوگا۔۔؟" عجیب بے بس لہجے میں
بولتے ایک بار پھر ہنس پڑے تھے۔
ابراہیم نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا۔
اسے سمجھ نہ آیا تھا وہ کیا کہہ رہے
تھے۔ وہ جانتا تھا فاہم ان کی اکلوتی

ہوگا۔۔؟" عجیب بے بس ہجے میں
بولتے ایک بار پھر ہنس پڑے تھے۔
ابراہیم نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا۔
اسے سمجھ نہ آیا تھا وہ کیا کہہ رہے
تھے۔ وہ جانتا تھا فہم ان کی اکلوتی
اولاد تھا اور اس وقت طبیعت خرابی کی
وجہ سے ایک بار پھر ری ہیپ منتقل
ہو چکا تھا۔ اسکی ذہنی حالت کے سبب

ہوگا۔۔؟" عجیب بے بس ہجے میں
بولتے ایک بار پھر ہنس پڑے تھے۔
ابراہیم نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا۔
اسے سمجھ نہ آیا تھا وہ کیا کہہ رہے
تھے۔ وہ جانتا تھا فہم ان کی اکلوتی
اولاد تھا اور اس وقت طبیعت خرابی کی
وجہ سے ایک بار پھر ری ہیپ منتقل
ہو چکا تھا۔ اسکی ذہنی حالت کے سبب

ابراہیم نے ماری سے ایسے دیکھا تھا۔
اسے سمجھ نہ آیا تھا وہ کیا کہہ رہے
تھے۔ وہ جانتا تھا فہم ان کی اکلوتی
اولاد تھا اور اس وقت طبیعت خرابی کی
وجہ سے ایک بار پھر ری ہیپ منتقل
ہو چکا تھا۔ اسکی ذہنی حالت کے سبب
اسے چند ماہ میں ہی جیل سے رہائی مل
گئی تھی ابراہیم کو یہ سب معلوم تھا۔

ادھر سے ادھر اس وقت بیٹے رہاں
وجہ سے ایک بار پھر ری ہیپ منتقل
ہو چکا تھا۔ اسکی ذہنی حالت کے سبب
اسے چند ماہ میں ہی جیل سے رہائی مل
گئی تھی ابراہیم کو یہ سب معلوم تھا۔

"کیا مطلب سر۔۔ آپ کس کی بات
کر رہے ہیں۔۔؟" اسکے سوال پر انہوں
نے جواب دینے کے بجائے نم آنکھوں

ادھر سے ادھر اس وقت بیٹے رہیں
وجہ سے ایک بار پھر ری ہیپ منتقل
ہو چکا تھا۔ اسکی ذہنی حالت کے سبب
اسے چند ماہ میں ہی جیل سے رہائی مل
گئی تھی ابراہیم کو یہ سب معلوم تھا۔

"کیا مطلب سر۔۔ آپ کس کی بات
کر رہے ہیں۔۔؟" اسکے سوال پر انہوں
نے جواب دینے کے بجائے نم آنکھوں

"کیا مطلب سر۔۔ آپ کس کی بات
کر رہے ہیں۔۔؟" اس کے سوال پر انہوں
نے جواب دینے کے بجائے نم آنکھوں
سے سامنے قبر پر لگے کتبے کو دیکھا
تھا۔ ابراہیم نے میکانیکی انداز میں انکی
نظروں کا تعاقب کیا۔ اور ایک پل
کے لیے اپنی جگہ فریز ہو گیا۔

فہم ادریس ولد ادریس رحمان

تاریخ پیدائش ۱۹۹۴ تا ۲۰۲۴

ابراہیم کتنی ہی دیر تک بے یقینی کے
عالم میں قبر پر لگے کتبے کو دیکھتا رہا۔
اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ وہ جنون
کی حد تک پاگل شخص لا حاصل کی چاہ
میں زندگی سے ہی ہار بیٹھا تھا۔!! کیا

لی حد تک پائل شخص لاجاصل کی چاہ
میں زندگی سے ہی ہار بیٹھا تھا۔!! کیا
ظلم کر گیا تھا وہ خود پر۔۔ اپنے باپ
پر۔! کیا ساری زندگی اسکے باپ نے
محبت سے اس لیے پالا تھا اسے کہ وہ
خود کو یوں فنا کر لیتا۔ یہ صلہ دیا تھا
اس شخص اس بوڑھے باپ کو۔؟ کیا
اس بوڑھے کا قبر میں دفن شخص پر
کے حتمی نتائج کا کیا

محبت سے اس لیے پالا تھا اسے کہ وہ
خود کو یوں فنا کر لیتا۔ یہ صلہ دیا تھا
اس شخص اس بوڑھے باپ کو۔؟ کیا
اس بوڑھے کا قبر میں دفن شخص پر
کوئی حق نہ تھا۔؟ مگر وہ کیا کہتا اور
اس شخص کو جس کا جنون اسکا خرد کھا
گیا تھا۔۔!

"یہ۔۔ یہ کیسے ہوا سر۔۔؟" ابراہیم
دو زانو ہوتا ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔
اسے اس پل اس شخص کے مرنے
سے زیادہ اس تنہا بوڑھے باپ کو دیکھ
کر رنج ہوا تھا۔ واقعی وہ شخص اپنی تمام
پونجی لٹا چکا تھا۔ آج خالی ہاتھ تھا وہ۔
اب کوئی غم اسے اس سے زیادہ
نہ نہند کہ کتا تھا آج غم ک

"یہ۔۔ یہ لیسے ہوا سر۔۔؟" ابراہیم
دو زانو ہوتا ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔
اسے اس پل اس شخص کے مرنے
سے زیادہ اس تنہا بوڑھے باپ کو دیکھ
کر رنج ہوا تھا۔ واقعی وہ شخص اپنی تمام
پونجی لٹا چکا تھا۔ آج خالی ہاتھ تھا وہ۔
اب کوئی غم اسے اس سے زیادہ
رنجیدہ نہیں کر سکتا تھا۔ آج وہ غم کی

سے زیادہ اس تنہا بوڑھے باپ کو دیکھ کر رنج ہوا تھا۔ واقعی وہ شخص اپنی تمام پونجی لٹا چکا تھا۔ آج خالی ہاتھ تھا وہ۔ اب کوئی غم اسے اس سے زیادہ رنجیدہ نہیں کر سکتا تھا۔ آج وہ غم کی انتہا پر تھا۔!

"کل۔۔ کل رات تک تو بہتری آگئی

تقریباً ۲۱، ۳۰، ۴۵، ۶۰، ۷۵، ۹۰، ۱۰۵، ۱۲۰، ۱۳۵، ۱۵۰، ۱۶۵، ۱۸۰، ۱۹۵، ۲۱۰، ۲۲۵، ۲۴۰، ۲۵۵، ۲۷۰، ۲۸۵، ۳۰۰، ۳۱۵، ۳۳۰، ۳۴۵، ۳۶۰

۔۔۔ اس دن کے وہ دن اس

تھی اس میں ابراہیم۔۔ اس اس نے

مجھ سے۔۔ مجھ سے بات بھی کی

تھی۔۔ مگر۔۔ مگر آج۔۔ آج صبح فجر

میں۔۔۔ وہ چپکے سے مجھے چھوڑ گیا

ابراہیم۔۔۔!! مجھے چھوڑ گیا وہ۔۔ میں

کیا کروں گا اب۔۔؟" اس کے سینے سے

لگتے وہ بچوں کی طرح رو پڑے۔" میں

کہا کروں اب۔۔ مجھے بتاؤ ابراہیم۔۔ میرا

لیا کروں گا اب۔۔۔ اے اے جیسے سے
لگتے وہ بچوں کی طرح رو پڑے۔" میں
کیا کروں اب۔۔۔ مجھے بتاؤ ابراہیم۔۔۔ میرا
دل پھٹ رہا ہے۔۔۔" پھٹ تو ابراہیم کا
دل بھی گیا تھا۔ ان کے گرد مضبوط
حصار باندھتا۔ اپنے حلق میں گھٹے سانس
کو بحال کرنے کی کوششوں میں تھا۔
اس شخص کا حال کسی کا بھی دل پھاڑ
سکتا تھا

اس شخص کا حال کسی کا بھی دل پھاڑ
سکتا تھا۔

"مجھے تنہا چھوڑ گیا وہ۔۔۔ اسے مجھ۔۔۔ مجھ
پر بھی ترس نہیں۔۔۔ آہ۔۔۔!!!" یکدم
ہی وہ کرا رہے تھے۔ بازو میں شدید
تکلیف اٹھی تھی۔ ابراہیم نے چونک کر
انہیں خود سے الگ کیا۔ جو اس وقت

تکلیف اٹھی تھی۔ ابراہیم نے چونک کر
انہیں خود سے الگ کیا۔ جو اس وقت
پسنے میں تر بہ تر بالکل پیلے پڑ چکے
تھے۔

"سر۔۔؟ سر آپ ٹھیک ہیں۔۔؟" ان
کے چہرے پر بڑے درد ناک تاثرات
تھے۔ اس نے ارد گرد دیکھتے ان کے

"سر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں
ہے۔۔ آپ چلیں میرے ساتھ۔۔" مگر
اسے ان میں چلنے کی طاقت نظر نہیں
آ رہی تھی۔ اس لیے اپنی باہوں میں اٹھاتا
تیز تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ
گیا۔ قبرستان سے نکلتے نکلتے انکی رنگت
مزید زرد ہو چکی تھی۔

"پچھ کا دروازہ کھولا"

ارہی تھی۔ ایسے اپنی باہوں میں اٹھا
تیز تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ
گیا۔ قبرستان سے نکلتے نکلتے انکی رنگت
مزید زرد ہو چکی تھی۔

"پچھے کا دروازہ کھولو۔۔۔"
جلدی۔۔۔! "کیب ڈرائیور جو اسی کے
انتظار میں کھڑا تھا پھرتی سے کار کا
پچھلا دروازہ کھول گیا تھا۔

"پیچھے کا دروازہ کھولو۔۔۔"

جلدی۔۔۔! "کیب ڈرائیور جو اسی کے
انتظار میں کھڑا تھا پھرتی سے کار کا
پچھلا دروازہ کھول گیا تھا۔

"ہاسپٹل چلو جلدی۔۔۔ سر کچھ نہیں
ہوگا آپکو۔۔۔ ہمت کریں۔۔۔!" اس نے
ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ وہ

"پیچھے کا دروازہ کھولو۔۔۔"

جلدی۔۔۔! "کیب ڈرائیور جو اسی کے
انتظار میں کھڑا تھا پھرتی سے کار کا
پچھلا دروازہ کھول گیا تھا۔

"ہاسپٹل چلو جلدی۔۔۔ سر کچھ نہیں
ہوگا آپکو۔۔۔ ہمت کریں۔۔۔! "اس نے
ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ وہ

"ہاسپٹل چلو جلدی۔۔۔ سر کچھ نہیں
ہوگا آپکو۔۔۔ ہمت کریں۔۔۔!" اس نے
ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ وہ
خود پسینہ پسینہ ہو چکا تھا۔

"میری۔۔۔ میری بات سنو
ابراہیم۔۔۔۔۔!!" اسکے ہاتھ پر خطرناک
حد تک گرفت مضبوط کرتے تکلیف

"میری۔۔۔ میری بات سنو
ابراہیم۔۔۔۔!!" اس کے ہاتھ پر خطرناک
حد تک گرفت مضبوط کرتے تکلیف
زدہ لہجے میں بولے تھے۔

"میں سن رہا ہوں سر۔۔!"

"میں۔۔ میں مانتا ہوں۔۔ میرے۔۔۔

گ

جلدی۔۔۔!"کیب ڈرائیور جو اسی کے
انتظار میں کھڑا تھا پھرتی سے کار کا
پچھلا دروازہ کھول گیا تھا۔

"ہاسپٹل چلو جلدی۔۔۔ سر کچھ نہیں
ہوگا آپکو۔۔۔ ہمت کریں۔۔۔!" اس نے
ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ وہ
خود پسینہ پسینہ ہو چکا تھا۔

ہوگا آپکو۔۔ ہمت کریں۔۔!" اس نے
ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔ وہ
خود پسینہ پسینہ ہو چکا تھا۔

"میری۔۔۔ میری بات سنو
ابراہیم۔۔۔!!" اسکے ہاتھ پر خطرناک
حد تک گرفت مضبوط کرتے تکلیف دہ
لہجے میں بولے تھے۔

میں۔۔ میں مانتا ہوں۔۔ میرے۔۔
میرے بیٹے نے بہت برا کیا۔۔ مگر۔۔
مگر معاف۔۔"

"سر وہ اپنے گناہوں کی سزا یہیں دنیا
میں کاٹ کر گیا ہے۔۔ آپ اسکی فکر
مت کریں۔۔ 'تیز چلاؤ۔۔!' انہیں

میں کاٹ کر گیا ہے۔۔ آپ اسکی فکر
مت کریں۔۔ 'تیز چلاؤ۔۔!' انہیں
تسلی دیتا کیب ڈرائیور پر چیخا تھا۔

"تم۔۔ تم۔۔ فاهم۔۔ کی طرح۔۔
میرے۔۔ میرے بیٹے ہو۔۔ مجھ۔۔ مجھے
بھی معاف کر دینا۔۔" اور یہ آخری
الفاظ تھے جو ان کے لبوں سے ادا

"م۔۔م۔۔ فام۔۔ کی طرح۔۔

میرے۔۔ میرے بیٹے ہو۔۔ مجھ۔۔ مجھے

بھی معاف کر دینا۔۔" اور یہ آخری

الفاظ تھے جو ان کے لبوں سے ادا

ہوئے تھے۔ اسکے بعد ان کی آنکھیں

بند ہو چکی تھیں۔ ابراہیم نے ہاسپٹل

پہنچ کر آنا فانا ایمر جنسی میں منتقل

کروایا تھا۔ مگر ادریس رحمان کی زندگی

کی ٹیٹن ٹیٹن چکی تھی۔ اس نے حال ہی

کی ڈور ٹوٹ چکی تھی۔ اپنے جوان بیٹے
کی موت کے ٹھیک تیرہ گھنٹے بعد وہ
بھی دنیا فانی سے کوچ کر گئے تھے۔

ابراہیم کے لیے ان کی موت ایک
بھیانک دھچکا ثابت ہوئی تھی۔ کتنے ہی
دن تک وہ ان کی موت کے صدمے
سے نہ نکل سکا تھا۔ مگر اس سے بڑا
دھچکا اسے ان کی موت کے ٹھیک

ابراہیم لے لیے ان کی موت ایل
بھیانک دھچکا ثابت ہوئی تھی۔ کتنے ہی
دن تک وہ ان کی موت کے صدمے
سے نہ نکل سکا تھا۔ مگر اس سے بڑا
دھچکا اسے ان کی موت کے ٹھیک
ایک ہفتے بعد لگا تھا۔ جب ادورس
صاحب کے وکیل نے اس پر آکر بم
گرایا تھا۔

دھچکا اسے ان کی موت کے ٹھیک
ایک ہفتے بعد لگا تھا۔ جب اوریس
صاحب کے وکیل نے اس پر آکر بم
گرایا تھا۔

"ہاؤ۔۔ ہاؤ از اٹ پوسیبیل۔۔؟" وہ پیپرز
پڑھتا جا رہا تھا۔ اور اسکی آنکھوں میں
تخیر پھیلتا جا رہا تھا۔

"ہاؤ۔۔ ہاؤ از اٹ پو سیبل۔۔؟" وہ پیپرز
پڑھتا جا رہا تھا۔ اور اسکی آنکھوں میں
تخیر پھیلتا جا رہا تھا۔

"یہی سچ ہے سر اور یس صاحب نے
فاہم صاحب کی موت کے ٹھیک دو
گھنٹے بعد ہی یہ ول تیار کروائی تھی۔۔
جس میں پراپرٹی کا پچیس فیصد فاہم

ہیں نہ ہے سر اور میں صاحب سے

فاہم صاحب کی موت کے ٹھیک دو
گھنٹے بعد ہی یہ ول تیار کروائی تھی۔۔

جس میں پراپرٹی کا پچیس فیصد فاہم
صاحب کے نام تھا اسے چیریٹی کر دیا
گیا ہے۔۔ جبکہ بچھتر فیصد سر آپکی
آنے والی اولاد کے نام کر گئے

ہیں۔۔ "اور پھر وکیل نے دو اور اینولبرز

اسے نکال کر دے تھے۔ ابراہیم نے

صاحب کے نام تھا اسے چیریٹی کر دیا
گیا ہے۔۔ جبکہ پچھتر فیصد سر آپکی
آنے والی اولاد کے نام کر گئے
ہیں۔۔ "اور پھر وکیل نے دو اور اینولبرز
اسے نکال کر دیے تھے۔ ابراہیم نے
خالی خالی نگاہوں سے ان خاکی لفافوں
کو دیکھا تھا۔ ایک پر اسکا نام لکھا تھا۔
دوسرے پر شاید کچھ نہ تھا یا اس نے

ہیں۔۔" اور پھر وکیل نے دو اور اینولبرز
اسے نکال کر دیے تھے۔ ابراہیم نے
خالی خالی نگاہوں سے ان خاکی لفافوں
کو دیکھا تھا۔ ایک پر اسکا نام لکھا تھا۔
دوسرے پر شاید کچھ نہ تھا یا اس نے
دیکھا ہی نہیں تھا کیونکہ اسکی نظر تو
اپنے نام پر ٹھہر چکی تھی۔ جو ادریس
صاحب کی رائٹنگ میں ہی لکھا تھا۔

دوسرے پر شاید کچھ نہ تھا یا اس نے
دیکھا ہی نہیں تھا کیونکہ اسکی نظر تو
اپنے نام پر ٹھہر چکی تھی۔ جو ادریس
صاحب کی رائٹنگ میں ہی لکھا تھا۔

'امیرے قابل بچے۔۔! یہ خط تمہیں
شاید اس وقت ملے جب میں یہاں
سے بہت دور جا چکا ہوں۔۔ یا اس دنیا
میں ہی نہ رہا۔۔ ابھی ابھی یہ خط

اپنے نام پر ہھر چلی گی۔ جو اور یس
صاحب کی رائٹنگ میں ہی لکھا تھا۔

'میرے قابل بچے۔۔! یہ خط تمہیں
شاید اس وقت ملے جب میں یہاں
سے بہت دور جاچکا ہوں۔۔ یا اس دنیا
میں ہی نہ رہوں۔۔ ابھی ابھی اپنے بیٹے
کو غسل دے کر آیا ہوں۔۔ میرا دل
غم سے بھٹ رہا ہے اراہیم۔۔! اس

سے بہت دور جا چکا ہوں۔۔۔ یا اس دنیا
میں ہی نہ رہوں۔۔۔ ابھی ابھی اپنے بیٹے
کو غسل دے کر آیا ہوں۔۔۔ میرا دل
غم سے پھٹ رہا ہے ابراہیم۔۔۔! اس
نے آنکھوں میں چمکتی نمی لیے نچلا
لب سختی سے دانتوں میں دبایا
تھا۔ 'موت کتنی بے رحم ہوتی ہے
ابراہیم یہ انسان پر آنے سے پہلے اسکے
اپنوں اسکے محنت کرنے والوں کو نہیں

لب سختی سے دانتوں میں دبایا
تھا۔ اموت کتنی بے رحم ہوتی ہے
ابراہیم یہ انسان پر آنے سے پہلے اسکے
اپنوں اسکے محبت کرنے والوں کو نہیں
دیکھتی۔۔ فاہم چلا گیا ہے۔۔ میں اکیلا
رہ گیا ہوں۔۔ یہ شان و شوکت یہ
عروج۔۔ یہ دولت سب بیکار ہیں
میرے لیے۔۔ مگر میرے دل میں

رہ گیا ہوں۔۔ یہ شان و شوکت یہ
عروج۔۔ یہ دولت سب بیکار ہیں
میرے لیے۔۔ مگر میرے دل میں
میرے بیٹے کے بعد کوئی تھا تو وہ
صرف تم ہو ابراہیم۔۔ میں نے ہمیشہ
تمہیں اپنا بیٹا سمجھا ہے میری غلطی کو
درگزر کر دینا جس کی وجہ سے تمہیں
مجھے چھوڑنا پڑا۔ اسی لیے اپنی تمام پونجی

میرے بیٹے کے بعد کوئی تھا تو وہ
صرف تم ہو ابراہیم۔۔ میں نے ہمیشہ
تمہیں اپنا بیٹا سمجھا ہے میری غلطی کو
درگزر کر دینا جس کی وجہ سے تمہیں
مجھے چھوڑنا پڑا۔ اسی لیے اپنی تمام پونجی
تمہارے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔۔
مجھے معلوم ہے تم بہت خوددار ہو کبھی
ایک پائی کو بھی ہاتھ نہیں لگاؤ گے۔۔

درگزر کردینا جس کی وجہ سے تمہیں
مجھے چھوڑنا پڑا۔ اسی لیے اپنی تمام پونجی
تمہارے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔۔

مجھے معلوم ہے تم بہت خوددار ہو کبھی
ایک پائی کو بھی ہاتھ نہیں لگاؤ گے۔۔
اسی لیے یہ دولت تمہاری آگے آنے
والی نسل کے نام کر کے جا رہا

ہوں۔۔ اس وقت وہ اس شدید غم

اسی لیے یہ دولت تمہاری آگے آنے
والی نسل کے نام کر کے جا رہا

ہوں۔۔ اس وقت وہ اس شدید غم
میں تھا کہ دوسرا لیٹر کھولنے یا دیکھنے
کی سکت ہی باقی نہ رہی تھی۔ وہ اسی
طرح ٹیبل پر پڑا تھا جو اس کے لیے
نہیں بلکہ عبیر جہانگیر کے لیے تھا۔!

میں تھا کہ دوسرا لیٹر کھولنے یا دیکھنے
کی سکت ہی باقی نہ رہی تھی۔ وہ اسی
طرح ٹیبل پر پڑا تھا جو اس کے لیے
نہیں بلکہ عبیر جہانگیر کے لیے تھا۔!

'حال'

نکاح کی تقریب کا اہتمام زوہیب نے
گھر کے گارڈن میں ہی کروایا تھا۔ جو
اس وقت سفید پھولوں اور گولڈن
لائٹس سے بڑی خوبصورتی سے سجا
تھا۔ نکاح کے بعد سفید اور سنہرے کام
سے سچی گھیردار فراک میں ملبوس ماہم
کو اسامہ کے پہلو میں لا کر بٹھایا گیا

یہ لباس

لائٹس سے بڑی خوبصورتی سے سجا
تھا۔ نکاح کے بعد سفید اور سنہرے کام
سے سچی گھیردار فراک میں ملبوس ماہم
کو اسامہ کے پہلو میں لا کر بٹھایا گیا
تھا۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے
جھجھکتے گریز کرتے مسکرا رہے تھے۔
دونوں ہی ایک دوسرے کو پالنے پر
شادماں تھے۔ عبیر اور مائرہ ہمیشہ کی

بجھکتے گریز کرتے مسکرا رہے تھے۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو پالنے پر

شادماں تھے۔ عبیر اور مائرہ ہمیشہ کی

طرح ہنستی کھلکھلاتیں ماہم اور اسامہ کو

تنگ کر رہیں تھیں۔ مگر زوہیب مائرہ کو

جو کہ پریگنینٹ تھی بار بار ٹوک رہا

تھا۔ اور مائرہ سرخ ہوتی اسے خاموش

ہونے کے اشارے کر رہی تھی۔

طرح، اسی سٹلا میں ماہم اور اسامہ کو
تنگ کر رہیں تھیں۔ مگر زوہیب ماہرہ کو
جو کہ پریگنٹ تھی بار بار ٹوک رہا
تھا۔ اور ماہرہ سرخ ہوتی اسے خاموش
ہونے کے اشارے کر رہی تھی۔

تمام مرد حضرات ایک ٹولی کی صورت
کونے کی ایک ٹیبل پر جمع باتوں میں
مصروف تھے۔ اسی طرح ایک ٹیبل گھر

طرح، اسی سٹلا میں ماہم اور اسامہ کو
تنگ کر رہیں تھیں۔ مگر زوہیب مائرہ کو
جو کہ پریگنینٹ تھی بار بار ٹوک رہا
تھا۔ اور مائرہ سرخ ہوتی اسے خاموش
ہونے کے اشارے کر رہی تھی۔

تمام مرد حضرات ایک ٹولی کی صورت
کونے کی ایک ٹیبل پر جمع باتوں میں
مصروف تھے۔ اسی طرح ایک ٹیبل گھر

ہونے کے اشارے کر رہی تھی۔

تمام مرد حضرات ایک ٹولی کی صورت
کونے کی ایک ٹیبل پر جمع باتوں میں
مصروف تھے۔ اسی طرح ایک ٹیبل گھر
کی خواتین نے گھیری ہوئی تھی۔ جبکہ
باقی ٹیبلز پر دلہن دلہا کی طرف سے
آئے رشتہ دار بیٹھے تھے۔ زین اپنی
دلہن کی گھر میں چھوٹا تھا۔

باقی ٹیبلز پر دلہن دلہا کی طرف سے
آئے رشتے دار بیٹھے تھے۔ زین اپنی
دلہن کی گود میں چڑھا بیٹھا تھا جبکہ
رمنا روتی ہوئی اسامہ کے گلے سے
لگ گئی تھی کہ وہ اسے دلہن کو ہاتھ
لگانے نہیں دے رہا تھا۔ عبیر بیٹے کی
حرکتوں پر مسکراتی اسٹیج سے اتر گئی
تھی۔ ارد گرد نگاہ دوڑائی اسے ابراہیم

دہلی میں درمیں پرہا بیٹھا تھا جبہ

رہنا روتی ہوئی اسامہ کے گلے سے
لگ گئی تھی کہ وہ اسے دلہن کو ہاتھ
لگانے نہیں دے رہا تھا۔ عبیر بیٹے کی
حرکتوں پر مسکراتی اسٹیج سے اتر گئی
تھی۔ ارد گرد نگاہ دوڑائی اسے ابراہیم
کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ جب اسکی نگاہ
دور گازیو تک گئی۔ جہاں 'وہ' کھڑا تھا۔
لبوں پر نرم مسکراہٹ لے غرارہ

لک سی سی لہ وہ اسے دہن لو ہاھ
لگانے نہیں دے رہا تھا۔ عبیر بیٹے کی
حرکتوں پر مسکراتی اسٹیج سے اتر گئی
تھی۔ ارد گرد نگاہ دوڑائی اسے ابراہیم
کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ جب اسکی نگاہ
دور گازیو تک گئی۔ جہاں 'وہ' کھڑا تھا۔
لبوں پر نرم مسکراہٹ لیے غرارہ
ٹچکیوں میں اٹھاتی اسی سمت قدم بڑھا
گئے

حَرَکتوں پر مسکراتی اسٹیج سے اتر گئی
تھی۔ ارد گرد نگاہ دوڑائی اسے ابراہیم
کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ جب اسکی نگاہ
دور گازیو تک گئی۔ جہاں 'وہ' کھڑا تھا۔
لبوں پر نرم مسکراہٹ لیے غرارہ
ٹچکیوں میں اٹھاتی اسی سمت قدم بڑھا
گئی۔

ابراہیم جہاں اس وقت ایسے گ

حرکتوں پر مسکراتی اسٹیج سے اتر گئی
تھی۔ ارد گرد نگاہ دوڑائی اسے ابراہیم
کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ جب اسکی نگاہ
دور گازیو تک گئی۔ جہاں 'وہ' کھڑا تھا۔
لبوں پر نرم مسکراہٹ لیے غرارہ
ٹچکیوں میں اٹھاتی اسی سمت قدم بڑھا
گئی۔

ابراہیم جہاں اس وقت ایسٹ گ

ابراہیم جو اس وقت ادریس گروپ
آف انڈسٹریز کے مینجر سے بات کر رہا
تھا۔ پچھلے تین سال سے کمپنی کی دیکھ
ریکھ کی ذمہ داری اسے ہی سونپی ہوئی
تھی۔ وہ وقتاً فوقتاً اسے کمپنی کے
حالات سے آگاہ کرتا رہتا تھا۔ کچھ
گھنٹوں پہلے اسی کی کال آئی تھی جس

آف انڈسٹریز کے مینجر سے بات کر رہا
تھا۔ پچھلے تین سال سے کمپنی کی دیکھ
ریکھ کی ذمہ داری اسے ہی سونپی ہوئی
تھی۔ وہ وقتاً فوقتاً اسے کمپنی کے

حالات سے آگاہ کرتا رہتا تھا۔ کچھ
گھنٹوں پہلے اسی کی کال آئی تھی جس
سے وہ زیادہ دیر بات نہ کر سکا تھا۔ مگر
اب نکاح کے بعد پرسکون گوشے میں

سے وہ زیادہ دیر بات نہ کر سکا تھا۔ مگر
اب نکاح کے بعد پرسکون گوشے میں
بات کرنے چلا آیا تھا۔ کمپنی کی آج
بھی وہی پوزیشن تھی جو آج سے تین
سال پہلے تھی۔ پروجیکٹس کا پروفیٹ یا
تو کمپنی میں انویسٹ کر دیا جاتا تھا یا
ایک بینک اکاؤنٹ تھا اس میں رقم جمع
ہوتی تھی جسے زین کے اٹھارہ سال

بھی وہی پوزیشن تھی جو آج سے تین
سال پہلے تھی۔ پروجیکٹس کا پروفیٹ یا
تو کمپنی میں انویسٹ کر دیا جاتا تھا یا
ایک بینک اکاؤنٹ تھا اس میں رقم جمع
ہوتی تھی جسے زین کے اٹھارہ سال
کے ہونے کے بعد وہ اکاؤنٹ اسکے
سپرد کر دیا جانا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے
کے لیے کوئی ڈسپنسن نہیں لیا تھا۔ یہ

کے لیے کوئی ڈیجن نہیں لیا تھا۔ یہ
بیٹے کی مرضی تھی کہ وہ یہ پیسا یہ
دولت یہ کمپنی اپنے پاس رکھتا یا
خیرات کر دیتا۔

ابراہیم جنید کا ارمان تھا کہ اسکی کمپنی
ادرلیس گروپ آف انڈسٹریز سے کہیں
اونچے مقام پر جائے کہ اسکا بیٹا اپنے
باب کے کام کو آگے بڑھائے نہ کہ

حیرات لرو دیتا۔

ابراہیم جنید کا ارمان تھا کہ اسکی کمپنی
ادرلیس گروپ آف انڈسٹریز سے کہیں
اونچے مقام پر جائے کہ اسکا بیٹا اپنے
باپ کے کام کو آگے بڑھائے نہ کہ
کسی دوسرے کے۔۔!

لبوں میں سگریٹ دبائے لائٹر جلا رہا

ادریس گروپ آف انڈسٹریز سے کہیں
اونچے مقام پر جائے کہ اسکا بیٹا اپنے
باپ کے کام کو آگے بڑھائے نہ کہ
کسی دوسرے کے۔۔!

لبوں میں سگریٹ دبائے لائٹر جلا رہا
تھا۔ جب اسکی نگاہ گازیو کی سمت آتی
عبیر پر پڑی تھی۔ وائٹ اور گولڈن

تھا۔ جب اسکی نگاہ گازیو کی سمت آتی
عبیر پر پڑی تھی۔ وائٹ اور گولڈن
شورٹ شرٹ اور غرارے میں ملبوس
ہوا سے اڑنے والے لٹیں چہرے سے
ہٹاتی اسکی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا لکھوں
تمہیں۔۔ میرے پاس تمہیں کہنے

ہوا سے اڑنے والے لٹیں چہرے سے
ہٹاتی اسکی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا لکھوں
تمہیں۔۔ میرے پاس تمہیں کہنے
کے لیے کچھ بھی نہیں عبیر۔۔ میں ایک
ہارا ہوا ناکام شخص ہوں۔۔ جسے زندگی
نے کبھی کچھ نہیں دیا۔۔'

ہوا سے اڑنے والے لٹیں چہرے سے
ہٹاتی اسکی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔

'مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا لکھوں
تمہیں۔۔ میرے پاس تمہیں کہنے
کے لیے کچھ بھی نہیں عبیر۔۔ میں ایک
ہارا ہوا ناکام شخص ہوں۔۔ جسے زندگی
نے کبھی کچھ نہیں دیا۔'

تمہیں۔۔ میرے پاس تمہیں کہنے
کے لیے کچھ بھی نہیں عبیر۔۔ میں ایک
ہارا ہوا ناکام شخص ہوں۔۔ جسے زندگی
نے کبھی کچھ نہیں دیا۔'

ابراہیم سگریٹ جلانا بھول گیا تھا۔ اسکی
نظریں عبیر پر ٹھہر گئیں تھیں۔

اس نے وہ ناکام شخص ہوں جس نے

ابراہیم سگریٹ جلانا بھول گیا تھا۔ اسکی
نظریں عبیر پر ٹھہر گئیں تھیں۔

'میں وہ بدنصیب شخص ہوں جس نے
بچپن میں ماں کو کھودیا تھا۔ بے تحاشہ
دولت کے باوجود بھی میرا بچپن میری
جوانی انسکیوریٹیز میں گزری۔ مجھے
کبھی کوئی اچھا نہیں لگا کبھی کسی نے
مجھے انا کی بات نہ کی۔

بچپن میں ماں کو کھودیا تھا۔ بے تحاشہ
دولت کے باوجود بھی میرا بچپن میری
جوانی انسکیوریٹیز میں گزری۔۔ مجھے
کبھی کوئی اچھا نہیں لگا کبھی کسی نے
مجھے اپنا دوست نہیں بنایا۔۔ میں ہمیشہ
اکیلا رہا ہوں۔۔ کوئی مجھے پسند نہیں
کرتا تھا۔۔ میں بھی پھر سب سے دور
ہو گیا۔۔ مگر میرا یہ خول تمہیں دیکھ کر

بدن آبیروں میں گھس گئے۔۔۔
کبھی کوئی اچھا نہیں لگا کبھی کسی نے
مجھے اپنا دوست نہیں بنایا۔۔ میں ہمیشہ
اکیلا رہا ہوں۔۔ کوئی مجھے پسند نہیں
کرتا تھا۔۔ میں بھی پھر سب سے دور
ہو گیا۔۔ مگر میرا یہ خول تمہیں دیکھ کر
ٹوٹ گیا۔۔!

عبیر گازیو کی سیڑھیاں چڑھتی اسکے

کرتا تھا۔۔ میں بھی پھر سب سے دور
ہو گیا۔۔ مگر میرا یہ خول تمہیں دیکھ کر
ٹوٹ گیا۔۔!

عبیر گازیو کی سیڑھیاں چڑھتی اسکے
برابر میں آکھڑی ہوئی تھی۔ ابراہیم کے
نتھوں سے کلیوں کی خوشبو ٹکرائی
تھی۔ کیونکہ وہ ہاتھوں میں گجرے پہنی
تھ

برابر میں آکھڑی ہوئی تھی۔ ابراہیم کے
 نتھوں سے کلیوں کی خوشبو ٹکرائی
 تھی۔ کیونکہ وہ ہاتھوں میں گجرے پہنی
 ہوئی تھی۔

مجھے پہلی نظر میں تم سے محبت ہو گئی
تھی۔۔ تم پہلی لڑکی تھیں جو مجھے اچھی
لگیں تھیں میں جو ہر ذی نفس سے

ہی۔۔ تم پہلی لڑکی تھیں جو مجھے اچھی
لگیں تھیں میں جو ہر ذی نفس سے
بھاگتا تھا تمہارے ساتھ کی تمنا کرنے
لگا۔۔ تم جہاں ہوتیں میں وہاں ہوتا۔۔
تم ہنستیں تو میرا سارا وقت اچھا
گزرتا۔۔ تمہاری پسندیدہ جگہ کینٹین کے
پچھے بنے گھنے درخت تھے جہاں بیٹھ
کر تم کتابیں پڑھتیں تھیں۔۔ تمہارے

یہ ہیں جو ہر دس سال سے
بھاگتا تھا تمہارے ساتھ کی تمنا کرنے
لگا۔ تم جہاں ہوتیں میں وہاں ہوتا۔
تم ہنستیں تو میرا سارا وقت اچھا
گزرتا۔ تمہاری پسندیدہ جگہ کینیٹین کے
پیچھے بنے گھنے درخت تھے جہاں بیٹھ
کر تم کتابیں پڑھتیں تھیں۔ تمہارے
جانے کے بعد میں ان درختوں کے
ماس بیٹھ کر خود سے تمہاری باتیں

کر تم کتابیں پڑھتیں تھیں۔۔ تمہارے
جانے کے بعد میں ان درختوں کے
پاس بیٹھ کر خود سے تمہاری باتیں
کرتا۔۔ تم یہ مت سمجھنا میں یہ سب
تمہیں خوفزدہ کرنے کے لیے بتا رہا
ہوں۔۔ نہیں عبیر میں صرف تم سے
وہ شیر کر رہا ہوں جو سالوں دل میں
قید رکھا۔۔ میری باتیں سننے والا کوئی

مہمیں خوفزدہ کرنے کے لیے بتا رہا
ہوں۔۔ نہیں عبیر میں صرف تم سے
وہ شیر کر رہا ہوں جو سالوں دل میں
قید رکھا۔۔ میری باتیں سننے والا کوئی
بھی نہیں عبیر۔۔ مگر آج موت میرے
سامنے کھڑی ہے۔۔ میں اسکا ہاتھ
تھامنے سے پہلے تمہیں بتانا چاہتا
ہوں۔۔ میں نے تم سے محبت کی
تھی۔۔ گتہ۔۔

فید رہا۔۔ میری بایں سنے والا لوی
بھی نہیں عبیر۔۔ مگر آج موت میرے
سامنے کھڑی ہے۔۔ میں اسکا ہاتھ
تھامنے سے پہلے تمہیں بتانا چاہتا
ہوں۔۔ میں نے تم سے محبت کی
تھی۔۔ مگر تم نے بھی مجھے باقی سب
کی طرح دھتکار دیا۔۔ اور یہ صدمہ
مجھے غلط راہ پر نکال گیا۔ تمہیں بھولنے
کر لے میں نے نشتہ شروع کر دیا

فید رکھا۔۔ میری بایں سنے والا لوی
بھی نہیں عبیر۔۔ مگر آج موت میرے
سامنے کھڑی ہے۔۔ میں اسکا ہاتھ
تھامنے سے پہلے تمہیں بتانا چاہتا
ہوں۔۔ میں نے تم سے محبت کی
تھی۔۔ مگر تم نے بھی مجھے باقی سب
کی طرح دھتکار دیا۔۔ اور یہ صدمہ
مجھے غلط راہ پر نکال گیا۔ تمہیں بھولنے
کر لے میں نے نیشنل شروع کر دیا

لی طرح دھتکار دیا۔۔ اور یہ صدمہ
مجھے غلط راہ پر نکال گیا۔ تمہیں بھولنے
کے لیے میں نے نشہ شروع کر دیا۔۔
میں اپنی تعلیم اپنا باپ سب کچھ بھول
گیا تاکہ تمہیں بھول سکوں۔۔ اور میں
بھول گیا تھا۔۔!! کہ تم دوبارہ میرے
سامنے آ گئیں۔۔!!

عبیر نے خفگی سے اس کے ہاتھ سے

گیا تاکہ تمہیں بھول سکوں۔۔ اور میں
بھول گیا تھا۔۔!! کہ تم دوبارہ میرے
سامنے آ گئیں۔۔!!

عبیر نے خفگی سے اس کے ہاتھ سے
سگریٹ لے کر دور پھینکی تھی۔ ابراہیم
اسکی کلائی تھامتا خود سے قریب کر گیا۔

تمہیں ان کے لئے کچھ لگا

سامنے آئیں۔۔۔!

عبیر نے خفگی سے اسکے ہاتھ سے
سگریٹ لے کر دور پھینکی تھی۔ ابراہیم
اسکی کلائی تھامتا خود سے قریب کر گیا۔

تمہیں پانے کے لیے میں پھر پاگل
ہو گیا۔ تمہیں ڈرانے لگا جس سے محبت
کا دعویٰ کرتا تھا۔ ہاں میں اعتراف کرتا

سگریٹ لے کر دور پھینکی تھی۔ ابراہیم
اسکی کلائی تھامتا خود سے قریب کر گیا۔

تمہیں پانے کے لیے میں پھر پاگل
ہو گیا۔ تمہیں ڈرانے لگا جس سے محبت
کا دعویٰ کرتا تھا۔ ہاں میں اعتراف کرتا
ہوں میری محبت میں پاگل پن تھا مگر
پاکیزگی نہیں۔!! کیونکہ وہ تو تمہیں

ہو گیا۔ تمہیں ڈرانے لگا جس سے محبت
کا دعویٰ کرتا تھا۔ ہاں میں اعتراف کرتا
ہوں میری محبت میں پاگل پن تھا مگر
پاکیزگی نہیں۔۔!! کیونکہ وہ تو تمہیں
پہلے ہی مل چکی تھی۔ تمہیں ابراہیم
جنید مل گیا تھا۔۔ میں دل سے کہتا
ہوں تم اسے ڈیزرو کرتی ہو کیونکہ
اس نے تمہارے لیے مجھ پر ہاتھ اٹھایا

پاکیزگی نہیں۔۔!! کیونکہ وہ تو تمہیں
پہلے ہی مل چکی تھی۔ تمہیں ابراہیم
جنید مل گیا تھا۔۔ میں دل سے کہتا
ہوں تم اسے ڈیزرو کرتی ہو کیونکہ
اس نے تمہارے لیے مجھ پر ہاتھ اٹھایا
تھا اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ میں
میرا باپ کتنا اثرورسوخ رکھتے ہیں۔۔
مگر وہ سب کچھ تمہارے لیے دواؤں

اس نے تمہارے لیے مجھ پر ہاتھ اٹھایا
تھا اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ میں
میرا باپ کتنا اثرورسوخ رکھتے ہیں۔۔
مگر وہ سب کچھ تمہارے لیے دواؤں
پر لگا گیا تھا۔ وہ واقعی تمہیں ڈیزرو
کرتا ہے اور میں واقعی تمہیں ڈیزرو
نہیں کرتا۔ بس آخر میں اتنا کہنا چاہوں
گا۔ تم میری زندگی کا سب سے

مگر وہ سب کچھ تمہارے لیے دواؤں
پر لگا گیا تھا۔ وہ واقعی تمہیں ڈیزرو
کرتا ہے اور میں واقعی تمہیں ڈیزرو
نہیں کرتا۔ بس آخر میں اتنا کہنا چاہوں
گا۔ تم میری زندگی کا سب سے
خوبصورت لمحہ تھیں تمہارے بعد میں
نے کوئی لمحہ نہیں جیا۔ تمہارے علاوہ
کسی مجھے میرے دل کو ایسے احساسات
نہیں دے سکتا تھا۔

گا۔۔ تم میری زندگی کا سب سے
خوبصورت لمحہ تھیں تمہارے بعد میں
نے کوئی لمحہ نہیں جیا۔ تمہارے علاوہ
کسی مجھے میرے دل کو ایسے احساسات
سے دوچار نہیں کیا۔۔ پلیز مجھ سے
کبھی نفرت نہیں کرنا۔ مجھے معاف
کرنے کی کوشش کرنا۔۔ فہم'

"میتا کر سگرتی سگرتی"

کبھی نفرت نہیں کرنا۔ مجھے معاف
کرنے کی کوشش کرنا۔ فاہم'

"مت پیا کریں اتنی سگریٹ۔۔!" اس
نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"تم قریب ہوتی ہو تو نہیں پیتا۔۔ بس
میرے آس پاس رہا کرو۔۔" گھمبیر لہجے
میں کہتا جھکا تھا اور اسکی ناک حوم

نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"تم قریب ہوتی ہو تو نہیں پیتا۔۔۔ بس
میرے آس پاس رہا کرو۔۔۔" گھمبیر لہجے
میں کہتا جھکا تھا اور اسکی ناک چوم
گیا۔ عبیر نے مسکراتے اسکی آنکھوں
میں دیکھا۔

"اور جو خود دور جاتے ہیں اسکا

لیا۔ بیرے کے راتے اسی احوال
میں دیکھا۔

"اور جو خود دور جاتے ہیں اسکا
کیا۔۔؟"

"تب تو تمہاری یاد میں پیتا ہوں۔۔
تمہارے ساتھ کون کم بخت کسی
دوسرے نشے کو ہاتھ لگائے۔۔" اسکی

تمہارے ساتھ کون کم بخت کسی
دوسرے نشے کو ہاتھ لگائے۔۔۔ اسکی
معنی خیز بات پر عبیر کھلکھلا کر ہنس
پڑی تھی۔ ابراہیم مخمور نگاہوں سے
اسے دیکھتا اسکی جھرنوں جیسی ہنسی چوم
گیا۔ اس لڑکی کو دیکھنے کا اسکی ہنسی سننے
کا حق صرف اسکے پاس تھا۔ وہ اسکی
محبت تھی۔۔۔!! وہ اسکا صرف اسکا

پڑی سی۔ ابراہیم سمور نگاہوں سے
اسے دیکھتا اسکی جھرنوں جیسی ہنسی چوم
گیا۔ اس لڑکی کو دیکھنے کا اسکی ہنسی سننے
کا حق صرف اسکے پاس تھا۔ وہ اسکی
محبت تھی۔!! وہ اسکا صرف اسکا
جنون تھی۔!! اسکے وجود پر اسکی ہر
ادا پر اسکے ہر اظہار پر صرف اسکا حق
تھا۔

جنون تھی۔۔!! اسکے وجود پر اسکی ہر
ادا پر اسکے ہر اظہار پر صرف اسکا حق
تھا۔

"یہ ہنسی صرف میری ہے عبیر۔۔ تم
سے محبت کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ یہ
وقت ثابت کرے گا کہ میری محبت
کتنی پاک اور انمول ہے تمہارے

لے میں خود کو بنا کر مٹا سکتا ہوں

یہ سب باتیں میری ہیں ہے میری۔۔۔

سے محبت کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ یہ
وقت ثابت کرے گا کہ میری محبت
کتنی پاک اور انمول ہے تمہارے
لیے۔۔ میں خود کو بنا کر مٹا سکتا ہوں
اور پھر سے تمہارے لیے خود کو بنانا
چاہتا ہوں۔۔ "اسکی سنجیدگی سے پر آواز
عبیر کی ہنسی غائب کر گئی۔ اور وہ بے
خود ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

ی پاک اور اموں ہے تمہارے
لیے۔۔ میں خود کو بنا کر مٹا سکتا ہوں
اور پھر سے تمہارے لیے خود کو بنانا
چاہتا ہوں۔۔ "اسکی سنجیدگی سے پر آواز
عبیر کی ہنسی غائب کر گئی۔ اور وہ بے
خود ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔
ابراہیم دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ
تھام گیا تھا۔

ابراہیم دلوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ
تھام گیا تھا۔

"تمہاری محبت کا میں گواہ ہوں۔۔
میری محبت کی گواہی تم نہیں میرا
رب اور آنے والا وقت دے گا۔۔
زندگی کا ہر کانٹا اپنے ہاتھوں سے چنوں
گا۔۔ کیونکہ تم نے اس وقت مجھے چنا
تھا جب ہزار راہیں تم پر کھلیں

گا۔۔ کیونکہ تم نے اس وقت مجھے چنا
تھا جب ہزار راہیں تم پر کھلیں
تھیں۔۔!" اپنی ناک اس کے رخسار پر
رکھتا گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا۔ کیونکہ
آج نجانے کیوں اسے فاہم ادریس کا
خط یاد آگیا تھا۔ جو آج بھی اسکی اسٹڈی
کے لاکر میں پڑا تھا۔ اس میں آج بھی
ہمت نہ ہو سکی تھی کہ وہ خط عبیر کو

رکھتا کھمبیر لہجے میں بول رہا تھا۔ کیونکہ
آج نجانے کیوں اسے فاہم اور یس کا
خط یاد آگیا تھا۔ جو آج بھی اسکی اسٹڈی
کے لا کر میں پڑا تھا۔ اس میں آج بھی
ہمت نہ ہو سکی تھی کہ وہ خط عبیر کو
دیتا۔ اپنے محبوب کے چہرے پر رقیب
کے لیے ہمدردی یا کوئی اور جذبہ
دیکھتا۔ یہ اسکے جسم کی تمام رگیں

کے لیے ہمدردی یا کوئی اور جذبہ
دیکھتا۔ یہ اسکے جسم کی تمام رگیں
کاٹنے کے مترادف تھا۔ مگر اسے یہ
نہیں معلوم تھا عبیر جہانگیر اس خط کو
آج سے دو سال پہلے ہی پڑھ چکی
تھی۔ جس کے بعد اسے فہم ادریس
سے ہمدردی تو ہوئی تھی مگر ابراہیم
جنید سے عشق ہو گیا تھا۔ اس پل بھی
سکے یہ کہ نہ گئے تھے

ہیں معلوم تھا عبیر جہالمیر اس خط کو
آج سے دو سال پہلے ہی پڑھ چکی
تھی۔ جس کے بعد اسے فاہم ادریس
سے ہمدردی تو ہوئی تھی مگر ابراہیم
جنید سے عشق ہو گیا تھا۔ اس پل بھی
اسکی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔ یہ شخص
اسکے قدموں میں چاند کیوں لانا چاہتا
تھا۔ جبکہ وہ تو خود اسکے ساتھ ہر
تار کی جھنڈا بہت تھی

سے ہمدردی تو ہوئی تھی مگر ابراہیم
جنید سے عشق ہو گیا تھا۔ اس پل بھی
اسکی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔ یہ شخص
اسکے قدموں میں چاند کیوں لانا چاہتا
تھا۔ جبکہ وہ تو خود اسکے ساتھ ہر
ستارے کو چھونا چاہتی تھی۔

"میری زندگی کو آپ نے اور زین

ھا۔ جبکہ وہ خود اسے سماٹھ ہر
ستارے کو چھونا چاہتی تھی۔

"میری زندگی کو آپ نے اور زین
نے مکمل کر دیا ہے ابراہیم۔۔ اب مجھے
اور کس چیز کی تمنا ہوگی۔۔؟" اسکا چہرہ
ہاتھوں میں لیتی

بڑے مان سے بولی تھی جبکہ آنکھیں

یہاں وہاں کے لوگ

نے مکمل کر دیا ہے ابراہیم۔۔ اب مجھے
اور کس چیز کی تمنا ہوگی۔۔؟ "اسکا چہرہ
ہاتھوں میں لیتی

بڑے مان سے بولی تھی جبکہ آنکھیں
نم ہو رہی تھیں۔ ابراہیم شدتِ جذبات
سے اسکے دونوں ہاتھ چوم گیا۔

”

"میرے ڈھیر سارے بچوں کی۔۔! جن
کے لیے مجھے بہت سارا کمانا ہے زین
تو کروڑوں کا مالک ہے باقیوں کو مجھے
خود امیر بنانا ہوگا۔" اسکے شرارتی انداز
پر وہ کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی۔ مگر پھر
اچانک ڈر کر قریب ہوئی تھی۔ کیونکہ
زوہیب اور اسکے کزنز مل کر انار
حار سے تھرا رہے تھے۔

تو کروڑوں کا مالک ہے باقیوں کو مجھے
خود امیر بنانا ہوگا۔" اس کے شرارتی انداز
پر وہ کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی۔ مگر پھر
اچانک ڈر کر قریب ہوئی تھی۔ کیونکہ
زوہیب اور اس کے کزنز مل کر انار
جلارہے تھے۔ ابراہیم نے اسے اپنے
ساتھ لگاتے دور آسمان کی جانب
دیکھا۔ جہاں اب آتش بازی ہو رہی

روہیب اور اسے سرسبز سرسبز
جلارہے تھے۔ ابراہیم نے اسے اپنے
ساتھ لگاتے دور آسمان کی جانب
دیکھا۔ جہاں اب آتش بازی ہو رہی
تھی۔ یہ دلفریب منظر دیکھ دونوں نے
ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا تھا
اور کھل کر مسکرا دیے تھے۔
